SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 19, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty six minutes past ten in the morning, with Mr Chairman (Mr Wasim Sajjad) in the Chair

---

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایھا الذین امنو الا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالا لقاب بئس الاسم الفوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولیک ھم الظلمون -

ترجمہ: مومنو کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں - اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں -

جناب چیئرمین: جی جناب -

سید اشتیاق اظہر: جناب چیئرمین! وزیر قانون موجود ہیں - مجھے سینٹ میں یہ بتایا گیا کہ جب دو سال کے لئے ملازمتوں پر پابندی تھی تو ملازمتوں کی عمر میں دو سال کی رعایت دی گئی- سندھ رورل میں تو یہ رعایت دی گئی لیکن سندھ اربن میں یہ رعایت نہیں دی گئی - یہ جو

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 19, 1995

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty six minutes past ten in the morning, with Mr Chairman (Mr Wasim Sajjad) in the Chair

---

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایھا الذین امنو الا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالا لقاب بئس الاسم الفوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولیک ھم الظلمون -

ترجمہ: مومنو کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں - اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں -

جناب چیئرمین: جی جناب -

سید اشتیاق اظہر: جناب چیئرمین! وزیر قانون موجود ہیں - مجھے سینٹ میں یہ بتایا گیا کہ جب دو سال کے لئے ملازمتوں پر پابندی تھی تو ملازمتوں کی عمر میں دو سال کی رعایت دی گئی- سندھ رورل میں تو یہ رعایت دی گئی لیکن سندھ اربن میں یہ رعایت نہیں دی گئی - یہ جو

اضطراب بڑھتا گیا ہے ۔ یا امتیاز برتا گیا ہے میں اس کے بارے میں جناب وزیر قانون کی توجہ مبذول کراتا ہوں ۔ یہ بات مجھے سینٹ کے دفتر سے معلوم ہوئی ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : جی ، آج Question Hours ہے so we wo'nt have any points of order we will proceed to question hours اور اس کے بعد پھر یہ باتیں کریں کیونکہ Question Hours کا وقت جو ہے وہ ضائع ہوتا ہے۔ اور Question Hours میں میری درخواست ہوگی کہ تین ضمنی سوال جو رول کے مطابق ہوتے ہیں ۔ اگر زیادہ ہوئے تو باقی سوالات رہ جاتے ہیں۔مہربانی کرکے ذرا خیال رکھیں ۔ جی سوال نمبر 49 ساجد میر صاحب ۔

49. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the members of advance parties sent to America to prepare for the last visit of Prime Minister to that country with names of the members of these parties and the dates on which they were sent, and the duration of their stay in the U.S.A.;

(b) the total expenses incurred on the visit of these parties, groups or individuals, with break-up of expenses in various heads;

(c) the nature of activities of these parties or persons and their achievements;

(d) the expenses incurred on advertisements and supplements in American newspapers and magazines in connection with said visit;

(e) the detail of news-items published in American newspapers about the visit; and

---

*Deferred from 11th July, 1995.

(f) the expenses incurred on lobbying and public-relationing firms?

Reply not received.

چوہدری محمد انور بھنڈر: اس کا جواب موصول نہیں ہوا جناب چیئرمین۔ اور یہ سوال ظاہر ہے کہ بہت پہلے دیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین جناب وزیر خارجہ صاحب۔ آپ کا جواب نہیں آیا کیا وجہ ہے؟

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, this question can only be answered not just by me but many other Ministries and we are awaiting the reply from other Mimistries.

جناب چیئرمین: کب ملا آپ کو یہ سوال؟ پہلے بھی it was deffered from the نیچے لکھا ہوا ہے کہ یہ تو گیارہ جولائی 1995 سے defer ہوا ہے۔ تو اس کا 11th of July مطلب ہے کہ پہلے آپ کو پہنچ گیا ہو گا اس کا جواب۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, we have not received the complete information and I would not like to submit any information which is incomplete

جناب چیئرمین: تو ذرا پتا کریں کہ whether the fault is in our sideor the Mimstry side کہ انہوں نے دیر کی ہے یا ہم نے کوئی گڑبڑ کی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! یہ دورہ بہت پہلے ہوا اس کے بعد جولائی میں سوال دیا گیا اس کے بعد اس کا نوٹس ہوا' اس کے بعد ان کو انفارمیشن جمع کرنی چاہیے تھی۔ یہ انفارمیشن معلوم ہوتا ہے کہ ہاؤس کو دینا نہیں چاہتے وگرنہ اتنے مہینے اور اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد انفارمیشن ان کو ملنی چاہیے تھی۔

Mr. Chairman: I am glad the Minister is here and he may look into it and lets may be, let us know tomorrow. Next No. 54 Mr. Anwar Bhindar Sahib.

*54. Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) whether the Government has a community development programme for the welfare of the people, if so, the Industrial Homes, Vocational Centres and Coaching Classes started in the year 1993-94; and

(b) the number and the places of Vocational Centres and Industrial Homes established from 1st July to 31st December, 1994, and to be established from 1st January to 30th June, 1995?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: (a) In 1993-94 Industrial Homes, Vocational Centres and Coaching Classes were started in the following Community Development Projects:

(i) Rural Community Development Project, Alipur, Islamabad.

(ii) Pilot Comprehensive Community Development Project, Malpur Islamabad.

(iii) Community Development Project, Jaccobabad.

(iv) Comprehensive Community Centre, Karachi.

(v) Comprehensive Community Centre, Gilgit.

(vi) Rural Community Development Project, Boom, Chitral.

(vii) Comprehensive Community Development Project, Chilas.

(b) No.

Mr. Chairman: Supplementary question.

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا میں نے اس میں یہ دریافت کیا تھا فاضل وزیر براہ خصوصی تعلیم سے کہ رورل کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس اور کمپریہینسو کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس کہاں کہاں کھولے گئے ہیں؟ فاضل وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ جناب کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس اور کمپریہینسو کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس میں فرق کیا ہے جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ دونوں ملتی جلتی چیزیں ہیں - ایک ہی ہیں جی - اس میں بہت تھوڑا سا فرق ہے صرف نام کا فرق ہے جی -

چوہدری محمد انور بھنڈر: اس میں جناب ایک پائلٹ کمپریہنسو کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس ہے ایک کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ ہے اور ایک پھر کمپریہنسو ہے ایک رورل کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ ہے تو ظاہر ہے کہ ان کے ناموں میں اختلاف ہے تو کچھ نہ کچھ ان کے فنکشن میں فرق ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ان کے فنکشن بنیادی طور پر overlap کرتے ہیں they are for the welfare of the community یہ صرف شناخت کے لئے نام ہیں جی ان کے objects and reason are the same

جناب چیئرمین: جی جناب وہ کہتے ہیں یہ سب ایک ہی چیز ہے جی -

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! ان مختلف جو CommunityDevelopment Centres ہیں ان میں ان کے کام یا ان کے جو functions ہیں ان میں بھی کوئی فرق ہے ؟

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب -

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ اس میں مختلف چیزیں ہیں جی انڈسٹریل ہومز ہیں فیمیل ووکیشنل ٹریننگ وغیرہ' ایمبرائیڈری' کڑھائی سلائی اور ساری چیزیں coaching purposes ہیں' Mother Child Health Care Centres وغیرہ ہیں - relegious education کے لئے adult literacy classes کے ان کے مقاصد ہیں- یہ سارے ان کے objects ہیں-

جناب چیئرمین: جی -

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں آخری ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 1994-95 میں انہوں نے کوئی کمیونٹی سنٹر نہیں کھولا- اور اس میں جناب والا! پنجاب میں ایک بھی کمیونٹی سنٹر نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے -

جناب چیئرمین: جی جناب -

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: اصل میں بات یہ ہے کہ سوشل ویلفیئر دو حصوں پر مشتمل ہے ایک تو صوبوں کے اپنے اختیار میں ہے اور ایک وفاقی ہے۔ یہ متعلقہ سٹنر ہیں جی۔

جناب چیئرمین: جی تین پہلے ہو چکے ہیں اب دوسرا جی نمبر 55 ' جی تین ہو گئے ہیں جی' اب آگے چلتے ہیں' جی چوہدری انور بھنڈر صاحب۔

*55 Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has set up a committee known as "National Committee on Ageing" for the welfare of the senior citizens, if so, the names of the members of the said committee;

(b) the recommendations so far made by the Committee; and

(c) the steps taken so for by the Government to implement recommendations of the said committee?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: (a) Yes. List of members appended

(b) Please see Annexure-I.

(c) Please see Annexure-II

List of Members

Question No.55

Government of Pakistan

Ministry of Social Welfare and Special Education

The National Committee on Ageing shall consist of the following:

Patron	Minister for Health, Special Education and Social Welfare.
Vice-Patron	Minister of State for Health, Special Education and Social Welfare.

*Deferred from 11th July, 1995

Chairman	Secretary, Ministry of Health, Special Education and Social Welfare.
Member/ Secretary	Joint Secretary, Special Education and Social Welfare Division.
General Members	(1) Director General (Health), Ministry of Health, Special Education and Social Welfare
	(2) Director General, Special Education and Social Welfare Division.
	(3) Senior Chief, Health, Special Education and Social Welfare Section of Planning and Development Division.
	(4) Financial Advisor, Ministry of Health, Special Education and Social Welfare.
	(5) Director General, Staff Welfare Organization, Establishment Division.
	(6) Joint Secretary, Women's Division.
	(7) Deputy Managing Director, National Zakat Foundation.
	(8) Secretary/Director, National Council of Social Welfare.
	(9) Social Security Advisor, Labour Division.
	(10) Secretaries, Department of Social Welfare, Government of the Punjab, Sindh, NWFP and Balochistan.

(11) Six representatives from non-governmental organizations dealing with ageing (one from Islamabad, one from FANA and FATA and one each from the four provinces) to be nominated by the concerned registering authority of the organizations.

The following representatives from NGOs attended the last meting held on 14-11-1992.

(1) Brig. (Retd.) Dr. Musharraf Ali, President, Pakistan Geronotology Association, G-F-1/78, Seaview Township Beach Area, Karachi.

(2) S.K. Ameeruddin, Treasurer, Senior Citizen Foundation of Pakistan, Islamabad.

(3) Syed Wadood Ahmed Jillani, Deputy Secretary General, Senior Citizens Foundation of Pakistan, Islamabad.

Annexure-I

To Senate Question 55

RECOMMENDATIONS OF THE NATIONAL COMMITTEE

ON AGEING

The first meeting of the Committee was held on 8th January, 1987. The following recommendations were made:-

- Sufficient funds to be allocated for the welfare of senior citizens.
- Senior citizens be exempted from the property tax for one home.
- Senior citizens be exempted from the Ushers.
- Senior citizens be provid free bed in Government owned hospitals.
- Doctors be asked to provided rebate and concessions to senior citizens in consultation private clinics and hospitals.
- Senior citizens families be given 25% rebate on utility charges.
- NGOs be asked to mobilize public opinion for joint family system, integrity, due care and overall welfare of senior citizens.

50% rebate be given to senior citizens in air, rail and Government transport fares.

Senior citizens be allowed free of charge entry in musium, librarjes, sports and recfeational clubs.

Day care centres for the senior citizens be established.

Senior citizens be provided free legal advice.

Senior citizens club should be established in Islamabad and provincial headquarters.

- Sufficient funds be allocated for the welfare of senior citizens.
- A senior citizen day be observed every year.

Annexure-II

To Senate Question 55

IMPLEMENTATION OF RECOMMENDATIONS

1. Funds were got allocated for the following schemes:-

S.No.	Name of Scheme	Total Cost	Total Released
a.	Grant-in-aid to NGOs	1.0 million	0.349 million (Detail at Annexure-A
b.	Survey of Elderly	1.0 million	0.257 million (Survey have been completed and reports received).
c.	Senior Citizens Club at Lahore, Karachi, Peshawar, Quetta and Islamabad.	9.748 million	Nil

2. CDA Board has given concession in House Tax to the Senior Citizens (occupied only on house), government of Punjab has agreed to give such a concesssion while Government of Balochistan, Sindh and NWFP have not done so Government of Balochistan regretted to consider the recommendations.

3. Medical Facilities

a. Special Counters for senior citizens have been established in Federal Government Hospitals.

b. Government of Punjab, Sindh, NWFP and Balochistan have earmerked considerable number of beds for senior citizens in all the public

hospitals.

4. WAPDA and Karachi Electric Supply Corporation have regretted to give rebate on electricity. The matter regarding rebate on gas charges has not as yet been agreed.

5 : Government of Balochistan and NWFP have granted 50% concession in transport fares to the Elderly. No such decision has been taken by Punjab Road Transport Corporation.

b. Ministry of Railways has shown their inability to give fare concession.

c. Two Airlines "Hajwairy Air Lines" and "Schon Air" have granted 10% concession to the senior citizens.

6. Senior citizens have been allowed to enter in the measures free of charge. Government of Punjab and NWFP are processing a summary for submission to the Provincial Cabinet.

7. Pakistan Bar Council has launched the "Pakistan Bar Council free legal and scheme"

8. National Senior Citizens Day is being observed on 1st October throughout the country.

Mr.Chairman: Supplementary question. Yes Dr. Rehan Sahib.

Dr.Muhammad Rehan: Am I allowed to speak in the same position.

Mr.Chairman: Yes, why not.

Dr. Muhammad Rehan: Thank you very much. Sir, I would like to ask the honourable Minister that from the list that has been given among the names of the members of the committee there is none from the Assembly i.e., there is no

member from the elected bodies. What is the reason. Are the elected members not qualified in any way ...

جناب چیئرمین: یہ کہتے ہیں کہ elected member کوئی نہیں ہے جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ حقیقت ہے جی یہ پرانی بنی ہوئی ہے اب تو یہ defunct ہے۔ اب نئی بنانے لگے ہیں تو we will difinitely include member of Parliament

Dr. Muhammad Rehan: My next question is when?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Now, within a month or two we are going to constitute a new committee

تو اس میں ہم یقیناً قومی اسمبلی کے ممبران اور سینیٹ کے ممبران کو ضرور ڈالیں گے۔

Mr. Chairman: Any other question.

Dr. Muhammad Rehan: Will the honourable Minister please tell us how he defines that a person is now a senior citizen?

جناب چیئرمین۔ senior citizen کیا ہوتا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ A respectable person چاہے وہ پینسے ہو یا ریٹائرڈ آفیسر ہو، جس کی کوئی say ہو، aged ہو اور اس کی community میں اس کی عزت و احترام ہو۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Whether any age has been fixed for treating a person as a senior citizen?

جناب چیئرمین۔ کتنی عمر کے بعد senior citizen ہو جاتا ہے، کوئی عمر مقرر کی گئی ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ساٹھ، ستر سال کی عمر کے بعد۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ساٹھ، ستر سال کی عمر کے بعد رہے گا کون؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! 65 retirement age of a Judge is years اور ایسے بھی ہوتا ہے کہ مختلف ممالک میں مختلف criteria ہے For example judges of

UK never retire تو اس میں range رکھنا پڑتی ہے۔ مختلف ملکوں کا مختلف criteria ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ senior citizen کسی کا طبی معائنہ کرا کر declare کرائیں گے یا کوئی عمر مقرر کریں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب ہم عمر مقرر نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال' جناب انور بھنڈر صاحب۔

*56. Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the total amount the Government has given to the Bait-ul-Mal in the current year 1994-95;

(b) the balance of amount in Bait-ul-Mal as of 30-6-1994;

(c) the amounts allocated and disbursed to provincial Bait-ul-Mal by the Federal Bait-ul-Mal in 1993-94; and

(d) the amounts allocated and given to Provincial Bait-ul-Mal in 1994-95?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: (a) Rs 1.016 million

(b) About Rs.505 million

(c) Nil

(d) Nil.

Mr. Chairman: Supplementary question.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا ' اس میں میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ بیت المال میں کتنی رقم 1994-95 میں دی گئی ۔ اس میں لکھا ہے 1.016 million اور اس کے بعد میں نے پوچھا تھا balance of the amount in *Baitul Mal* as on 30-6-1994 یہ 505 ملین کہتے ہیں۔

Deffered from 11th July, 1995.

1.016 million ہے تو پھر 505 million تو نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا' خود اپنے سوال کو پڑھیں remaining money انہوں نے پوچھی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا' balance amount میں نے پوچھی ہے۔ انہوں نے 505million بتایا ہے لیکن اوپر لکھا ہوا دیکھیں 1.016 million ہے تو اس میں سے 505 million نہیں ہو سکتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس میں واقعی نقطہ غائب ہے وہ آپ ڈال لیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا' میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ بیت المال کا جو ادارہ قائم کیا گیا ہے اور جس سے لوگوں کو certificates, food stamps وغیرہ دیئے جاتے ہیں تو ایک طریقے سے تو ہم we are making a nation of beggars اس سلسلے کو کب ختم کیا جائے گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ان کی بات درست ہے ۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں ۔ اس میں ایک Food stamps سکیم ہے ہم کروڑوں روپے دے رہے ہیں a 150 rupees person. that helps nobody and in that we have observed in the previous year there were 110 discrepancies. اور اس کے لیے we are preparing a paper, which I am going to submit before the Prime Minister کہ یہ جو چیز ہوئی ہے اس سے we are creating beggars. And we are also creating certain other problems and we are heading towards corruption as well.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں نے پوچھا تھا کہ اس میں سے صوبائی بیت المال کو کوئی رقم دی گئی ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ صوبائی بیت المال exist ہی نہیں کرتا تو اس کو رقم کہاں سے دی گئی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ہوتا تو تھا ۔ کوئی مقدمہ بھی بنا تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اب ہماری حکومت میں تو نہیں ہے ۔یہ ترمیم ہو چکی ہے۔۔۔۔

چوہدری محمد انور بھندر۔ جناب میرے خیال میں تو ہمارے پنجاب میں شیخ منظور الٰہی صوبائی بیت المال کے صدر تھے-----

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں ہے --- آپ check کر لیں آپ کا کوئی افسر نہیں ہے یہاں پر اس سے پوچھ لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا' میں پوچھ کر مستند بات کر رہا ہوں' میرے پاس ریکارڈ موجود ہے------

جناب چیئرمین۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ مستند نہیں ہے تو پھر کیا ہو گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں نے پوچھا ہے ان کے پاس پرانی کوئی بات ہو گی ہمارے پاس صوبائی بیت المال نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر یہ پتہ چل جائے کہ مستند بات نہیں ہے تو پھر کیا ہو گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہاں جی نہیں ہو گی یہ under-law کوئی چیز لائیں گے---

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر حئی صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں ڈاکٹر حئی صاحب۔ ایک منٹ ڈاکٹر حئی صاحب کا سوال آ جائے ناں۔ جی جناب عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ یہ جو بیت المال ہے زکوٰۃ ہے کیا یہ جو استعمال ہو رہا ہے یہ خوردبرد کے حوالے سے یہ کیا پارٹیوں کے کارکنوں کے لیے ہے یا ایک قسم کا ایک ذریعہ لالچ ہے لوگوں کو اپنے قریب لانے کا یہ بیت المال یا زکوۃ تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جی' وہ کہتے ہیں یہ کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ کیا اس کو industrialization میں یعنی اس پیسے کو industry میں خرچ کریں گے۔ industry بنا کر۔

جناب چیئرمین۔ سوال آ گیا جی' جواب دیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس کے بارے میں ایک باقاعدہ Act ہے اس کے

ساتھ جو ہمارے پاس guides ہیں اس کی directions ہیں اس کے مطابق ہم ان لوگوں کو دیتے ہیں verification کے بعد-- اب جو confusion انہیں ہے کہ ابھی بھنڈر صاحب کہہ رہے تھے صوبائی بیت المال نہیں ہے اس کے offices ہیں provincial headquarters میں اور یہ فیڈرل بیت المال کی branches ہیں۔ شاید ان کو یہ خیال ہو کہ وہ صوبائی ہے وہ صوبائی نہیں ہیں-- ایسی بات نہیں ہے کہ صوبوں پر ہماری ----

جناب چیئرمین۔ بہرحال چیک کر لیں کیونکہ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں مجھے بھی یاد ہے کہ شیخ منظور الٰہی صاحب اس کے صدر تھے۔ ان جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ (مائیک بند ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آئی)Question No.56 is; the amounts allocated and given to Provincial Bait-ul-Mal in 1994-95.

جواب اس کا آیا ہے Nil ۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں exist کرتا ہے انہوں نے allocate نہیں کیا ہے جواب یہ آیا ہے۔ یہ نہیں کہتے کہ صاحب exist نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ دیکھ لیں' میرے خیال ہے اس پر بہت سوال ہو گئے ہیں۔ کیا؟ نہیں نہیں کوئی ضروری نہیں اس طرح پھر سب ضروری ہو جاتے ہیں۔ No. 145 Ilyas Bilour Sahib.

*145. Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the main duties of the Inspector of Explosives stationed at Peshawar;

(b) whether the said officer is empowered to issue permits Transferred from the Ministry of Interior and Norcotics Control. for movement of explosives such as dynamites, fuses etc., between the settled and tribal areas; and

(c) the date on which this post was created?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: (a) The main duties of an Inspector of Explosives, Peshawar are as under:-

(i) Grants, renews and amends licences under the Petroleum Rules, 1937, Explosives Rules, 1940 and Carbide of Calcium Rules, 1937 under the powers delegated by the Chief Inspector of Explosives for NWFP, Northern Areas and FATA.

(ii) Approves filling of gas cylinder under Gas Cylinder Rules, 1940.

(iii) Inspects permises for storage of Petroleum Explosives and Carbide of Calcium.

(iv) Inspects and approves tank lorries used for transportation of Petroleum.

(b) No.

(c) The post of Inspector of Explosives was created on 1.7.1977.

Mr. Chairman: Supplementary question? No, supplementary question. Then Question No.181, Saifullah Khan Paracha.

*181. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names, designations, educational qualifications, date of posting and place of domicile of officers and employees in Pakistan Embassies at London and Washington DC?

Sardar Aseff Ahmed Ali: The requisite information is appended below.

A. High Commission for Pakistan, London

A. HIGH COMMISSION FOR PAKISTAN, LONDON

Name	Designation	Educational Qualification	Date of posting/charge assumption	Domicile
1. Mr. Wajid Shamsul Hasan	High Commissioner	Bachelor of Law M.A.(Int. Relation)	8.6.1994	Sindh(U)
2. Mr. Moeen Jan Naim	Dy. High Commissioner	M.A.	4.1.1994	NWFP
3. Mr. Mohammad Nisar	Consul General	M.Sc.	26.4.193	Punjab
4. Mr. M. Yusaf Ali	Counsellor	B.A. LLB	12.11.1990	Punjab
5. Mr. Masood Khalid	First Secretary	M.Sc.	11.5.1992	Punjab
6. Mr. Masroor A. Junejo	First Secretary	MBA (Marketing)	31.8.1994	Sindh (R)
7. Syed Zulfiqar Haider Gardezi	Second Secretary	M.A.	27.1.1995	Punjab
8. Mr. Muhammad Zubair	Third Secretary	B.A.	17.1.1995	Punjab
9. Mr. Muzaffar Ali Khan	Superintendent	B.A.	9.9.1991	Punjab
10. Syed Nasir Mehmood	Assistant	B.A.	17.12.1990	Punjab
11. Mr. Sarfraz Khan Tiwana	Assistant	B.Sc.	26.9.1991	Punjab

Name	Designation	Educational Qualification	Date of posting/charge assumption	Domicile
12. Mr. Mohammad Ashraf	Assistant	Inter	12.8.1992	Punjab
13. Mr. Matin Ahmed Farooqi	Assistant	B.A.	17.7.1992	Punjab
14. Mr. Munis-ur-Rehman	Assistant	Matric	15.8.1994	Sindh (U)
15. Mr. S.K. Hasnain	Assistant	M.A.	28.12.1994	Punjab
16. S. Mahmoodul Hasan	Stenographer	Inter	14.2.1991	Punjab
17. Mr. Rafique Ahmed	Stenographer	Inter	13.7.1991	Punjab
18. Mr. Zaheer-ul-Haque Khan	Stenographer	Matric	30.8.1994	Punjab
19. Mr. Mohammad Aslam	Stenographer	Inter	17.1.1995	Punjab
20. Mr. Mohammad Javed	Stenotypist	Inter	4.3.1991	Punjab
21. Mr. Badshah Khan	Stenotypist	Matric	18.10.1994	FATA
22. Mr. Akbar Ranja	Addl. Asstt.	B.A.	12.3.1991	Punjab
23. Mr. Mohammad Riaz	Communication Assistant	Matric	23.6.1993	Punjab
24. Mrs. Farhat Shahnawaz	UDC	F.A.	14.2.1995	Punjab
25. Mr. Nusrat Ali Khan	UDC	B.A.	13.5.1991	Punjab
26. Mr. Pervaiz A. Qureshi	LDC	Matric	19.8.1991	Punjab
27. Mr. Abdul Jabbar	LDC	F.A.	12.9.1991	Sindh (R)
28. Qazi Naseer Khusroo	LDC	Matric	27.5.1992	Sindh (U)

Name	Designation	Educational Qualification	Date of posting/charge assumption	Domicile
29. Mr. Azmatullah Qureshi	LDC	Matric	28.12.1994	Sindh (U)
30. Mr. Muhammad Khan	LDC	Matric	28.12.1994	Punjab
31. Mr. Nishat Ahmad	DMO	Middle	16.12.1991	Punjab
32. Mr. Mohammad Nishan	Naib Qasid	Matric	16.12.1991	Punjab
33. Mr. Ghulam Hussain	Naib Qasid	Middle	19.11.1991	AJK
34. Mr. Mohammad Bakhsh	Naib Qasid	Primary	24.5.1994	Punjab
35. Mr. Mohammad Sharif	Naib Qasid	Middle	16.1.1995	Islamabad
36. Mr. Mohammad Ashfaq	Naib Qasid	Middle	20.1.1995	Punjab
37. Mr. Nasim Khan	Naib Qasid	Middle	20.1.1995	NWFP
38. Mr. Mohammad Akbar	Handyman	Primary	26.12.1992	Punjab
39. Mr. Shahid Pervez	Handyman	Primary	14.12.1991	Punjab
B. EMBASSY OF PAKISTAN, WASHINGTON D.C.				
1. Dr. Maleeha Lodhi	Ambassador	Ph.D.(Pol.Science) B.Sc.(Economics)	24.1.1994	Punjab
2. Mr. Kamran Niaz	Minister	M.A.(Pol.Science)	24.2.1995	Punjab
3. Miss Shireen Safdar	Minister	M.A.(Psychology)	27.7.1991	NWFP
4. Mr. Zamir Akram	Counsellor	M.Sc.(Intl.Rel.)	14.5.1994	Sindh (U)

Name	Designation	Educational Qualification	Date of posting/charge assumption	Domicile
5. Mr.Jalil Abbas Jilani	First Secretary	B.A.LLB	12.6.1995	PUNJAB.
6. Mr. Tariq Zameer	Second Secretary	M.A., Master Degree from Keil University, U.K.	7.12.1992	Punjab
7. Syed Abdul Razzaq	Third Secretary	B.A.	18.12.1994	Punjab
8. Mr. M. Shafi Khalique	Superintendent	B.A.	4.5.1994	A.K.
9. Mr. Sharif Ahmed	Accountant	M.A.	27.9.1990	Punjab
10. Mr. M. Shamvil Hasan	Accountant	B.A.	10.1.1992	Punjab
11. Mr. Mohammad Anwar Khan	Stenographer	Matric	30.8.1991	Punjab
12. Mr. Faqir Mohammad	Stenographer	Inter	8.11.1991	NWFP
13. Mr. S. Asif Hussain	Addl. Asstt.	B.A.	4.11.1993	Punjab
14. Mr. Fazal-ur-Rehman	Communication Assistant	Inter	26.6.1994	NWFP
15. Mr. Attaullah	DMO	Middle	3.7.1994	NWFP
16. Mr. Mohammad Sabir	Naib Qasid	F.A.	29.10.1991	Punjab
17. Mr. Mohammad Afzal	Naib Qasid	Middle	15.10.1991	Punjab

Mr. Chairman: Supplementary question?

سیف اللہ پراچہ صاحب کا mike on نہیں ہے۔

جناب سیف اللہ پراچہ۔ انہوں نے صرف Foreign Ministry کے دے دیئے ہیں باقی Education والے کدھر گئے Commercial Attache کدھر گئے اور دوسرے جو ہیں they London Embassy میں Washington Embassy میں serve کر رہے ہیں وہ کدھر ہیں کہ Foreign Ministry کے employees کے نام دیں۔ are all missing. I never said

جناب چیئرمین۔ جی جناب Minister for Foreign Affairs۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, those officers and other staff personnel are appointed by respective Ministries and not by the Ministry of Foreign Affairs.

جناب چیئرمین۔ نہیں، وہ صحیح بات ہے what he is saying is, I had asked for information regarding all the staff وہ آپ کی بات صحیح ہے کہ you do not appoint them but information could have come from somewhere

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, then he has to address the question again to different Ministries as the Ministry of Foreign Affairs has no such information.

Mr. Chairman: No, If you let us say ask your High Commissioner

کہ جی آپ staff کی list دے دیں۔ he will give it to you فیکس پہ آ جائے گی' نہیں بجائے اس کے یہ دس Ministries کو جائیں Interior کے ہوں گے' ہو سکتا ہے Education ہو سکتا ہے کوئی Military Attach e فلاں فلاں سارے ہوتے ہیں So, if we are to address question the easier thing would be that you ask your تو وہ مشکل ہو جائے گا to six Ministries High Commissioner that please give me a list and he will send to you

Sardar Aseff Ahmed Ali: Right sir, we will do that

Mr. Chairman: OK.

Mr. Saifullah Khan Paracha: Thank you, very much Sir. I have an other supplementary question.

جناب چیئرمین - جی جناب سیف اللہ خان پراچہ صاحب supplementary question۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ- کیا یہ بتائیں گے کہ اس کا کوئی tenure ہے کیونکہ I have noticed that some people have been serving there since 1990-91 and so forth. کوئی tenure کا limit ہے تین سال ہے' چار سال' دو سال کوئی ہے اس کا جی؟

جناب چیئرمین- جی جناب منسٹر صاحب۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir , it is subject to whatever the requrment of that particular Mimstry but normally in the Mimstry of Foreign Affairs the tenure of officers in foreign posting is generally 3 years but in certain cases it is extended.

جناب چیئرمین- جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا- شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ سر میں گزارش کروں گا۔ اس کے متعلق پراچہ صاحب کا میں ممنوں ہوں کہ انہوں نے سوال کیا ہے۔ اگر آپ دیکھ لیں جی ابھی تک بقایا لوگ تو نہیں ہیں اس پورے لسٹ میں ایک بھی بندہ بلوچستان کا نہیں ہے اور ہمیشہ یہ

ہمیں یقین دہانی کراتے رہتے ہیں کہ آئندہ آپ سب لوگوں کا خیال رکھا جائے گا۔ کوئے کا خیال رکھا جائے گا تو کیا منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ یہ ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیوں ہے۔ کل ڈاکٹر جاوید صاحب نے صحیح کہا تھا کہ جی ایسی باتوں کی وجہ سے resentment اور اس طرح سے قومیت کو ہوا ملتی ہے۔ اب پڑھ لیں جی پوری لسٹ میں ایک بندہ بھی جونیئر گریڈ سے لے کے اوپر تک بلوچستان کا کوئی بندہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, my submission is that for postings there is no such interprovincial criterion. The criterion is only for recruitment and induction of officers through a competitive examination. There is no criterion for provincial allocations for foreign postings or any other postings.

Mr. Chairman: Thank you Saifullah Paracha Sahib.

Mr. Saifullah Khan Piracha: Sir, at least effort can be made.

جناب چیئرمین! efforts تو کرنا چاہیئے ناں کہ سب صوبوں کو accommodate کریں۔ اسی طرح بلوچستان کو بھی کریں۔ at least بلوچستان کو بھی accommodate کریں۔

جناب چیئرمین: جی آپ کا سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کم از کم اس بارے میں یقین دہانی کرائیں کہ جو بڑے اہم ممالک ہیں وہاں تو ہماری نمائندگی ہونی چاہیئے۔ کیا مستقبل میں اس کی کوئی ضمانت دیں گے کہ بلوچستان کی نمائندگی لندن، واشنگٹن ڈی سی یا دوسرے بڑے ممالک میں وہاں پر بلوچستان کی نمائندگی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, I cannot make such a commitment to the House because this is not the basis of foreign postings. I may like to inform the House that a very senior officer in the foreign services is Additional Secretary - Mr.

Gul Hanif, he has served in very high position in many parts of the world So as and when somebody senior enough is available he will be posted.

جناب چیئرمین: جی خیال رکھیں گے۔ جی میرا خیال ہے کہ آگے چلیں۔۔

سید محمد فضل آغا: سردار صاحب نے ایسے ہی باتوں کو mix up کر دیا ہے' ہم نے ایمبیسی کی آسامیاں کی تو بات نہیں کی ہے۔ اس میں جونیئر کلرک سے لے کر ایمبیسڈر تک کی بات ہو رہی ہے اور انہوں نے پورے ہاؤس کو غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ شاید ہم گریڈ 20, 21 کی بات کر رہے ہیں۔ ہم تو لوئر گریڈ سے لے کر اپر گریڈ تک کی بات کر رہے ہیں۔ جب ہمارے لوگ باہر جاتے ہیں تو انہیں کسی بھی ایمبیسی میں انہیں جب اپنا آدمی نہیں ملتا ہے تو ان کو بڑی depression ہوتی ہے کہ ہم کیسے پاکستانی ہیں؟ ہم بلوچستان کا حصہ ہوتے ہوئے کسی بھی فارن ایمبیسی میں بلوچستان کا چپڑاسی بھی نہیں ہوتا ہے۔ تو وہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم اس ملک کا حصہ نہیں ہیں۔ دنیا کی کسی ایمبیسی میں بلوچستان کی کسی بھی حیثیت سے کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ نہ ڈرائیور کی حیثیت سے' نہ چپڑاسی کی حیثیت سے' نہ کلرک کی حیثیت سے' نہ ایمبیسڈر کی حیثیت سے۔ تو یہ کہنا کہ درست نہیں ہے کہ ہم یہ competetive exam کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, I think there must be some misunderstanding on the part of the distinguished Senators but the fact is that a number of people from Balochistan are working in the foreign service as in other services - Federal Services are very small because the provincial quota for Balochistan is very small. Now it just so happens that this particular group they might have completed their three years or six years posting abroad and they may be back in the Headquarters.

جناب چیئرمین: بہرحال جی main point is کہ تھوڑا خیال رکھا کریں۔ اگلا سوال ہے اکرم شاہ صاحب 182' No more supplementary question

182. Mr. Akram Shah Khan: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the names of persons appointed in the Ministry and its attached departments/corporations in grades 1-17 or equivalent during the financial years 1993-94 and 1994-95 with their grade-wise and province-wise break-up;

(b) the names of Newspapers with dates which published advertisements for the said posts;

(c) the authority who conducted tests/interviews for the said recruitment, indicating also the dates and places of these tests/interviews separately; and

(d) the names of employees appointed on ad-hoc-basis during the said period with grade-wise and province-wise break-up?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: (a) (i) No appointment in B-1 to 16 has been made during 1993-94 due to ban on recruitment. However, 17 Officers were appointed in B-17 through FPSC on regular basis (Annexure-A).

(ii) In 1994-95 recruitment in B. 1-15 carried out in Phase-I is shown in Annexure-B.

(iii) Recruitment in Phase-II has been shown at Annexure-C.

(b) (i) For Phase-I-- Advertisement was published in "Daily Jang", dated 8th July, 1994.

(ii) For Phase-II -- Advertisement was published in "Daily Jang" dated 29th October, 1994.

(c) (i) three Officers of B-19 conducted tests/interviews of B-11 to 15.

(ii) Two Officers in B-19 and one Officer in BPS-18 conducted

tests/interviews of BPS-1-10.

(iii) Tests/interviews were conducted at Islamabad, Multan, Sukkur, Quetta and Peshawar on 21, 22 and 23rd October, 1994 for Phase-I.

(iv) In Phase-II, Islamabad, Lahore, Karachi, Quetta, Peshawar and Muzaffarabad from 8th to 13th February, 1995 and from 12th March to 19th March, 1995.

(d) No.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

Mr. Chairman: Supplementary question.

جناب اکرم شاہ : جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ یہ جو ہمیں ملازمتوں کی لسٹ دی گئی ہے۔ ہمارا صوبہ چونکہ پسماندہ صوبہ ہے اس لئے خصوصی تعلیم و سماجی بہبود کے حوالے سے بہت توجہ دینی چاہیئے۔ لیکن ہمیں جو لسٹ دی گئی ہے اس میں گریڈ 17 کے تقریباً 17 افسر ہیں اور دوسرے گریڈوں کے درجنوں لوگ بھرتی کئے گئے ہیں لیکن اس دوران ہمارے صوبے سے صرف دو نائب قاصد بھرتی کئے گئے ہیں۔ تو وزیر موصوف سے میرا یہ سوال ہے کہ جناب ہمارا صوبہ جو پسماندہ صوبہ ہے وہاں پر خصوصی تعلیم اور سماجی بہبود کے بہت زیادہ کام ہونے چاہیئیں لیکن اس لسٹ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہاں پر شاید ان کی زیادہ توجہ نہیں ہے اور پھر بات وہی دوستوں کی ہو جاتی ہے کہ بلوچستان کا کوٹہ۔ ابھی وزیر خارجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ کوٹہ اتنا کم ہے کہ اگر آپ کے ہاتھ میں بھی رکھ دیا جائے تو نظر نہیں آئے گا۔ بہرحال اس پوری لسٹ میں جہاں پر 17 افسران ہیں اور 50 لوگ دوسرے ہیں وہاں پر بلوچستان کا کوئی نام نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! پہلی بات یہ ہے کہ grade 17 and above Federal Public Service Commission of Pakistan recruit کر کے ہمیں بھیجتا ہے۔ They are to lookafter the quota and everything. It is not the power of the Federal Government to appoint اس لئے جو بھی وہ appoint کر کے بھیجتے ہیں، جسے بھی وہ

اب ان کے We have to accommodate under their command ہیں سمجھتے qualified دوسرے سوال جو انہوں نے فرمایا ہے کہ بلوچستان کی طرف سے وہاں پر توجہ نہیں دی جا رہی۔ اصل میں بنیادی طور پر یہ ادارے اب قائم ہو رہے ہیں اور یہ 80 سے شروع ہوئی ہے اور ابھی تک ہم اپنے فیڈرل کیبیٹل میں ان تمام اداروں میں بھی Which are the requirement of this institution and the Division we are unable to complete it because we started very late. اب ہماری کوشش ہے کہ جو موجودہ بجٹ پاس ہوا ہے اس میں 46 institutions propose ہوئے ہیں کہ یہ صوبوں کے proportionate سے اور ان کے لحاظ سے ان کو ادارے دیئے جائیں۔ اور انشا اللہ آئندہ ہم خیال رکھیں گے چونکہ پہلے تو یہ کسی منسٹری کا حصہ تھا پھر یہ ڈویژن بنا۔ اب منسٹری بنائی گئی ہے اسی لئے this is very important we are running this

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اس ایوان میں اکثر یہ یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ جو نظر انداز صوبے ہیں عوام ہیں رہیجن ہیں ہم ان کو ملازمتوں میں اور ان اداروں میں نمائندگی دیں گے لیکن پریکٹیکلی یہ نظر آ رہا ہے کہ ایوان میں بھی محض بات کی جاتی ہے اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہے خود آئین کے اندر یہ بات موجود ہے کہ جو علاقے پسماندہ ہیں ان کو at par لانے کے لئے آئین میں خصوصی شکل دی گئی ہے یہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے یہ اس پر بھی عمل درآمد نہیں کرتے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کی نیت ہے اپنے دور حکومت میں اس پر عملدرآمد کرنے کا اور سروسز میں ہمارا جو 5.3% کوٹہ ہے اس پر عملدرآمد کا۔

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا ڈاکٹر حئی صاحب کی بات درست ہے کہ اگر ماضی میں یہ نہیں کیا گیا تو کم ازکم اب ہمیں یہ شروع کرنا چاہئے۔ اب advertisement آئی ہے National Institute of Handicaps کی تو ہماری منسٹری میں تو اب چانس ہے ایک بہت بڑا ادارہ ہے اس میں میں محترمہ کا بھی شکر گزار ہوں

She has advised me to give according to the quota appointment to the people

through the procedure.

Mr. Chairman: She advised you or directed you.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: She has directed to me, has directed for giving all the rights according to the quota of every Province.

تو میں سمجھتا ہوں کہ جو ہمارے پاس اب چیز ہے اس میں تو ہم کہیں بھی discrepancy نہیں کر رہے اور جو بھی اپوائنٹمنٹ ہوئی ہیں میں یقین سے کہتا ہوں کہ کم از کم میری منسٹری میں وہاں پر کوئی discrepancy نہیں ہوگی۔ کوٹہ کے مطابق کی گئی ہیں جہاں پوسٹیں تھیں اب مختلف علاقوں میں ہیں تو ایک بات ہے کہ کچھ مشکلات ہمیں بھی ہیں اور ان کو بھی احساس ہوگا کہ ایک ادارہ اگر آزاد کشمیر میں ہے، یا ایک ادارہ فاٹا میں ہے، یا انٹیریئر پنجاب میں ہے تو چھوٹی سی سیٹ کے لئے کوئی بھی چوکیدار ہو، چپڑاسی ہو، نائب قاصد ہو، ایل ڈی سی اور یو ڈی سی تو دوسرے صوبے کا وہاں پر آنا نہیں چاہتا تو اس کی وجہ سے یہ پہلے ہی disproportionate ہو گیا ہے کہ چھوٹی ملازمتوں کے لئے لوگ اتنے دور دراز علاقوں میں آنا نہیں چاہتے اور وہ اتنی قلیل تنخواہ ہوتی ہے کہ اس میں ان کا گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک one of the major reason ہے اس میں۔ اب اسلام آباد میں اگر ایک نائب قاصد کی سیٹ ہو بلوچستان کے آدمی کے لئے یقیناً وہ آئے گا تو ہم اسے ضرور دیں گے۔ اگر وہ نہ آئے تو we have left with no option۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی وہ کہتے ہیں کہ آئندہ ضرور کریں گے۔ جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔ آخری سوال۔ ڈاکٹر صاحب سوال پوچھ رہے ہیں ان کو تصویر لیں۔ ٹی وی والے، ٹی وی والے ڈاکٹر ریحان صاحب کی تصویر لیں سوال پوچھ رہے ہیں۔

Dr. Muhammad Rehan: May I take the floor sir.

جناب چیئرمین: نہیں نہیں میں نے کہا کہ تصویر لیں گے آپ تو ذرا کھڑے ہو جائیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: نہیں مہربانی سر، خیر ہے۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر ریحان۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, my question is, I would like to ask the

honourable Minister that when the present Government is going to start the process of decentralization because the social scientists around the world agree that the best and most efficient form of the Government is that where there is more and more decentralization So that is my question

جناب چیئرمین: جی جناب منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب چیئرمین، کچھ آپ کی مداخلت سے کچھ ہیلی ویژن کی مداخلت اور کچھ ---------

جناب چیئرمین: مجھے بھی سمجھ نہیں آئی کہ بات کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: آدھا تیتر اور آدھا بٹیر والی بات کر دی ہے۔ کبھی اردو کبھی انگلش۔

جناب چیئرمین: جی سوال کیا ہے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میرا سوال یہ ہے کہ موجودہ حکومت decentralization کے پراسس کو کب شروع کرے گی کیونکہ دنیا بھر میں سوشل سائنٹسٹ اس بات پر متفق ہیں کہ دنیا میں وہی بہترین حکومت ہے اور efficient ہے جس میں زیادہ سے زیادہ decentralization ہوتی ہے جبکہ ہمارے ہاں کمیونٹی سنٹر تک کھولنے کے لئے اسلام آباد سے منظوری ہوتی ہے اور سنٹرل گورنمنٹ اپنے پاس رکھے ہوئے ہے۔ میرا یہ آسان سوال ہے اب اگر آپ کہیں تو میں پشتو میں بات کروں، سرائیکی میں بھی بات کر سکتا ہوں، پنجابی میں بھی کر سکتا ہوں، جس زبان میں آپ چاہیں میں بات کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین ہماری حکومت کی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ ہم تمام صوبائی سطح پر اور تحصیل سطح پر لوگوں کو سہولیات دیں جو بنیادی ہیں ہماری کوشش ہے کہ مثال کے طور پر ڈاکٹر ریحان صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اسپیشل ایجوکیشن ادارے اگر ہم قائم کرنا چاہیں تحصیل لیول پر تو it requires 5 budgets in toto پانچ بجٹ چاہییں ملک کے لئے کسی اور مد میں نہ دیں تو then we may be able to create a bit of help to the people to create تو اب بات یہ ہے یہ ارتقائی مرحلہ ہے اور certain very little institutions at the big one

اس کے لئے آپ یہ نہیں کر سکتے کہ سارے کا سارا بجٹ آپ اس مد میں دے دیں چونکہ ایک چھوٹا سا سنٹر اگر آپ اسپیشل ایجوکیشن کا قائم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی سالانہ کروڑوں روپے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ پھر ہمیں یہ بھی مشکلات رہیں ہیں بلکہ the past we did not go far this subject ابھی ہم نے یہ کیا ہے کہ ان داروں کو قائم کرنے کے لئے اب ایم اے اسپیشل ایجوکیشن کے subject in Pakistan اب شروع ہوا ہے کراچی یونیورسٹی میں پنجاب یونیورسٹی میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں اب ان کو cover کرنے کے لئے سابقہ روایات میں جو رہا چند آدمیوں کو وہ باہر بھیج دیتے تھے انگلینڈ میں سویڈن میں جاپان میں that they should have training اگر ہم وہ کرنا چاہیں decentralize کر کے ہم ایک ہی یہ مدد اپنے ملک کے شہریوں کو دینا چاہیں تو اس کے لئے regular I have assessed it کہ وہ پانچ بجٹ ایک آنہ بھی نہ ڈیفنس کو دیں نہ کسی کو دیں اور اس مد میں لگائیں تو it will not be possible یہ ارتقائی مرحلہ ہے we are going ahead اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم خوش قسمت ہیں it has started in 80s whereas in other countries 100 years ago it was started.

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جناب ۔ اگلا سوال جی ۱۸۳ اکرم شاہ صاحب ۔

*183. Mr. Akram Shah Khan: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the names of persons appointed in the Ministry and its attached departments/corporations in grades 1-17 or equivalent during the financial years 1993-94 and 1994-95 with their grade-wise and province-wise break-up;

(b) the names of Newspapers with dates which published advertisements for the said posts;

(c) the authority who conducted tests/interviews for the said recruitment, indicating also the dates and places of these tests/interviews separately; and

(d) the names of employeees appointed on ad-hoc basis during the said period with grade-wise and province-wise break-up?

Makhdoom Shah Mahmood Qureshi: (a) 121 person in BPS-1 to 17 or equivalent have been appointed in the Ministry of Science and Technology and its Organizations during the financial years 1993-94 and 1994-95. The names, grades and province-wise break-up are given at Annexure A to J.

(b) The names of Newspapers and dates of publication are also given at Annexures A to J.

(c) The reply is given at Annexures A to J.

(d) No person was appointed on ad-hoc basis during the said period

(Annexures have been placed in the Senate Library).

Mr. Chairman: Supplementary question.

جناب اکرم شاہ ۔جناب چیئرمین میرا سوال پھر وہی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی فرمائیے ' کہ بلوچستان میں کوٹہ نہیں ہے 'اس کا جواب بھی وہی ہے اس لئے وہ ہی بات کہیں ۔ اگلا سوال جی ۔

جناب اکرم شاہ ۔ جناب چیئرمین میں یہ گزارش کروں گا کہ ہر وقت یہکہہ دیا جاتا ہے جی کہ پچھلی حکومتوں نے یہ کیا ہے پچھلی حکومت نے یہ کیا ہے ۔۔

جناب چیئرمین ۔ سوال یہ ہے جی کہ بلوچستان کا کوٹہ پورا نہیں ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔

جناب اکرم شاہ ۔جناب چیئرمین میرا سوال موجودہ حکومت سے ہے ۹۳ ' ۹۴ اور ۹۴ اور ۹۵ کے ۔

جناب چیئرمین ۔ اور حنی صاحب آپ کا بھی ۔۔ن سوال ہو گا ۔

جناب اکرم شاہ ۔ شیر افگن صاحب کی مہربانی اس میں تو دو نائب قاصد کی سیٹیں

تھیں اس میں تو کوئی سیٹ بھی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے جی کہ شیر افگن صاحب نے فرمایا ہے جی پچھلے جواب میں کہ جی وہ نائب قاصد کی سیٹ ہوتی ہے سٹینو گرافر کی اور کلرک کی اگر یہ ہمارا کوٹہ رکھ دیا کریں تو ہم پر احسان ہو گا پھر اگر ہمارے لوگ اس کے لئے تیار نہیں ہوتے ۔ہمارے لوگ تو جی وہاں دوبئی اور نہ جانے کہاں کہاں محنت مزدوری کے لئے جاتے ہیں تو کون ہو گا جو کراچی اور آزاد کشمیر میں اور اسلام آباد میں نوکری کے لئے جائے گا۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی سمجھ آ گئی ۔جی جناب شاہ محمود صاحب ۔

مخدوم شاہ محمود قریشی ۔ جناب جو معزز سینیٹر کا سوال ہے کہ بلوچستان کے بارے میں ' میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے regional and provincial quotas کوٹہ کو strictly follow کیا ہے ایک اور 'بلوچستان کے لئے 9 ایسے cases ہیں ان ۱۲۱ لوگوں میں جو رکھے گئے ہیں ان میں 9 ہیں جو بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ تو یہاں پر کوئی دقت نہیں ہے کوٹہ کی اور پورا ہے کوٹہ ۔ جی جناب حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین !میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ جو انہوں نے Annexure-A دیا ہےاس میں بلوچستان میں صرف ایک جگہ ایک آدمی پاکستان میڈیکل ریسرچ کونسل میں ایک ہے اور میں دوسرا وزیر موصوف سے یہ بھی پوچھوں گا کہ یہ جو ایک ایک بتایا ہے۔ یہ کون سے گریڈ کے ہیں' کس گریڈ میں یہ کام کر رہے ہیں؟ پاکستان میڈیکل ریسرچ کونسل میں یا Council for Works and Housing Research میں۔ یہ مجھے بتائیں۔

مخدوم شاہ محمود قریشی ۔ جناب چیئرمین ! جو سینیٹر عبدالحئی صاحب جس کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس میں یقیناً ایک کا ذکر ہے لیکن میں نے عرض کیا کہ نو ایسے صاحبان ہیں جن کا بلوچستان سے تعلق ہے۔ ان کا case process ہو چکا ہے ۔ ان کے انٹرویو ہو چکے ہیں ' وہ select ہو چکے ہیں۔ان کا کیس Establishment Division کو چلا گیا ہے۔ ان کو appointment letters ملنے والے ہیں ۔ اگر ان کو شامل کر لیا جائے گا تو یہ نو جمع ایک دس ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔

جناب اکرم شاہ خان۔ ان کا بھی شمار ہے۔ یعنی کہ جن کی appointment نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین۔ وہ یہ فرما رہے ہیں کہ 121 میں سے 9 اور آ جائیں گے تو 130 ہو جائیں گے ۔ 130 میں سے آپ کے 10 ہو جائیں گے ۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جب آئیں گے تو اس وقت---

جناب چیئرمین۔ وہ یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ کام مکمل ہو گیا ہے ، سب کچھ ہو گیا ہے ۔ اگلا سوال 184 جناب ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

*184. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Health be pleased to state whether the medical bills paid by the retired government servants are re-imbursed to them by the government ?

Minister for Health: Re-imbursement of medical charges is allowed to retired government servants in accordance with the Medical Attendance Rules, 1990.

2. The procedure for reimbursement was finalised in consultation with Establishment Division, Finance Division and AGPR. The same was issued on 19-12-1993.

3. In accordance with the laid down procedure the Health Division only scrutinises/approves the medical claims in respect of retired government servants.

4. After that the claims are returned to the concerned ministries/divisions/departments for onward submission to AGPR for payment.

5. So for as the payment is concerned it is theresponsibility of the Finance Divisiton to provide neccesary funds to the AGPR for making payments to retired government servants against the head of account in question.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال جی۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔جناب والا ! سب سے پہلے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ health جیسے اہم بنیادی اہم مسئلے کے بارے میں موجودہ حکومت اونچ نیچ کب ختم کرے گی اور بلکہ تمام شہریوں کو چاہے وہ گورنمنٹ ملازم نہ ہو اس کو بھی سہولت ایک ہی طرح سے مہیا کرنی چاہئیے ۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب ۔ آپ ذرا اونچ نیچ کی وضاحت کر دیں۔ اس سے کیا مراد ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ تمام شہریوں کو۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ میرا خیال ہے کہ وہ بڑے سمجھ دار ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بلا تمیز تمام شہریوں کو فری میڈیکل سہولت مہیا ہو۔

جناب چیئرمین۔ ہر شہری کو آپ چاہتے ہیں کہ ملے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔اونچ نیچ وہ غلطی سے کہہ گئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی ۔ فرمائیے جی ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں Is it possible?۔

جناب چیئرمین۔ آپ بتائیں مجھے کیا معلوم ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ possible ہے تو تجویز دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ اگر میں وزیر ہوتا تو میں جواب دے دیتا ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ یقیناً دیتے کہ یہ ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ شاید میں کچھ اور جواب دیتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں آپ کوئی جواب نہ دیتے ۔

جناب چیئرمین۔ میں کہتا کہ کوشش کریں گے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : If one wants to be hypocrite then he will say

that دیکھیں گے ، کریں گے ، سوچیں گے ، ہو گا how it is possible to give 13 crore of people free medical aids اور ہمارے اس ملک کی جو مالی پوزیشن ہے ۔ وہ بھی سمجھتے ہیں ، میں بھی سمجھتا ہوں ، آپ بھی سمجھتے ہیں۔ It is not possible شکریہ جی ۔ جی جناب ڈاکٹر۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا ! میرا دوسرا سوال یہ ہے وزیر موصوف سے یہ ہے کہ health جیسے اہم شعبے کو کیا اتنا ضروری اور اہم نہیں سمجھا جاتا کہ جس کے لئے ابھی تک whole time کوئی وزیر مقرر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس سے اور زیادہ کیا خوش قسمتی ہے کہ وزیراعظم صاحبہ اس کی انچارج ہیں ۔ اتنا اہم ہے اور اتنا ضروری ہے ۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر ساروں کے انچارج ہو جائیں۔ سارے محکمے ضروری ہیں تو پھر ساروں کے انچارج ہو جائیں ناں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی غیر ضروری ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اور خاص طور پر health اور یہ جو اہم ہیں۔ اس کی انچارج ہیں۔

جناب چیئرمین۔ لیکن Foreign Affairs اور وزیر داخلہ اہم نہیں ہیں تو اس کو چاہئیے کہ وہ تمام وزارتوں کی انچارج بن جائیں ۔ ڈاکٹر صاحب کیسی بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب میری گزارش سننے کی بھی کوشش کریں کہ وہ اپنی جگہ پر اہم ہیں لیکن ان کے پوائنٹ آف ویو سے انہوں نے وزیر کی بات کی ہے تو وزیراعظم صاحبہ اس کی انچارج ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی ۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا ۔ بہت اچھے موضوع کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وزیر صاحب فرما سکیں گے کہ وزیراعظم صاحبہ کل کتنی وزارتوں کی انچارج ہیں ؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔ کتنے اہم محکمے ہیں۔ جن کی وہ خود انچارج ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب یہ fresh question ہے ۔

سید محمد فضل آغا ۔ fresh question کی کیا بات ہے ؟

جناب چیئرمین : So all the important Ministries he does not know ۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ جناب میرا سوال یہ ہے کہ یہ تو صحیح ہے کہ ہم لوگ خوش قسمت ہیں کہ وہ انچارج ہیں لیکن بدقسمتی ہماری یہ ہے کہ آج تک کبھی ہاؤس میں نہیں آئیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس ہاؤس میں بھی آئی ہیں۔ یہ بھی ان کی غلط فہمی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ہم نے تو کبھی دیکھا ہی نہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ ہر روز دیکھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی اگلا سوال ۔ 185 جناب ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

*185 Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to abolish the Examination system in the College of Physicians and Surgeons of Pakistan?

Minister for Health: It has been confirmed by the College of Physicians and Surgeons Pakistan that no proposal for the abolition of examinations is at present under consideration.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال ۔

Dr. Muhammad Rehan: Supplementary, Sir. I would like to ask the honourable Minister, when this college is going to be shifted to the Federal Capital, Islamabad, which is the real and proper place for such institution.

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں ابھی اس کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ایسی کوئی تجویز نہیں ہے ۔ کوئی اور سوال۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میری گزارش یہ ہے وزیر موصوف صاحب سے کہ اس ادارے کے بارے میں جو لوگ امتحان میں بیٹھتے ہیں ڈاکٹر صاحبان کی رائے یہ ہے کہ یہ ادارہ کافی حد تک biased ہے امتحانات کے سلسلے میں یہ جو ڈاکٹر حضرات امتحان دیتے ہیں۔ کیا یہ اس کا کوئی ازالہ کریں گے کہ ایسے قومی ادارے کو biased نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اپنی صلاحیتوں کے مطابق جو بھی ڈاکٹرز appear ہوتے ہیں ان کو ڈگری ملنی چاہیئے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ biased ہونے سے کیا مراد لیتے ہیں؟

جناب چیئرمین: بہر حال ان کا کہنا یہ ہے کہ شکایت ہے کہ یہ biased ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: How an Institution can be biased. A person can be biased, a teacher can be biased, one Professor can be biased against one person. On the whole, as a whole, how it can be?

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ۔ لوگ کہتے ہیں جی biased ہے کیونکہ یہ ادارہ ہے اس لئے biased نہیں ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: نہیں جناب۔ میرا ضمنی سوال اس طرح نہیں ہے کہ میں پورے ادارے کے لئے عرض نہیں کر رہا ہوں بلکہ اس ادارے میں جو لوگ کام کر رہے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ رائے ہے کہ وہ biased ہیں۔ کیا وہ اس کا ازالہ کریں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب ایسی بات نہیں ہے۔ misinformation ہے۔ Somebody is for his personal sake شاید aggrieved ہوگا یا ذاتی ان کا کوئی مسئلہ ہوگا۔ اس نے یہ بات اپنے حوالے سے کرنے کی بجائے سارے ادارے کو بد نام کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ Next question 186۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

*186. Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Health be pleased to

state the time by which the National Drug Policy will be announced?

Minister for Health: A draft for the National Drug Policy has been discussed by the Dy. Chairman, Planning Commission in a meeting with the Provincial Health Ministers and other health and planning officers and finalized for ultimate submission to the Cabinet. The policy will be announced after its approval by the Cabinet.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر محمد ریحان : question تو نہیں ہے request ہے جس کو میں repeat کروں گا کہ اس کو اس وقت تک finalize نہ کیا جائے جب تک سینٹ اور قومی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیز جو ہیں، وہ بھی اپنی سفارشات اس میں نہ دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ تو اچھی رائے ہے۔ and I will conveyit to the Ministry.

Mr Chairman: Next Question No.187. Prof. Khurshid Ahmed

*187. Prof. Khurshid Ahmed: Will hte Minister for Science and Technology be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to merge Metal Industrial Development Research Centre with the Pakistan standards Institute, if so, its reasons?

Makhdoom Shah Mahmood Qureshi: It has been decided by the Government of Pakistan on recommendations of Economy Commission to merge the Metal Industry Research and Development Centre with Pakistan Standards Institution and transfer to the administrative control of Ministry of Science and Technology.

Mr. Chairman: Any supplementary question? No supplementary

question. Question No.188, Prof. Khurshid Ahmed Sahib.

*188. **Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the Fatima Jinnah Medical College for Women, Lahore, which is also funded by the Federal Government, was established with the avowed purpose of providing medical education to girls and every effort was made to have female teachers in this institution; and

(b) whether it is also a fact that in violation of the guidelines given in 1980 that the present female staff members shall not betransferred out of this college and that in the matter of recruitment/promotions, preference will be given to the females, a male doctor has been appointed as member of the College inspite of the fact that many senior female doctors are available in the college and have been by passed, if so, its reasons?

Minister for Health: The subject matter relates to Provincial Health Department, Government of Punjab, who have been requested repeatedly to send their reply. As soon as the reply received, it will be put up on the floor of the House.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Nosupplementary question. Question No.189, Prof. Sajid Mir Sahib.

*189. **Prof. Sajid Mir:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the names and designations, if any, of the members of the Prime Minister's entourage to USA in April, 1995.

(b) the names of the members of the entourage who were official

guests of the USA, and

(c) the total expenses on the members of the entourage who were not official guests of the American Government with break-up of expenses in various heads like hotel travel, transport and food etc."

Sardar Aseff Ahmed Ali: (a) The list of names and designations of the Prime Minister's entourage is attached (at Annex-A).

(b) The US Government treated 19 members of entourage as the official guests. This status specifically meant boarding lodging and transportation provided for these 19 persons at the Blair House (Washington) during the official part of the visit on April 9-11, 1995. The list of official guests is attached at (Annex-B).

(c) The total expenses incurred on the members of the entourage who were not the official guests of the US Government, comes to Rs. 13,724,608.00. The break-up of this amount under various heads is as follows:-

		Rs.
(i)	DA to the members of entourage	606,826.00
(ii)	Boarding and Lodging in USA	7,380,298.00
(iii)	Transport in USA	5,737,484.00

Annexure 'A'

PRIME MINISTER'S VISIT TO THE UNITED STATES OF AMERICA

List of entourage

Family

Mr. Asif Ali Zardari, MNA

Ministers/Advisers/Ministers of State

Sardar Aseff Ahmed Ali. (Will join in London)

Minister for Foreign Affairs.

Mr. Ahmed Mukhtar. (Will join in USA)

Minister for Commerce.

Maj. Gen. (R) Nasirullah Khan Babar,

Minister for Interior.

Mrs. Nasirullah Khan Babar.

Mr. Khalid Ahmad Khan Kharal. (Will join in USA)

Minister for Information and Broadcasting.

Mr. Shahid Hasan Khan.

Special Assistant to the Prime Minister for

Economic Sector.

Mrs. Narmeen Shahid Hasan Khan.

Mrs. Shahnaz Wazir Ali,

Special Assistant to the Prime Minister

for Social Sector.

Parliamentarians

Begum Nusrat Bhutto, MNA.

Mr. Hamid Nasir Chattha, MNA

Mrs. Hamid Nasir Chattha

Mr. Ahmad Nasir Chattha

Mr. Muhammad Fayyaz Chattha (Will join in USA)

Dignitaries

Mr. Khalid Javed To Assist General Babar

Mr. Muthir Ahmed

Deputy MD Escort Group of Companies

Nawab Jahangir

Officials

Mr. Najmuddin A. Shaikh.

Foreign Secretary

Mr. M. Salman Faruqui. (Proceeding in Advance)

Secretary Water and Power

Syed Mohibullah Shah. (Will join in USA)

Secretary Board of Investment

Miss Naheed Khan. (Proceeding in advance)

Political Secretary to the Prime Minister

Mr. Zafar Hilaly.

Additional Secretary (FA)

Dr. Waqar Masood Khan. (Will join in USA)

Additional Secretary (E&F)

Mr. Farhatullah Babar.

Press Assistant (PM)

Mr. Khurshid Junejo.

Consultant

Mr. Khalid M. Shafi.

Chief of Protocol

Ms. Shama Haider. (Will join in USA)

Secretary to Begum Nusrat Bhutto.

Mr. S. Afzal H. Shah.

Baggage Officer

Personal Staff

Major General Abdul Qayyum.

Military Secretary to the Prime Minister

Brig. Azmat Rashid.

Personal Physician to the Prime Minister

Sqn. Ldr. Aqil bin Sharif.

ADC.

Capt. Muhammad Nawaz.

ADC.

Mr. Ihsan Ghani.

Chief Secretary Officer

Mr. Mushtaq Ahmad.

Protocol Assistant.

Ms. Maria Teresita.

Maid.

Mr. Ye Jing Jian.

Valet

Miss Liang Song Knoh.

Guman

Mr. Farrukh Rashid.

DSP

Mr. Khalid Nadeem.

Sub-Inspector

Advance Security Team

Mr. Muhammad Shabbir Ahmed.

Joint Director General.

Mr. Rahim Bakhsh.

Assistant Director

PRESS/MEDIA

Editors/Journalists

Mr. Salamat Ali.

Mr. Arif Nizami.

"Nation".

Mr. Sajjad Bokhari.

"Masawat"

Mr. Azhar Sohail.

"Jang"

Mrs. Shery Rehman.

"Herald"

Mr. Zahid Hussain.

"Newsline"

Mr. Zafar Abbas.

Mr. Najam Sethi.

"Friday Times"

Mr. Ahmad Bashir

"Frontier Post" Lahore

TV Team

Mr. Shaheen Farooq.

News Producer

Mr. Sanaullah Chaudhry.

Cameraman

Mr. Imtiaz Ahmed.

Associate Engineer

PBC

Syed Nazir Bokhari

Director News

PID

Mr. Abdul Jabbar Bhutto

Photographer

APP

Mr. Aslam Sheikh

Director General, APP

PPI

Mr. Absar Rizvi

The following dignitaries will be taking passage only -

(a) Ch. Muhammad Altaf Hussain (upto USA)

Governor Punjab

(b) Ch. Amjad Altaf (upto USA)
(Son of Governor)

(c) Mr. Farooq Nazir Haroon (upto USA)
Secretary to Governor

(d) Col. Khalid Masud Khan (upto USA)
MS to the Governor

(e) Mrs. Abida Riaz (upto USA)

(f) Mr. Bashir Riaz (upto UK)

ANNEX-B

LIST OF OFFICIAL GUESTS OF THE GOVERNMENT OF USA

1) The Prime Minister
2) Mr. Asif Ali Zardari
3) Begum Nusrat Bhutto
4) Foreign Minister
5) Commerce Minister
6) Interior Minister
7) Mrs. Naseer Ullah Khan Babar
8) Information Minister
9-10) Spl. Assistant to PM (ES) and wife
11) Spl. Assistant to PM (SS)
12) Mr. Hamid Nasir Chattha
13) Foreign Secretary
14) Addl. Secretary (FA)
15) Military Secretary to PM

16) Chief of Protocol

17) Personal Physician to PM

18-19) Two ADCs to PM

Mr. Chairman: Any supplementary question?

جی جناب ساجد میر صاحب سوال ۱۸۹۔

پروفیسر ساجد میر: جناب ، سوال کے جواب سے پہلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ میرا ایک سوال وزارت خارجہ سے متعلق ہے جو آج کے سوالات میں پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے بعد صحت ، تعلیم اور انڈسٹریز کے سوالات ہیں۔ درمیان میں یہ ڈالا گیا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی خاص مصلحت ہے تاکہ اس سوال پر بحث ہو سکے؟ اس لئے اس کو آخر میں اس لئے ڈالا گیا ہے کیونکہ فارن افیئرز ڈویژن کے بارے میں اگر ایک سوال شروع میں تھا تو اس کے ساتھ یہ ہونا چاہیئے تھا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ ایک اچھی تجویز ہے۔ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا۔ سیکرٹری صاحب ذرا اس کو نوٹ کریں۔

پروفیسر ساجد میر: جناب ، میں آپ کی توجہ اس طرف دلا رہا ہوں کہ ایک تاثر ہے غلط ہے یا صحیح کہ بعض سوالات کو ذرا پیچھے ڈال دیا جاتا ہے تاکہ ان پر بحث نہ ہو۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ We will look into this. It is a good suggestion کہ اگر اکٹھے کر دیئے جائیں تو اس میں فائدہ ہے Minister, after that the answering this question, he will be free جی جناب ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر: سپلیمنٹری ہے جناب ، کہ ----

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: It would not suit me. Because I have 15, 20 or 30 questions on a day and I can't possibly be on my feet and answering all these questions in one go.

جناب چیئرمین۔ چلو we will examine it آپ سے مشورہ کرکے۔ جی ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر : سوال سے ظاہر ہے کہ official and entourage Prime Minister کا ۱۹ ممبران پر مشتمل تھا۔ تو اس کے مقابلے میں ۴۰ افراد گئے ہیں جو مشتمل ہیں ممبران پارلیمنٹ پر اور dignitaries جن کو کہا گیا ہے اور وزیراعظم کی فیملی اور دوسرے لوگ۔ باقی میڈیا کے جو لوگ ہیں وہ اس سے الگ ہیں جو ۲۰، ۲۲ کے قریب ہیں۔ تو ایک غریب ملک میں اتنے زیادہ لوگوں کو امریکہ میں لے جانے کی کیا ضرورت تھی جبکہ جانے والوں کی بیگمات بھی ساتھ ہیں۔ ہمارے نصیراللہ بابر صاحب' ان کی بیگم صاحبہ بھی ہیں حالانکہ میرا خیال ہے کہ کم از کم وہ عمر کی اس stage پر ہیں کہ وہ ان کے بغیر بھی جاسکتے تھے۔ اسی طرح جو باقی حضرات ہیں۔ چٹھہ صاحب کے دو صاحبزادے بھی شاید ان کے ساتھ گئے ہیں اور ان کی بیگم صاحبہ بھی تھی۔ تو اس کا جواز کیا ہے؟ اسی حکومت کے لئے جو عوامی حکومت اور غریبوں کی حکومت کہلانا پسند کرتی ہے نے اس بات کو پراپیگنڈہ کے لئے ایک ہتھیار بنا دیا ہے کہ نواز شریف کے دور میں پرائم منسٹر ہاؤس میں بڑا خرچ ہوتا تھا اور وہاں دال پکتی ہے۔ اس حکومت کے پاس کیا جواز ہے اتنے لوگوں کے لے جانے کا؟

جناب چیئرمین : جی جناب' منسٹر صاحب۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, I don't quite follow the question.

Mr. Chairman: What he saying is that officially only 19 people have been treated as official guests and what he is saying is, at what is the justification for taking such a large number of people at government expense?

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, if the honourable Senator had gone through carefully, the press reports of that visit the matter would be quite clear. We had to do lobbying in the Congress, we had to do lobbying in the State Department, in the Pentagon. There were business meetings, there were business conferences. We have to talk to media people. It was a very vast amount of work that is involved and for that vast amount of work naturally it would need a lot of people to handle this.

جناب چیئرمین- جی جناب بھنڈر صاحب ' سپلیمنٹری۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ایک کروڑ سینتیس لاکھ چوبیس ہزار چھ سو آٹھ روپیہ خرچ ہوا' ایک visit پر ' اور ساتھ ہی جناب parliamentarians میں جو نام دیئے گئے ہیں' دو پارلیمنٹرین کو تو میں جانتا ہوں' بیگم نصرت بھٹو اور حامد ناصر چٹھہ' لیکن مسز حامد ناصر چٹھہ بھی پارلیمنٹیرین' حامد ناصر چٹھہ بھی پارلیمنٹیرین اور محمد فیاض چٹھہ بھی پارلیمنٹیرین' فاضل وزیر خارجہ یہ فرمائیں گے کہ یہ پارلیمنٹیرین جو ہیں یہ سینٹ کے ممبر تھے یا نیشنل اسمبلی کے ممبر تھے؟

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir the error is regretted.

جناب چیئرمین- error ہے جی ' جی جناب جام کرارالدین صاحب۔

Jam kararuddin: Will the honourable Foreign Minister inform the House, how much amount they have spent on the cultural show in America?

Sardar Aseff Ahmed Ali: It has already been answered

Jam kararuddin: Sir, I would like to know for the honourable Minister that how much amount they have spent on the cultural show in America?

جناب چیئرمین - Cultural Show وہ کل آ گیا تھا اخبار میں ' شاید 78 لاکھ کی figure تھی - 28 Lakhs in Pakistani rupees, 1.61 Lakhs in Dollrs That was the answered given two days ago. جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ پریس اور media کے افراد بھی ساتھ گئے تھے ' اس میں لسٹ یہ کہہ رہی ہے کہ The Nation, Masawat, Jang, Herald, Newsline, Friday Times, Frontier Post یہ اخبارات تھے جن کے ایڈیٹر صاحبان یا Journalists ساتھ گئے تھے ' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بہت سارے اخبارات جیسے نوائے وقت ہے' خبریں ہے' پاکستان' ہے ' دی نیوز' ہے' ڈان' ہے' مسلم' ہے ' پاکستان ٹائمز' ہے' ابزرور ہے' criteria کیا ہے کہ ہمیشہ یہی لوگ ساتھ جاتے ہیں ' کیا criteria ہے ؟ کس بنیاد پر آپ select کرتے ہیں۔

Sardar Aseff Ahmed Ali : This is the job of the Ministry of Information. So if you permit the Minister.....

جناب چیئرمین۔ جی جناب Minister for Information ۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ جناب چیئرمین ایک طرف بھنڈر صاحب فرما رہے ہیں کہ اتنے آدمیوں کو کیوں لے گئے ہیں ' دوسری طرف میرے فاضل دوست کہہ رہے ہیں کہ جی آپ سب کو کیوں نہیں لے کر گئے ' criteria یہ ہے کہ ہر دفعہ مختلف اخبارات کے نمائندوں کو لے کر جاتے ہیں اور depend کرتا ہے کہ جس ملک میں ہم جا رہے ہیں ' اس میں ان کی کیا usefulness ہے وہاں سے وہ کیا لکھ سکتے ہیں ان کی کیا utility ہے؟ اس کے مطابق کیا جاتا ہے ' criteria merit پر select کئے جاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جی جناب آخری ضمنی سوال ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین صاحب آپ کی توسط سے میں وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال کروں گا کہ اتنے بڑے دفعہ میں کیا بلوچستان سے ' parliamentarians 'dignitaries ' پریس سے یا officials میں کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا کہ اس کو شامل کیا جاتا اس تمام لسٹ میں آپ دیکھیں بلوچستان سے ایک بھی نہیں ہے ' اور میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو lobbiest کی بات کرتے ہیں وہاں foreigners کو یہ لاکھوں ڈالرز دیتے ہیں۔ ہمارے پاکستانی بھائی بڑے دانشور ہیں؟ وہاں اچھے لوگ ہیں 'بجائے foreigners کو' ان کو یہ lobbiest کیوں نہیں مقرر کرتے ؟ جو ہمارے لئے کوئی کام بھی نہیں کرتے ہیں اور لاکھوں مفت میں ان کی جیبوں میں جاتا ہے ' ہمارے پاکستانی بھائی وہاں موجود ہیں' امریکہ میں ' لندن میں بڑے دانشور ہیں ' اچھے لوگ ہیں ' ان کو یہ لاکھوں ڈالر دیتے ہیں جو کوئی کام نہیں کرتے ہیں' ایسے ہمیں جھوٹ موٹ سمجھا دیتے ہیں کہ صاحب ہم یہ کام کر رہے ہیں' یہ کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔

Mr Chairman: Minister for Foreign Affairs

سردار آصف احمد علی۔ جناب ہمیں بڑی خوشی ہے محترم سنیٹر صاحب نے اچھی

تجویز دی ہے' خود بھی ماشاء اللہ ابھی حال ہی میں ہو کر آئے ہیں اور انشاء اللہ جاتے آتے رہیں گے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت سمجھتی ہے کہ ہمیں lobbiest کی ضرورت ہے اور تقریباً سب دنیا کے ممالک کو جن کا United States میں کوئی لین دین ہو' تعلق ہو' انہیں lobbiest کی ضرورت پڑتی ہے' مگر ساتھ ساتھ جو محترم سینیٹر صاحب کی تجویز ہے کہ پاکستانی lobbiests بھی ہوں' تو میں ہاؤس کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستانی lobbiest ہمارے پاس موجود ہیں اور ایک بہت بڑی پاکستانی ڈاکٹرز کی تنظیم ہے جو کہ خود اپنے expenses کے لئے fund raising کرتی ہے۔ وہ پھر پاکستان کے causes جیسے کہ کشمیر کا cause' پریسلر amendment کا معاملہ ہے اور دیگر مسائل ہیں۔ ان پر وہ خود اپنی جیب سے خرچ کرتی ہے اور اس association کا نام Physicians of Pakistan USA ہے۔ جو پاکستانی کہلاتے ہیں۔ ان کا کسی حکومت سے یا کسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ non-party basis پر کام کرتے ہیں۔ پچھلی حکومتوں سے بھی تعاون کرتے رہے اور اس حکومت سے بھی تعاون کر رہے ہیں صرف ملک کی محبت اور حب الوطنی کے لئے۔

جناب چیئرمین ۔ اگلا سوال جی۔

سید محمد فضل آغا۔ نہ کوئی journalist تھا' نہ کوئی officials میں سے تھا۔

جناب چیئرمین۔ آپ delegation میں بھی کوئی چاہتے ہیں؟

سید محمد فضل آغا۔ ہونا چاہئیے جی یہی تو بات ہے کہ ہر جگہ پر نمائندگی نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر صاحب' کہتے ہیں جی کہ delegation میں کوئی ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔

سردار آصف احمد علی۔ جی آئندہ ہم انشاء اللہ ضرور رکھیں گے

(مداخلت)

سردار آصف احمد علی۔ بہت سے ہمارے دوست جاتے رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی اگلا سوال 190 ساجد میر صاحب۔

*190 Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Industries and Production be

pleased to state the details of fraud cases noticed so far in the Marketing Department of Pakistan Steel, indicating also the action if any taken against the persons responsible for it?

Brig. (R) Muhammad Asghar: Details of fraud cases of Marketing Department of Pakistan Steel are as under:-

(a) A fraudlent withdrawal of a sum of Rs. 5,472,585.22 through cheques against refund of security money by Mr. B.A. Jilani, ex-Manager was established. Full amount was recovered from the accused and he was dismissed from service w.e.f. 24th July, 1994.

(b) M/s. Paramount Steel Traders, a dealer of Pakistan Steel products complained against Lt.-Col. (R) Muhammad Afzal Khan, formerly Acting Director (Marketing) and the Marketing Deptt. An enquiry is being held in the matter.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہ فراڈ تھا کوئی تقریباً 54 لاکھ 72 ہزار کا۔ تو اس کے متعلق کہتے ہیں کہ رقم تو داخل ہو گئی لیکن جناب یہ فراڈ تھا اور جعلی چیک تھے ان کے متعلق بھی کوئی کیس رجسٹر کرایا گیا ہے اگر کرایا گیا ہے تو وہ کس stage پر۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! 1992 میں اس شخص نے فراڈ کیا تھا اور ایف آئی اے کے پاس اس کا case ہے۔ It is under enquiry and investigation. اصل میں بات یہ ہے کہ بریگیڈیئر صاحب کو اچانک ہی اتنی تکلیف ہوئی کہ in the morning he was admitted in PIMS وہ داخل ہو گئے تو the person who brought papers to me یہی بات میں نے ان سے کہہ دی ہے کہ جو ایف آئی آر یا اس کا investigation یا انکوائری جو ایف آئی اے کے پاس ہے اس

کی تاریخیں اور طریقہ کار انشاء اللہ I will place before this august House tomorrow.

جناب چیئرمین۔ O.K جناب۔ جی جناب خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب جہاں تک آپ کو بتایا گیا ہے کہ Acting Director marketing کے بارے میں کوئی انکوائری ہو رہی ہے۔ میری اطلاع یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی ان کے بارے میں شکایات رہی ہیں اور انکوائریاں ہوتی رہیں جو نتیجہ خیز نہیں ہوئیں۔ کیا انکوائری کا نتیجہ ہاؤس کو بتایا جائے گا اور کب تک یہ انکوائری مکمل ہو گی؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یقیناً بتایا جائے گا جیسے پہلے یہ جیلانی صاحب کے بارے میں بتایا گیا کہ ایک تو رقم recover ہو گئی ہے۔ دوسرا ان کے خلاف criminal case ہے یہی question میں نے ان سے جو ہمارے Ministry کے آفیسرز ہیں کیا ہے کہ یہ criminal case تھا 420، 471، 460 یہ case اسی وقت اس کے خلاف رجسٹر ہونا چاہئیے تھا اور اس کو arrest کر لینا چاہئیے تھا۔ یہی انکوائری جو اب کرنل محمد افضل خان کے خلاف جاری ہے تو اس کی یقیناً We will as certain کہ انکوائری کا result کیا ہے؟ action کیا ہوا ہے؟ اگر اس نے کوئی بات کی ہے قانون شکنی کی تو action should be taken agianst him اور in due course of time, we will inform this House جب اس کا result آئے گا۔

جناب چیئرمین۔ Thank you جی۔ Next جی 191 ساجد میر صاحب۔

*191 Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state whether any cases of corruption have been registered against Maj Gen. Shujat Ali Bokhari, ex-Chairman, and some senior officials of the Marketing Department of Pakistan Steel, if so, the progress or outcome of these cases.

Reply not received.

پروفیسر ساجد میر۔ یہ reply نہیں ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ اس کا جواب نہیں آیا جی Industries and Production Division

کون ہیں industries کے وزیر؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ میرے پاس ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے پاس ہے۔ جی فرمائیے جی اس کا جواب کیوں---

پروفیسر ساجد میر۔ اس کے لئے کوئی fresh notice تو نہیں دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کا تو جواب آنا چاہئیے نوٹس کی ضرورت نہیں ہے۔ جی جناب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ تو پھر اس کو defer فرمالیں جی۔

جناب چیئرمین۔ defer تو کر دوں لیکن یہ پتہ چلے کہ Why is the reply not being given?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: That I will tell this august House.

Mr. Chairman: Please, look into it

پروفیسر ساجد میر۔ کب تک expect کیا جا سکتا ہے جواب

جناب چیئرمین۔ اب صورت یہ ہے کہ ہاؤس تو میرا خیال ہے کہ ایک، دو تین دن کے بعد prorogue ہو جائے گا It has to be then in the next Session لیکن یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب آپ اچھے سخت وزیر ہیں ذرا ان پر دباؤ ڈالیں کہ کیوں delay کرتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں تو گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ روایت اب توڑنی چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔ جی بالکل۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ شروع سے یہ ہاؤس کوئی بھی tolerate نہ کرتا۔ the information has been collected. We are asking this. This is a provincial matter It is semi Federal Government شروع سے یہ روایت اگر پارلیمنٹ میں نہ پڑتی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ ٹھیک کریں نا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔۔ تو آپ ہماری مدد فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ مجھے بتائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ یہاں پر نافذ فرمائیں تو We can do this rule of law.

Mr Chairman: O.K. So, next Ehsan Shah Sahib, 192.

*192 Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names of the countries/places where Pakistani forces are serving as UN peace keeping force with details?

Sardar Aseff Ahmed Ali: Currently a total of 3,982 Pakistani troops of all ranks, including 69 observers, are serving with Peace-keeping missions of the United Nations in various parts of the world. Major contributions made by Pakistan to UN Peace Keeping Operations since 1992 are as follows -

(1) Bosnia [United Nations Protection Force (UNprofor)] - Pakistan's Military contingent to UNPROFOR in Bosnia consists of National Support HQ, two Combat groups including two Mechanized Battalions and support elements.

(2) Haiti (UNMIH) -- We have contributed one Infantry Battalion to UNMIH in Haiti.

(3) The break-up of the Military Observers presently serving with the UN peace keeping missions is : 36 in Bosnia with United Nations Protection Force (UNPROFOR), 7 in Kuwait with United Nations Iraq Kuwait Observation Mission (UNIKOM), 8 in Liberia with United Nations Observation Mission in Liberia (UNOMIL), 4 in Haiti with (United Nations Mission in Haiti (UNMIH), 8 in Georgia with United Nations Observers Mission in Georgia (UNOMIG), 1 in Western Sahara with United Nations Mission for the Referendum in Western

Sahara (MINURSO).

(4) Somalia (United Nations Operation in Somalia (UNOSOM).- The UNOSOM has since been wound up. However Pakistan had contributed one Infantry Brigade to UNOSOM II comprising:

-5 Infantry Battalions.

-1 Armoured Regiment.

-1 Combat Aviation Squadron.

-3 Hospitals(Staff only for two).

-Support Elements including Engineers.

-Signal,Electrical and Mechanical Engineers.

(5) We had earlier provided one Infantry Battalion and one Logistics Company alongwith 13 Military Observers to the UN mission in Cambodia (UNTAC)which has been withdrawn after expiry of the mission's mandate.

Mr. Chairman: Supplementary question?

ڈاکٹر محمد ریحان - جناب یہ جو ہمارے soldiers ہیں جن کو United Nation سے salary ملتی ہے - اس میں سے کتنی percentage ان کو مل جاتی ہے اور کتنی گورنمنٹ deduct کرتی ہے۔

جناب چیئرمین- جی جناب وزیر خارجہ -

Sardar Aseff Ahmed Ali: Mr. Chairman, unfortunately I am not in a position to answer this Sir, and this has to be asked from the Ministry of Defence.

Dr. Muhammad Rehan: So, the question should be deferred.

جناب چیئرمین- نہیں یہ علیحدہ سوال کر دیں منسٹری آف ڈیفینس کو -

ڈاکٹر محمد ریحان - اچھا جناب میرا دوسرا سوال ہے۔

جناب چیئرمین- جی۔

ڈاکٹر محمد ریحان- یہ بتایا جائے کہ صرف ۱۹۹۲ء کے دوران----- خیر وہ اچھا ہے peace keeping force is a noble mission اس دوران کتنی dead bodies ہمارے پاس پہنچی ہیں۔

سردار آصف احمد علی- کس پیریڈ میں جناب۔

جناب چیئرمین- صرف ۱۹۹۲ء - جب سے peace keeping میں ہم نے participate کرنا شروع کیا ہے۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: I don't have the exact figures but there was very serious incident in Somalia in which we lost from 30 to 32. Subsequently in Bosnia we lost about 3 people. These are tentative figures but exact can be provided to the honourable Senator.

جناب چیئرمین - next question جی احسان شاہ صاحب۔

*193 Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to reduce the number of workers/employees of Pakistan Steel?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: No.

Mr. Chairman: Again I think, reply not received

ہے اور 194 بھی defer ہوا ہے۔

*194. Deferred.

چوہدری محمد انور بھنڈر- ۱۹۴ کے ڈیفر ہونے سے کیا مراد ہے۔

جناب چیئرمین - سیکرٹری صاحب یہ کیا بات ہے - What is meant by "deferred"

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: About 194 deferred.

جناب چیئرمین - کیا مطلب ہے اس کا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ یہ بھی نہیں پتہ سوال کس کا ہے یہ بھی نہیں پتہ کیوں ڈیفر ہوا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, it may be because the Minister for Food and Agriculture is not here.

جناب چیئرمین - نہیں یہ ۱۹۴ کے against لکھا ہوا ہے کہ deferred اس کا کیا مطلب ہے؟ Question No.194 has been deferred, why?

According to the Secretariat there was a request from the Minister for Food and Agriculture that he is going abroad and his question may kindly be deferred because he would like to reply it personally.

Mian Raza Rabbani: That is what I said.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Then it should be mentioned in the answer that the Minister is not available and he has requested for its deferment.

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب یہ ذرا خیال رکھیں - یہ صحیح کہہ رہے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب اس صورت میں question تو کم از کم درج ہونا چاہئیے اور question پوچھنے والے کا نام ہونا چاہئیے۔ نیچے پھر یہ لکھا ہو۔

Mr. Chairman: You are absolutely right. Next Q.No. 195

195. Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) The contents of Memorandum of Understandings (MOUS) signed by the Prime Minister of Pakistan in America during her visit of April, 1995 to U.S.A; and

(b) whether the Parliament was taken into confidence before signingthese

Memorandums?

Reply not received.

جناب چیئرمین ۔ ضمنی سوال جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب ' یہ جواب نہیں آیا ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ امریکہ میں کتنے MOUs sign کئے گئے اور ان کی details کیا ہیں ۔ کیونکہ ہمارے ملک میں تو جناب یہ ریت چل پڑی ہے۔ کہ پارلیمنٹ کو کسی معاملے میں ' تمام اہم سے اہم معاملات میں confidence میں نہیں لیا جاتا۔ یہ MOUs ہوں ۔ یا کوئی اس سے بھی اہم معاملات ہوں پارلیمنٹ میں کوئی نہیں آتا۔ چنانچہ میں نے اس سوال کے ذریعے یہ پوچھ لیا کہ کم از کم پارلیمنٹ کو یہ تو بتائیں کہ آپ نے کون سے MOUs وہاں sign کئے ہیں ۔ حالانکہ یہ تو بہت پہلے سے sign ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اور اس کی detail اخباروں میں آ چکی ہے۔ So, I don't see why it is not coming to the House.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, that is not authentic.

Mr. Chairman: I agree with you but I don't see what is the difficulty in presenting it.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ لیکن وہ تو reply نہیں دیتے جناب ۔ یہی کہہ دیں کہ اخباروں میں آ چکی ہے۔ اگر یہ اس سے مطمئن ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب منسٹر صاحب ۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Mr. Chairman, we try to bring everything to this House but the fact is that this does not really concern the Ministry of Foreign Affairs and this question has been transferred to the Economic Affairs Division who is the concerned Ministry to give the exact answer, otherwise, I am not in a position to put this information when I don't have it.

Ch Muhammad Anwar Bhinder: Yes that is correct Then this question should be transferred to that Ministry and I will renew the notice of this question if the Secretariat so desires.

جناب چیئرمین - جی ویسے سیکرٹری صاحب ان معاملات کو دیکھ بھی لیں کہ یہ ٹرانسفر میں دیر ہو جاتی ہے تو may be something can be done to streamline this - جی جناب next question جی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین - جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب پارلیمنٹ ایک معزز ایوان ہے۔ بیرون ممالک سے ہم عمومی طور پر معاہدے کرتے ہیں ۔ کیا موجودہ حکومت یہ یقین دہانی کرائے گی کہ پارلیمنٹ کو کم از کم اعتماد میں لیں گے۔ پارلیمنٹ بھی ملک کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس کے سامنے کم از کم یہ معاہدے جو ہیں کمرشل ہوں یا دوسرے معاہدے ہوں ان کو پارلیمنٹ کے سامنے لایا جائے۔ اور پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جائے مستقبل میں کوئی ایسی یقین دہانی کرائیں گے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Foreign Affairs.

سردار آصف احمد علی - جناب چیئرمین ! حکومت کا فرض ہے کہ جب بھی پارلیمنٹ سے کوئی سوال آئے، کوئی موشن آئے تو ہمارا فرض ہے کہ یہ information ہاؤس کے سامنے پیش کریں اور انشاء اللہ کوئی کوشش یہ نہیں ہو رہی کہ facts کو چھپایا جائے۔ اس میں چھپانے کی کیا بات ہے ۔

جناب چیئرمین - وہ کہہ رہے ہیں کہ آئندہ کوئی معاہدے ہوں تو پارلیمنٹ کو بتایا جائے گا یا confidence میں لیا جائے گا This is what he is saying وہ یہ کہہ رہے ہیں ۔

Sardar Aseff Ahmed Ali: Sir, the only way to do this is either through the questions which members put or some motions that are moved and the concerned Minister might make a statement on the floor of the House and I am sure

whenever is asked to be done Sir.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ اگلا سوال 198 منظور احمد گچکی صاحب ۔

*198. Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state the total number of appointments made in the Ministry and its attached departments/ corporations in various grades since January, 1994 with province-wise break-up?

Makdoom Shah Mahmood Qureshi: The total number of appointments made in the Ministry and its Scientific and TechnologicalOrganizations in in various grades since January, 1994 is 125. The Province -wise break -up is given at Annexure "A"

Annexure-A

STATEMENT SHOWING PROVINCE-WISE BREAK-UP OF RECRUITMENT MADE IN THE MINISTRY OF SCIENCE AND TECHNOLOGY AND ITS ORGANIZATIONS SINCE JANUARY 1994.

Name of the Ministry/ Organization	Merit	Punjab	Sind	Baluchistan	NWFP	NA/FATA	Total
Ministry of Science and Technology (Main)					—	01	01
National Institute of Electronics (NIE)		05	02		04		11
Pakistan Medical Research Council (PMRC)	05	12	01	01	03	02	24
National Institute of Power (NIP)	—		01	—	—	—	01
Pakistan Science Foundation (PSF)		09	11	—	02		22
Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR)	02	18	23	—	04	01	48
Pakistan Council of Appropriate Technology (PCAT)		01	01	—	—	—	02
National Institute of Silicon Technology (NIST)	—	02	02	—	01	01	06
Pakistan Council for Research in Water Resources (PCRWR)		02	06	—	01	—	09
Council for Works and Housing Research (CWHR)			01	—	—	—	01
Total:	07	49	48	01	15	05	125

جناب چیئرمین۔ سید فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین! بدقسمتی سے پھر لسٹ میں 125 لوگ ہیں جس میں سے بلوچستان کا صرف ایک آدمی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ (بلوچستان سے لینے کا وعدہ تو کر لیا ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ وہ (تو آئندہ کے وعدوں پر کون جیتا ہے۔

مخدوم شاہ محمود قریشی۔ یہ ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ وہی مسئلہ ہے؟

میاں رضا ربانی۔ جی وہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر اس کا جواب تو آ چکا ہے۔

مخدوم شاہ محمود قریشی۔ میں تفصیل دے چکا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ اس کا کیا ہوا؟

جناب چیئرمین۔ انہوں نے پہلے بھی کہا تھا کہ 121' یہ وہی بات ہے ناں؟ تو اس میں (اور آدمی آ رہے ہیں بلوچستان سے۔

سید محمد فضل آغا۔ آ رہے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی بالکل آ رہے ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ کب تک آئیں گے؟

جناب چیئرمین۔ بس کہتے ہیں جلدی آ جائیں گے۔

مخدوم شاہ محمود قریشی۔ ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ہو گئے ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین میرا سوال یہ ہے کہ سندھ سے جو figures دی گئی ہیں اس میں تعداد 48 بتائی گئی ہے appointments کی۔ سندھ میں چونکہ حکومت اربن اور رورل کی تفریق کرتی ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان 48 میں سے اربن کتنے ہیں اور رورل کتنے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ شاہ محمود قریشی صاحب۔

مخدوم شاہ محمود قریشی ۔ جناب والا اس میں تقسیم نہیں ہے چونکہ انہوں نے province -wise break up مانگا تھا تو میں نے وہ اربن رورل کی تفریق یہاں نہیں کی ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جواب کیا فرمایا ہے انہوں نے ؟

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس details نہیں ہیں چونکہ یہ تفصیلات مانگی نہیں گئی تھیں۔ صوبہ وار تفصیلات مانگی گئی تھیں وہ انہوں نے دے دی ہیں ان کے پاس یہ تفصیلات نہیں ہیں جو آپ مانگ رہے ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ تفصیلات نہیں ہیں تو وہ ہمیں furnish کی جائیں۔ اس کا جواب دیا جائے کہ 48 میں سے اربن کتنی دی ہیں آپ نے اور رورل کتنی دی ہیں یہ سوال اس جواب سے نکلتا ہے۔ اب جب سندھ میں آپ نے دو حصے کئے ہوئے ہیں تو یہ تفصیلات ان کے پاس ہونی چاہئیں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ details آپ کل دے سکتے ہیں ؟

مخدوم شاہ محمود قریشی ۔ جی میں دے دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ کل آپ کو تفصیلات مل جائیں گی۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ناردرن ایریاز اور فاٹا ان کو اکٹھا بتایا گیا ہے۔ اس سے بات واضح نہیں ہوتی کہ ناردرن ایریا سے کتنے لئے گئے ہیں اور فاٹا سے کتنے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سوال تو بالکل غیر واضح ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ break up آپ کے پاس ہے یا یہ بھی نہیں ہے؟

مخدوم شاہ محمود قریشی ۔ نہیں ہے۔ جناب والا جو ریجنل پروونشل کوٹہ بنا ہوا ہے اس میں ناردرن ایریاز اور فاٹا کے لئے 4 فی صد کوٹہ reserved ہے اور وہ اکٹھا bracket کیا گیا ہے اس میں تخصیص ہی پیدا نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے آخری سوال منظور احمد گچکی صاحب 199۔

*199. Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the total number of persons working in the Ministry and its attached departments /corporations with province-wise and grade-wise break-up?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: A statement showing the total number of persons working in the Ministry of Industries and Production and its attached departments/corporation with Province-wise and Grade-wise break-up in Annexed.

Annexure-"B"

STATEMENT SHOWING NUMBER OF PERSONS WORKING IN THE MINISTRY OF INDUSTRIES AND PRODUCTION AND ITS ATTACHED DEPARTMENTS/CORPORATIONS

(Province-wise)

S.No.	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	FATA	AJK	Federal Area	Total
	21182	19678	4622	399	120	22	415	46438

(Grade-wise)

S. No.	BPS-22/ Equivalent	BPS-21/ Equivalent	BPS-20/ Equivalent	BPS-19/ Equivalent	BPS-18/ Equivalent	BPS-17/ Equivalent	BPS-16/ Equivalent	BPS-1 to 15/ Equivalent	Total
	2	10	114	536	2707	4064	9498	29507	46438

جناب چیئرمین۔ سید فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! آپ خود ہی دیکھ لیں کہ 46738 بندے ہیں سارے اور اس میں ہمارے صرف 399 ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے ایک ڈیڑھ فی

صد کوٹہ انہوں نے ہمیں دیا ہے۔ کیا یہ ذرا بتا سکیں گے کہ ہر جگہ پر یہ تماشا لگا ہوا ہے۔ کبھی بھی تو گورنمنٹ یہ justify کر سکے گی کہ ہم نے 5 کی بجائے آپ کو دس پندرہ فی صد دے دیا ہے۔ یہ آپ دیکھ لیں حساب لگائیں اس میں بھی 46 ہزار بندوں میں صرف 3 سو بندے بلوچستان کے اور وہ سن بھی نہیں رہے میری بات اور یہ بھی نہیں پتہ کہ اس طرف سے کون جواب دے گا؟

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا اب بات یہ ہے کہ گزشتہ سالوں کی بات عجیب سی لگتی ہے کچھ ایسے حقائق بھی ہیں جو میں بیان نہیں کرنا چاہتا کیوں کہ شاید ہمارے معزز اراکین جو بلوچستان سے ہیں وہ ناراض ہو جائیں۔ سرداروں کی سرزمین میں۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو ساری بات ہو گئی اب آپ بتائیں ناں کہ اب کیا کرنا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اب بات یہ ہے کہ موجودہ بات کریں۔ اگر آپ کے ساتھ کسی جگہ پر ناانصافی ہو تو پھر ہم ذمہ دار ہوں گے وہ Constitutional disobedience ہو گی۔ ایک بات میری اگر سن لیں یہ کوٹہ every thing was put in 1973 آپ کو علم ہے کہ depressed classes کے لئے backward areas کے لئے پھر کوٹہ مقرر ہوا smce then a try has been made before that there was nothing like that اب ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے کہ قریب ہی اگر کوئی حصہ کسی صوبے کا کسی طریقے سے prescribed' ہے اور آئینی طور اس کی ضرورت ہے تو we are looking after it اب ماضی کے اگر مردے اکھیڑنا چاہیں تو میرا خیال ہے کہ مناسب نہیں لگتا۔ میں آغا صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے حکومت کوشش میں ہے جہاں کہیں آپ کو نظر آئے ضرور ہمیں سرزنش کریں اس کے لئے ہماری جواب طلبی کیجئے کسی منسٹری میں کسی جگہ پر اگر اب بھی proportionate نہیں ملتا اور ان کو ان کا حق حاصل نہ ہو تو پھر بات کریں۔

جناب چیئرمین۔ سید فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ صوبہ بھی ملک کا ایک Federating unit ہے۔ 1947 سے اب تک ہم مانتے ہیں زیادتیاں ہوئیں اور سب حکومتوں نے

یہی کیا اور ہمارے حقوق کا تحفظ نہیں کیا گیا ۔ لیکن کیا اس سے ہمارے حقوق مارے گئے ہیں ؟ یہ تو آپ نے وہ بات کر دی جیسے اسٹیفن سولارز نے کہا تھا کہ 47 سال تک کشمیر کا issue نہیں چھیڑا گیا ۔لہذا ان کا حق اب نہیں بنتا ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کشمیریوں کو تو ان کا حق نہیں ملا استصواب رائے کا ۔ ہمیں 47 سے اپنا حق نہیں ملا اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ ساڑے پانچ فی صد کی بجائے ایک فی صد کا کوٹہ ہے اور یہی اگر یہ justify کر رہے ہیں کہ چونکہ پچھلی حکومتیں کھا گئی تھیں اس لئے نہیں بنتا ۔ اس سے بلوچستان کے لوگوں کی تشنگی اور ان کے حقوق کا تحفظ تو نہیں ہوا ۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال وہ فرما رہے ہیں کہ آئندہ ہم خیال رکھیں گے ۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا آئندہ کے لئے بھی تیار نہیں ہیں کر رہے ہیں کل جو مخدوم صاحب نے بتایا تو پھر آئندہ سارے ہمارے لوگ لے لیں ناں ۔ آئندہ کیا کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ بھی جو کر رہے ہیں کوٹہ تو رکھیں گے ناں ۔

سید محمد فضل آغا۔ نہیں جناب کوٹہ کیوں ہمیں پورا ہمارا بیلنس ملنا چاہئیے ۔ کوٹے کی بات نہیں ہے۔ ابھی پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں------

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! مجھے موقع دیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش پہلے سن لیں ۔ ڈاکٹر صاحب پہلے میری گزارش سن لیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں agree نہیں کرتا۔ جناب والا ! ان کا یہ استدلال it is totaly wrong کہ جو موجودہ صورت حال ہے under the Constitution we have to go by it. یہ کہتے ہیں کہ backlog میں یا deficit جو ہے اس کو patch up کر کے ساری چیزوں کو upset کر کے صرف ایک طرف لے جایا جائے ۔ اب اس میں بات یہ ہے کہ کوٹہ is not the only factor میرٹ بھی ہے اس میں۔ اس میں دوسرے صوبے بھی ہیں ساری صورت حال ہے۔ اگر ماضی کا رونا آج روئیں اور پھر بھی to go against the provision of the Constitution and promolgated چونکہ بات ہے law. We are not ready for that. Now one word سیدھی سی کہ جن لوگوں

نے اپنے حقوق کا خیال ہی نہیں کیا ایک بند منہ مکھی نہیں پکڑ سکتا

They did't talk for it There were representatives they did't do their duty They have been there very big leaders have been created out of Blauchistan if they did't discharge their duty properly then it is not our fault

سید محمد فضل آغا۔ یہ کیا بول رہے ہیں ڈاکٹر صاحب کیا خرافات فرما رہے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ خرافات نہیں میں صحیح بات کر رہا ہوں۔

سید محمد فضل آغا۔ یہ کیا خرافات ہیں ؟

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آئندہ ہم کوشش کریں گے اور قانون کے مطابق آپ کا کوٹہ دیں گے ۔ سابقہ جو کچھ ہو گیا ہے اس کو ہم سردست ٹھیک نہیں کر سکتے ۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا! میں قانون اور آئین کے مطابق بات کر رہا ہوں ۔ قانون اور آئین کے مطابق ہم اس ملک کا ایک federating unit ہیں اور اس میں ہمارا .....

جناب چیئرمین۔ تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ابھی جو کوٹہ ہے وہ دیا جائے اور سابقہ جو غلطی ہے وہ ٹھیک کی جائے ؟

سید محمد فضل آغا۔ بالکل ٹھیک کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ تو ڈاکٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اب تو ہم کر دیں گے سابقہ ہم ایک دم نہیں کر سکتے ۔

سید محمد فضل آغا۔ ایک دم نہیں کر سکتے تو کچھ تو وعدہ کریں ۔ ڈاکٹر صاحب تو کہہ رہے ہیں ہم کوٹہ دینے کو تیار نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ وہ کوشش کریں گے تاکہ صورت حال بہتر ہو ۔

سید محمد فضل آغا۔ اگر ان کا یہی رویہ رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کے علاوہ بلوچستان میں بھی یہ چیز کھڑی کر رہے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا بات یہ ہے کہ یہ لولی پاپ lollipop

type of assurance will not be given by us.

سید محمد فضل آغا۔ ڈاکٹر صاحب کو بٹھائیں میری بات پہلے سن لیں پھر جواب دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ غلط ہے کہ خوش کرنے کے لئے آپ کو assurance دے دوں۔

سید محمد فضل آغا۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ ہاؤس کے ماحول کو خراب ہی کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہم اس میں دیکھیں گے we will look into the concrete facts. جو چیز قابل عمل ہے ہم اس کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن یہ type of assurance we will do it. No, we can't do that lollipop

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین میری گزارش یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کو پسماندہ رکھا گیا ہے اور آئین کے آرٹیکل 37 کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری جتنی بھی on ground پسماندگی ہے اس کے متعلق گورنمنٹ کوئی مداوا نہیں کرے گی ڈاکٹر صاحب کی statement سے یہ معلوم ہوتا ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب کی ایسی ہی statements ہاؤس کے فلور پر آتے رہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کراچی میں آج جو حقوق کا جھگڑا ہے اس کو پھر آپ بلوچستان تک extend کرنا چاہتے ہیں اور بلوچستان میں بھی اس قسم کے ماحول کو آپ develop کرنا چاہتے ہیں اس لئے کہ ڈاکٹر صاحب نے فلور پر تمام rights کو deny کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا جو ہو گیا سو ہو گیا ہم اس کو undo نہیں کر سکتے اور آئین یہ کہہ رہا ہے آئین کی شق یہ ہے کہ آپ آئین کے آرٹیکل 37 کے تحت اس کو undo کریں گے جتنی بھی ناانصافیاں ہوئیں، جتنا بھی underdeveloped لوگ رہ گئے یا جو لوگ پسماندہ رہ گئے اس کو آپ undo کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ Constitution کو deny کر رہے ہیں اور میری گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جیسے منسٹرز کو یہاں فلور پر لا کر ماحول کو مزید خراب نہ کیا جائے اور جن لوگوں کے حقوق ہیں ان کا تحفظ صحیح ہونا چاہیئے اور اگر اس قسم کی statements آتی رہیں گی تو میں نہیں سمجھتا کہ سینٹ میں ہماری نمائندگی سے کوئی اثر پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین میری صرف ایک گزارش ہے۔ میری یہ مراد قطعاً نہیں ہے کہ بلوچستان کے ہمارے بھائیوں کے حقوق بحال نہ ہوں یا ان کو اپنے حقوق نہ ملیں۔ میں بتاتا ہوں ان کو شاید یہ علم نہیں ہے khilji tribe is a Niazi tribe and plenty of our people are residing in Baluchistan I belong to Baluchistan لیکن بات یہ ہے میں بات بتاتا ہوں ہمارے بھائی ہیں ' ہم بلوچستان کے حقوق کے لئے ان کے ساتھ ہیں۔ ہماری یہ خواہش ہے اور گورنمنٹ کی بھی یہ خواہش ہے کہ خدا کرے بلوچستان کو ہم زیادہ سے زیادہ حقوق دے سکیں ۔ اب بات کو اس پیرائے میں ڈھالنا کہ کراچی کے ساتھ منسلک کر کے محرومیوں کا ایک رونا بنا کر یہ اس قسم کی resentment مجھے یہ جو سابقہ ڈپٹی چیئرمینآف سینٹ ہیں ان سے یہ توقع نہیں تھی۔ ہم یہاں پر ایک دوسرے پر نمبرز سکور کرنے کے لئے نہیں آئے۔ ہم یہاں اپنی قوم کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہماری وزیر اعظم صاحبہ اور ہماری حکومت نے ہمیشہ بلوچستان کی ضرورتوں کا خیال رکھا ہے ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ آپ بنیادی سوال پر آئیں ' وہ کہتے ہیں ۔۔۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا ! ہمارے ساتھ بجٹ میں جو کچھ ہوا ہے ' اس کے بارے میں ' میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

Mr. Chairm Agha Sahib let me explam the situation

وہ یہ فرما رہے ہیں کہ سابقہ سالوں میں بلوچستان کو پورا کوٹہ نہیں دیا گیا' جس کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے کہ 44000 ملازمین میں سے بلوچستان کے صرف 399 ملازمین ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ان کی بات درست ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اب اس کا ازالہ کرنے کے لئے آپ کے پاس کوئی پروگرام ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ قانون اور قاعدے کے تحت جو بھی کام ہو گا ' ہم اس کے لئے تیار ہیں ۔ جو کام اصولی ہو گا ' ہم اس کے تیار ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ جناب آفتاب صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں جو figures صفحہ نمبر 23 پر دی گئی ہیں اس میں پھر وہی بات کی گئی ہے ۔ سندھ سے appointments کی تعداد 19678 ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا مطلب ہے کہ break up نہیں ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جی۔ break up نہیں ہے ۔ سوال یہ ہے کہ اس بات کو پوشیدہ رکھنے سے گورنمنٹ کا کیا مطلب ہے ؟ وہ اس بات کو واضح کیوں نہیں کرتے کہ ہم نے urban کو اتنا کوٹہ دیا ہے اور rural کو اتنا کوٹہ دیا ہے ۔ یہ نہ بتانے کی وجہ کیا ہے ؟ ہمیں یہ بتایا جائے گا یا نہیں بتایا جائے گا ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! میں کل یقیناً یہاں floor پر یہ چیز لاؤں گا۔

Mr. Chairman: So, that bring us to the end of Question Hour

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اب ایک گھنٹہ سے زیادہ ہو گیا ہے ۔اب باقی باتیں کل ہوں گی۔ آپ time کی پابندی کریں تا کہ باقی کام بھی ہو سکے۔ Please آپ سب تشریف رکھیں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ جناب رفیق احمد شیخ صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 17 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت کی درخواست منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب ایم جاوید مینگل صاحب نے مورخہ 16 جولائی تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 9 تا 13 جولائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ لہذا انہوں نے ان ایام کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب انور سیف اللہ خان صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں اس لئے مورخہ 16 جولائی تا 15 اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

دیکھیں جی آج آپ سب حضرات نے وقت کی پابندی کی ہے تو ہم نے Question Hour بھی مکمل کر لیا ہے۔

سید اشتیاق اظہر۔ جناب والا میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر کل ایک question کیا تھا مہربانی کرکے مجھے اس کا جواب فراہم کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کیا تھا؟

سید اشتیاق اظہر۔ میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے سینٹ سیکرٹریٹ نے بتایا تھا کہ جن دو سالوں کے دوران ملازمتوں پر ban رہا ہے اس کے بارے میں exemption دی گئی یہ exemption rural سندھ کو تو دی گئی لیکن urban کو نہیں دی گئی۔ یہ مجھے سینٹ سے معلوم ہوا ہے۔ میں اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حقائق کیا ہیں؟

Mr. Chairman: Yes, Raza Rabbani Sahib are you going to respond this?

Mian Raza Rabbani: Sir, I am deeply pained that at every stage an impression is being created that there is some sort of discrimination but I would like to make it absolutely clear that the Government does not believe in any discrimination when it is provided for under the law. The exemption has been given and it has been given across the board there is no discrimination of rural or urban

in Sindh or in any particular province It has been given accross the board for throughout the country without any discrimiantion from 25 to 28

سید اشتیاق اظہر - میرا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے - لیکن مجھے سینٹ سیکریٹ سے معلوم ہوا تھا کہ ban سے صرف rural کو exemption دی گئی ہے اور urban کو نہیں دی گئی ہے -

جناب چیئرمین- وہ کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے -

سید اشتیاق اظہر- اگر وہ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے -

Mr. Chairman: Sartaj Aziz Sahib.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, we are all disappointed to learn that President Nelson Mandela has cancelled his visit to Pakistan. We were looking forward to this visit not only because he is one of the President of one of the major countries of the world but one of the greatest freedom fighter and human rights activist of this century. There is some speculation about the reason for the cancellation of his visit. Officially of course is stated that he was busy at home but some reports indicate which I have heard that he has cancelled his visit in view of the human right. situation and the. He has cancelled his visit in view of the human rights situation and unenviable plight of democratic situation because of the large scale arrest of the members of Parliament and Provincial Assemblies and also the continuing victimization of the opposition. Is this report correct?

Mr Chairman: Yes. Minister for Foreign Affairs.

Sardar Aseff Ahmed Ali: I am very disappointed to hear this from the distinguish Senator Sirtaj Aziz Sahib Such is not the case, if there are human rights violations, those are in occupied Kashmir and that is direction he is looking

at. Because this is exactly what India wants the world to believe in and if we come and stands in Senate and say what has been said exactly from New Dehli then we are doing no service to Pakistan. Regarding the visit of Mr. Nelson Mandela, he has postponed his visit, it has not been cancelled because he was to go to Moscow as well and as, everybody knows in this House that, President Nelson has been indisposed and he is not available so as soon as his domestic situation allows as soon as President Yelson is well and back in action Mr. Nelson Mandela will visit Pakistan and I am very proud to say that I had the honour of meeting him twice and I am a great admirer of him and with me the whole of Pakistan.

Mr.Chairman: Thank you Mr. Shafqat Mehmood.

Mr. Shafqat Mehmood: With the permission of the Foreign Minister if I may just add a few words for this.

Mr.Chairman: You went to South Africa, aren't you?

Mr. Shafqat Mehmood: Yes, I was in South Africa recently, I was in Cape Town I had the pleasure of meeting the Foreign Minister of South Africa and I also had the pleasure of meeting very briefly Presidnet Nelson Mandela. I just want to add to what the honourable Foreign Minister has said that President Nelson Mandela had just come back from a visit to Korea and there were many matters which were happening within South Africa engaging his attention I discussed actually the visit of the President with the Foreign Minister. It is quite clear that, besides, the reasons mentioned there were also domestic reasons Why it was considered expedient to postpone the visit for a little while? So any kind of implication and trying to draw some kind of party political advantage for the postponement which for other reasons is, I think, not in the interest of Pakistan.

Mr.Chairman: Thank you. Mr.Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Thank you. It is very unfortunate that insinuation has been made with regard to violation of human rights and particularly against the government which has been committed throughout its political struggle to uphold the human rights and has waged a long against martial law. I would also like to bring on record that it is this Government which had the moral courage to first establish a Human Rights Cell under the Ministry of Law and Justice and then it is again this very Government which has now created or is in the process of creating a separate Ministry for Human Rights. I would also like to said the record straight that the Government is responsive to human rights issues whether they are brought to its notice through press or through individual complaints and the Government is always responded in a very positive manner to redress those issues. I would also further like to state here that at the moment there are no prisoners of conscience in Pakistan and there no process of victimization that is taking place.

Mr.Chairman: Dr.Hai Sahib. Do you want to say something Sirtaj Aziz Sahib?

Mr.Sirtaj Aziz: They are taking a very narrow view of human rights issues I also mentioned the unenviable situation of democratic institutions, the victimization of the opposition. Never in our history 62 members of Provincial Assemblies and Parliament have been put in jail in a short period of six months as has happened this time. The disregard of the ruling of the honourable Speaker of the National Assembly, the whole record in terms of sensing democracy and its institutions is deplorable and if they want a debate on this subject we are ready for it. Let us bring all the things on record and let us have debate on it.

Mr.Chairman: OK we will fix time and than we will do it

Maj. Gen. (R) Naseerullah Khan Babar: First of all there have never been 62 members of Parliament in jail and the other part is that were are all criminal charges against them That is no human rights violation. They were all criminal charges, the final challans have been placed in the courts of law and they have to face those courts of law.

Mr.Chairman: Yes, Dr.Hai Sahib what is you problem.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ اور پہلے بھی میں نے اس معزز ایوان میں کہا ہے کہ ہمارے جو لوگ گلف ایریا میں اس وقت ہزاروں کی تعداد میں ہیں وہ ملازمتوں میں ہیں اور مزدوری کرتے ہیں سارے ملک میں تمام جگہوں پر جو ہے ایک انٹرنیشنل فلائٹ کم از کم ہے ۔ پشاور کے لئے بھی ہے، تمام جگہوں کے لئے ہے آخر بلوچستان نے کیا گناہ کیا ہے کہ وہاں کے جو ہزاروں لوگ وہاں مزدوری کر رہے ہیں اور لاکھوں روپیہ زرمبادلہ کما کر اپنے ملک کو بھیج رہے ہیں

جناب چیئرمین: تو آپ کہتے ہیں ایک انٹرنیشنل فلائٹ ہونی چاہیے ۔وزیر صاحب نہیں ہیں آج ---

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میں آگے جاتا ہوں جناب کہ پسنی کے لئے اس کی اجازت بھی ملی ہے لیکن پی آئی اے اس کے لئے تیار ہے ۔ وزارت داخلہ نے بڑی مہربانی کی ہے انہوں نے تعاون کیا، جو ان کی ضروریات ہیں وہاں صرف یہاں ایک محکمہ ہے CAA انہوں نے سرخ فیتہ لگا دیا ہے کہ ہم اس فلائٹ کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ پی آئی اے تیار ہے کوئٹہ کا جنرل منیجر تیار ہے اس کے لئے ۔

جناب چیئرمین: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان سے بھی فلائٹ ہونی چاہیے خصوصاً" پسنی سے ہونی چاہیئے بات یہ ہونی کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ گلف ایریا کے لئے پسنی سے فلائٹ ہونی چاہیئے بلوچستان کے لوگوں کو سہولت ہونی چاہیے ۔ بات ختم ہو گئی آج دفاع کا وزیر

صاحب نہیں ہیں جن کا یہ محکمہ ہے اگر کوئی اور وزیر صاحبکچھ کہنا چاہیں تو he is well come

پروفیسر این ڈی خان: اس کو نوٹ کر لیا ہے اور وزارت دفاع کو مطلع کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی ۔ تحریک استحقاق ملک فریداللہ خان صاحب ایک منٹ جی تحریک استحقاق آ گئی ہے جی فریداللہ خان صاحب تشریف رکھتے ہیں ۔ He is not here so this is deferred جی ۔

ڈاکٹر شیرافگن خان نیازی: اگر آپ چاہیں تو اس کا ایک مسئلہ ہے چھوٹا سا جناب یہ تحریک استحقاق یہی ہے انہوں نے----

جناب چیئرمین: ان کو آنے دیں ان کی موجودگی میں بات ہو' ویسے نہ ہو۔

ڈاکٹر شیرافگن خان نیازی: simple سی بات ہے clarification ہو جائے گی ۔

جناب چیئرمین: اس طرح نہیں ہوتا کہ وہ آدمی ہے ہی نہیں moveہی نہیں ہوا تو میں کیسے کہہ دوں ۔ جی جناب ساجد میر صاحب ۔

Prof. Sajid Mir: Sir, it is about the Human Rights situation and then supremacy of the Parliament and democratic traditions. In this connection I have a point.

اسی ہفتے ہیں چند روز پہلے میں نے ایک سوال دیا تھا کہ پارلیمنٹیرینز کے خلاف اگر کوئی یو بی ایل میں کمپلینٹس تھے اور کچھ بقایا جات تھے تو ان کے بارے میں progress کیا ہے آیا وہ وصول کئے گئے ہیں نوٹس ان کو دیئے گئے تھے اس کے بعد ان کی progress کیا ہے۔ اس کے جواب میں بنک نیشنلائزیشن ایکٹ کی آڑ لے کر جواب یہ دیا گیا کہ یہ انفارمیشن divulge نہیں کی جا سکتی۔ میں جناب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ایف آئی اے یہ انفارمیشن پوچھے کسی کے خلاف کیس بنانے کے لئے وہ تو دی جاسکتی ہے لیکن پارلیمنٹ میں جب ایسا سوال پوچھا جائے تو اس کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا جب کہ بنک نیشنلائزیشن ایکٹ میں اس کی گنجائش موجود ہے جو یہ کہتے ہیں-----

جناب چیئرمین: یہ تو پروفیسر صاحب بڑا لمبا مسئلہ ہے اس کا سوال پوچھ لیں تو

باقاعدہ اس پر بحث ہو جائے گی یعنی یہ تو بڑا لمبا ایک مسئلہ ہے۔

پروفیسر ساجد میر، یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، واقعی یہ اہم تو ہے اس کا آپ سوال پوچھ لیں، یا کسی طریقے سے لے آئیں پوائنٹ آف آرڈر پر تو کچھ نہیں ہو سکتا۔

پروفیسر ساجد میر، میں یہ بھی کروں گا جی میں تو صرف پوائنٹ آوٹ کرنا چاہتا ہوں کہ بنک نیشنلائزیشن ایکٹ میں ایسی گنجائش ایک ایسا ابہام رکھا گیا ہے کہ اس کی آڑ لے کر ایف آئی اے یا حکومت کا کوئی بھی محکمہ ان سے انفارمیشن لے سکتا ہے صرف پارلیمنٹ اس سے انفارمیشن نہیں لے سکتی۔

جناب چیئرمین، تو آپ اس کو باقاعدہ طریقے سے پوچھ لیں تو پھر اس پر بحث ہو جائے گی۔ جی جناب بابر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Even the limited access available to FIA is also through the courts. We apply to the court in a particular case then the court directs the bank to provide that kind of information.

جناب چیئرمین، بہرحال اس کو باقاعدہ طریقے سے لے آئیں تاکہ کھل کر بات ہو جائے اس پر وقت بھی لگ سکتا ہے۔ فریداللہ خان صاحب کا موشن ڈراپ ہو جاتا ہے جی there is no application, there is nothing. So, this stands dropped. تحریک التواء جناب شہزاد گل صاحب on the reported financial irregularities. شہزاد گل صاحب فرمائیے جناب۔

ADJOURNMENT MOTION

i) Re: Financial irregularities committed by Cotton Export Corporationin awarding a contract to a Hong Kong Commission Agent.

Mr. Shahzad Gul: Mr. Chairman! "I beg to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of public

importance and of recent occurence, i e., the unprecedented steps, i.e., the payment of advance commision, enhanced rate of commission by one percent and enhanced rate of exchange without the permission of Ministry of Commerce and ignoring the prescribed procedure, taken by the Cotton Export Corporation in awarding a contract to a Hong Kong Commission agent for importing cotton from Turkmanistan, as reported in the Daily "DAWN" dated 9-1-1995 has created doubts in the minds of the people about large scale kickbacks and political pressure."

Mr. Chairman: Is it being opposed? Yes it is being opposed.

جی اس پر ذرا مختصراً فرما دیں کہ کیا ہے۔

جناب شہزاد گل، جناب والا! میں ڈان کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے چند اقتباسات ہاؤس کے سامنے لاؤں گا اور وہ خود self explanatory ہیں۔ جناب والا! ڈان 9-1-1995 میں ہے۔

The Cotton Export Corporation said on Sunday, an unprecedented commission total in Rs. 11.2 million to a Hong Kong Commision Agent for unspecified services to be offered by him in future to bring 180,000 bales of Cotton from Turkmanistan wanting in the Central Asian State to be shipped. Another cheque of Rs. 53.23 million was also ready to be handed over to the Quetta Trucking Company as 1/3rd of its payment in advance for the cargo services the company would provide to the CEC. Authentic sources of the Ministry of Commerce said these two payments were unprecedented as never before the CEC had paid so much commission to any one in advance.

The permission of the Ministry was not taken for these advance payments and the Ministry will take it up with the CEC on Sunday. The Hong Kong agent who was helping the CEC in the past for exporting cotton and getting

one and a half percent commission has been favoured with 2.5 percent commission this time for importing cotton from Turkmanistan, that is, one percent more. The cotton was released by the Ashkabad Government on the specific request of Prime Minister Benazir Bhutto and there was no agent or organization involved in the deal. But the agent was appointed by the CEC under some political pressure sources believed. The CEC Chairman, Abad Hussain admitted on Sunday, the appointment of Hong Kong Agents and defended him saying that he has been working with the CEC for the last 14 years. The Chairman who called this correspondent from Karachi on telephone also admitted that the CEC was importing cotton for the first time and hence needed the services of the experts to help him. Sources, however, said there was more to it in the whole story than meets the eye. The Quetta Trucking Company has not just been awarded the contract, but even 1/3rd of the whole contract money was being paid in advance, they said. Not only this, but an unprecedented conversion rate of Rs.32 per dollar has also been given to the company as against the official rate of Rs.30.94 when the contract was signed with him. This edge alone mean that an extra amount of Rs.5.3 million would be paid by the CEC to the cargo company and it is not even sure whether it would be able to deliver the cotton, sources said. They said, there was no precedent of state own organization giving such.....

(interruption)

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے ساری اخبار کی رپورٹ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسئلہ سمجھ آ گیا ہے۔

جناب شہزاد گل: اس ہانگ کانگ کمپنی کو جو contract دیا گیا ہے اسسے گورنمنٹ کو کتنا نقصان پہنچایا گیا ہے آخر یہ favour جو اس کمپنی کے ساتھ کی گئی ہے اس کی کیا وجوہات

ہیں۔ کیا ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد ہوا ہے ابھی تک کان آیا ہے یا نہیں آیا ہے۔

جناب چیئرمین: اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ political pressure پر کیا گیا ہے' اس رپورٹ کے مطابق۔

جناب شہزاد گل: بالکل favour کیا گیا ہے اور اس میں کیا kick-backs ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کافی kick backs ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ allegations ہیں۔ جی جناب منسٹر صاحب اس میں کیا بات ہے جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب یہ یکطرفہ جو " ڈان" نے چھاپا ہے 9 جنوری کو۔ اس کی تو یہ مکمل detail پڑھ رہے تھے اور اس کی rebuttal جو Ministry of Commerce نے دی ہے اور 12 جنوری 1995ء کو اس کا ذکر انہوں نے نہیں فرمایا۔ اگر وہ یہ دیکھ لیتے تو بانگ کانگ کے ایجنٹ والی کہانی کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے نہ کوئی اس کا تعلق ہے۔ یہ totally baseless ہے ' اس میں کوئی تعلق نہیں ہے گورنمنٹ نے خود اس کو execute کیا ہے۔ اور اس کو اگر میں اس جواب کے آخری پیراگراف پڑھ دوں۔

جناب چیئرمین۔ یہ contradict کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی یہ contradict ہوا تھا۔

جناب چیئرمین۔ وہ پڑھ دیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I was to put the record straight. I would like to indicate the following factual position based upon the Cotton Export Corporation report. During negotiations in early December, 1994 the Turkmenistan authorities never made an offer either on C&F or on FOB basis. Their only offer was on ex-factory basis.

For awarding transportation contract the Cotton Export Corporation of Pakistan strictly followd the procedural formalities. Bids for awarding transportation contract were invited through advertisements in the Press on 23rd

and 28th of December, 1994. In response 6 firms participated in the bids. On informal basis 13 firms also tendered their quotations for the transportation of cotton. The offers were evaluated by the Executive Committee of the CEC and transportation contract was awarded to the lowest bidder by the Corporation namely Zahid Traders.

The CEC has not appointed any commission agent per se for playing a role in the aforementioned transaction on Government to Government basis. The CEC however, has given the assignment of providing logestic support for the CEC offices to be opened at Ashkabad and Tashkent. A copy of this detailed report provided by the CEC in this regard is enclosed.

اب بات یہ ہے کہ بانگ کانگ کا نمائندہ -- ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔اس میں ایک بات تھی جس کے متعلق میں آج صبح بھی منسٹری سے بات کر رہا تھا کہ جن کمپنیوں نے ٹرانسپورٹ کے لیے bids دی تھیں ان کی فہرست مجھے مہیا کریں اور جو bids کی amount ہے وہ بھی دیں وہ نہیں لا سکے That is very important. کہ اس کو دیکھا جا سکے The lowest bid which has been mentioned here is really lowest or not. یہ اخبار کی باتیں کرتے ہیں ۔اس میں کوئی حقیقت نہیں ۔ ایسی بات ہی نہیں ہوئی This has been transacted on government to government basis ہمارے جائنٹ سیکریٹری صاحب گئے تھے ان کے دستخط سے یہ ہوا ہے یہاں پر کسی ایجنٹ کی ضرورت ہی نہیں تھی ۔ یہ من گھڑت کہانیاں لکھ دیتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک بات ہم پڑھتے ہیں دوسری بات نہیں پڑھتے اور پریس میڈیا کے کرم فرماؤں سے میری گزارش ہے کہ جہاں اس قسم کی خبر آئے وہیں اگر تردید لگا دی جائے ' اسی پیرائے میں اسی طریقہ کار سے تو وہ چیز خود بخود ختم ہو جاتی ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ خبر تو اتنی بڑی front page پر لگتی ہے اور تردید اندر کے صفحے میں کہیں دو لائنوں میں آ جاتی ہے ۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا ' اسی خبر میں ہے کہ lower bid 6.5 cent per pound تھا لیکن انہوں نے Trucking Company کو 7.5 پر ٹھیکہ award کیا ایک percent

Ministry of Commerce sources. زیادہ دیا - حالانکہ اسی خبر میں ہے یہ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

however, do not agree and say the lowest bid 6.5 cent per pound is against 7.5

cent accepted --- یہ اسی خبر میں ہے - یہ 7.5 پر آپ نے دیا ہے اور lowest bid 6.5 تھا اس پر نہیں دیا - جناب یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں - یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے - یہ گورنمنٹ کے finances کا مسئلہ ہے - پھر یہ ہے کہ CEC اور کامرس منسٹری کا آپس میں اختلاف ہے - کامرس منسٹری اعتراض کر رہی ہے کہ CEC نے یہ غلطی کی ہے - جناب اس تحریک التوا کی مکمل تحقیقات ہوجانے اس پر سارے ممبران کو بولنے کا حق دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شہزاد گل صاحب ملک صاحب کے پاس کوئی انفارمیشن ہے ان کو بولنے دیں۔ جی ملک صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I was listening and I thought that the matter would end. I believe that the FACC is enquiring into this matter. So, I would request my friend that he should not press the matter any more. Dr. Sahib has already replied on this issue and I promise that the moment our enquiry is complete and let me tell him that this enquiry was started at the asking of a member of the Opposition in the National Assembly, Mr. Abbasi, he also sent me a complaint with regard to these matters. I am not saying the particular matter but in these matters a comprehensive enquiry is going on, therefore, I request him that this may not be pressed anymore and whatever is the result of the enquiry, I promise that I shall bring it before the House and he would be satisfied.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ تو یہ فرما رہے ہیں جی۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: This was also to break the ice through Afghanistan. This was the first convoy in the first quantity of cotton and the thing that was brought Afghanistan and that was one of the factor that had to play a part.

جناب شہزاد گل۔ وہ deal جو ہے وہ complete ہوا ہی نہیں ہے اور آپ نے advance دے دی۔ پتہ نہیں یہ ہو گا یا نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ لیکن اب ملک صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اس پہ وہ خود انکوائری کر رہے ہیں۔ تو اچھا ہے کہ انکوائری ہو جانے اس کی رپورٹ آ جانے تو ان معاملات کا پتہ چل جانے گا۔

جناب شہزاد گل۔ یہ رپورٹ جب آ جانے گی تو کیا House میں لا کر discuss کی جانے گی۔ یہ اس بات کی یقین دہانی تو کرائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی، صحیح ہے۔ ٹھیک ہے۔ تو ملک صاحب once the enquiry is complete you kindly inform the House.

Malik Muhammad Qasim: I have said that the moment the enquiry is complete and I think by the next session much before that it would be complete and I will place it before the House.

Mr. Chairman: So, not pressed in the light of the statment of Malik Qasim. Next is Dr. Muhammad Rehan, on the alleged bungling in the collection of custom duties by CBR.

ii) Re: ALLEGED BUNGLING IN THE COLLECTION OF CUSTOM DUTY BY CBR

Dr. Muhammad Rehan: Sir, with your permission, I seek leave of this honourable House to suspend its routine business and take up for discussion the important issue i.e. bunglings in the collection of custom duties of the imported raw material which has been reported in one of the national daily i.e., "Frontier Post", in its issue on June, 14, 1995.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Dr. Sher Afgan Khan Naizi: Opposed.

جناب چیئرمین۔ 'opposed' جی فرمائیے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا' مختصراً عرض کروں گا اور اس کا نچوڑ ہی بتاؤں گا جناب والا بات اس طرح ہے کہ کچھ industries ہیں جو کہ raw material import کرتی ہیں جس سے پلاسٹک بیگ' گارڈننگ پائپ اور دوسرے Adhesive ٹیپس وغیرہ بنائے جاتے ہیں تو وہ کچھ اس بنیاد پر import کی جاتی ہیں کہ جی ہم اس سے مال تیار کر کے export کریں گے تو اس میں CBR نے concession دی ہے کہ یہ لوگ import کریں تو ان سے custom duty نہ لی جائے کیونکہ یہ بعد میں export کریں گے اور وہ raw material لا کر اپنے گوداموں میں رکھتے ہیں لیکن جناب والا' بات ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ اس سے مال تیار کر کے افغانستان جو پڑوسی ملک ہے اب میں یہی کہوں گا ادھر بھی export نہیں کرتے بلکہ اپنے ملک میں بیچتے ہیں اور وہ custom duty جو کہ گورنمنٹ کے خزانے میں جانی چاہیئے وہ ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ان کا Custom Department کے کرپٹ افسروں سے گٹھ جوڑ ہے۔ جناب والا' اس سے نہ صرف یہ ہو جاتا ہے کہ ملک کے اندر جو لوگ اس قسم کا سامان تیار کرتے ہیں ان کا سامان بکتا نہیں بلکہ وہ costly بن جاتا ہے اور ان کا مال جو ہے وہ سستا ہوتا ہے ملک کے اندر جو دوسرے صحیح طریقے سے industrial کام کرتے ہیں ان کا بھی نقصان ہو جاتا ہے قومی خزانے کو بھی نقصان ہو جاتا ہے اور کسٹم کے corrupt officers ' میں یہی کہوں گا جناب والا' آپ کو بھی علم ہے اس بارے میں' سارے House کو علم ہے کہ آج کل لوگ lecturership چھوڑ رہے ہیں اور Custom Department میں سپاہی بھرتی ہونے کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنی corruption ہے اس محکمہ میں۔

میں جناب والا! پرانیوینائزیشن کے بارے میں reservation رکھتا ہوں' مکمل طور پر اس کے حق میں نہیں ہوں۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا اسی سوال کے حوالے سے کہ جس طرح export duty ایک district سے دوسرے district میں مال جاتا ہے اور octrai duty دوسرے ------ کیا حکومت کوئی ایسا بندوبست نہیں کر سکتی کہ اس leakage کو بند کرنے کے

لیے یہ custom duty جو ہے اگر اس کو پرانیویٹائز کسی طریقے سے کیا جائے تاکہ قومی خزانے کو نقصان نہ پہنچے اور ملک میں جو corruption پھیلتی جا رہی ہے اس پر بھی قابو پایا جا سکے۔ جناب والا' میں یہ عرض کروں گا----- اس پہ discussion کے لیے میں زور نہیں دوں گا لیکن یہ عرض کروں گا کہ یہ refer ہو جائے Finance Committee کو تاکہ وہاں پر ہم بیٹھ کر مکمل طور پر اس کی چھان بین کر سکیں کہ کس طرح custom duty free raw material import کیا گیا تھا اور اس کے بدلے کتنا مال پھر manufacture ہو کے export کیا گیا تاکہ مکمل طور پر حالات معلوم ہو جائیں اور اس طرح جو غلط کاریاں ہوتی ہیں اور bunglings ہوتی ہیں اس پر قابو پایا جا سکے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! یہ جو ڈاکٹر ریحان صاحب' معزز رکن سینٹ نے چیزیں بیان فرمائی ہیں' یہ حقائق کے خلاف ہیں۔ اس وقت CBR میں دو سسٹم ہیں۔ ایک سسٹم یہ ہے کہ raw material جب import ہوتا ہے تو اس کی کسٹم ڈیوٹی اور ایکسائز ڈیوٹی وہیں پر ادا ہوتی ہے اور جب وہ value added goods کی صورت اختیار کرتا ہے' when it is exported ایک سسٹم یہ ہے۔ اب 89. میں ایک نئی پالیسی فریم ہوئی۔ دوسرا substitute Industrial units system invoke ہوا' دونوں at a time کام کرتے رہے۔ اس میں یہ ہے کہ undertaking دے رہے تھے کہ ہم total raw material جو منگائیں گے اس پر جو value added چیزیں بنیں گی absolutely hundered percent we will export۔ اب اس کے لئے ایک طریقہ کار اختیار کیا گیا کہ بنک گارنٹی لی جائے۔ لہذا انہوں نے بنک کو guarantor کے طور پر استعمال کیا اور وہ چار یونٹ ہیں جو فرنٹیئر میں ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب raw material آتا ہے تو بنک گرانٹی دیتا ہے کہ اگر اس کے بدلے وہ raw material جو ہے value added بن کے باہر ملک نہ گئیں تو وہ بنک پیسہ ادا کرے گا جو ایکسائز اور کسٹم ڈیوٹی بنتی ہے۔ اس لئے اس میں تو چانس ہی نہیں ہے کہ اگر وہ وہاں پر بنا کر بیچ ہی ڈالے تو Bank is to pay to the government وہ بنک گرانٹی ہوتی ہے وہ withdraw نہیں ہو سکتی---

جناب چیئرمین: نہیں' آپ بات سمجھیں ناں کہ problem کیا ہے' یہ جو اخبار کی کٹنگ ساتھ لگائی ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو دوسرا طریقہ ہو ہے جس میں آپ فرما رہے ہیں کہ ڈیوٹی نہیں دی جاتی ہے اور بنک گرانٹی لی جاتی ہے' اس میں export show کیا جاتا ہے افغانستان کو اور افغانستان کو جب export ہوتا ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور پاکستان میں بکتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: وہ تو سمگلنگ ہو کر واپس آتا ہے۔ ہمارا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اس سے آپ کا تعلق یہ ہے کہ وہ facility misuse ہو رہی ہو گی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: misuse تو نہ ہوئی سر' Afghanistan is not our country

جناب چیئرمین: نہیں نہیں' افغانستان جا کر وہاں سے واپس آ کر پاکستان میں بکتا ہے۔

So, according to this report the problem is that goods are shown as exported to Afghanistan, that may infact be taken across the border, brought back and then sold in Pakistan.

Dr. Muhammad Rehan: Sir, they are not even shown, they are consumed...

Mr. Chairman: This is the problem.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! problem یہ نہیں ہے۔ problem اس لئے نہیں ہے کہ وہ بنک گرانٹی جو ہے' اس وقت تک وہ withdraw نہیں ہو سکتی' draft نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ show نہ کرے کہ یہ export ہو گیا ہے۔ ہماری حکومت کو اس ڈیوٹی سے تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ وہ آتی ہی آتی ہے' اگر وہ باہر بھیجتے ہیں تو ان کا فائدہ ہے ورنہ وہ جو بنک کے پاس گرانٹی ہے وہ اس وقت تک وہاں سے quit نہیں ہو سکتی till it is proved

that it has been exported۔ اب دوسرا نکتہ جو آپ نے اٹھایا ہے۔ یہی بات ہمارے دوسرے بھائی شہزاد گل صاحب نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا کہ جناب والا! افغان transit والی بات جو ہم کر رہے تھے۔

جناب چیئرمین: what is being said اصل مسئلہ یہ ہے کہ goods are shown کہ export ہو گئی ہیں افغانستان کو۔ let us say کہ بارڈر کراس کر کے پھر واپس آ جاتی ہیں کیونکہ you know how thigs are at the border تو اس سے یہ ہوتا ہے کہ ڈیوٹی جو گورنمنٹ کو ملنی چاہیئے وہ نہیں ملتی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: وہ ملتی ہے' یہی بات وہ سمجھا نہیں سکے کہ بنک گرانٹی جو ہے the bank have to pay, the bank had to pay بنک کے پاس وہ گرانٹی ہوتی ہے' وہ سرمایہ ہوتا ہے---

Mr. Chairman: No, No, the guarantee is to be paid if goods are not exported.

show کر دیا کہ export ہو گئی ہیں ' یعنی اگر goods export ہو جاتی ہیں افغانستان کو تو بنک گرانٹی تو کیش نہیں ہو گی ناں۔ اب show ہو گیا کہ مال چلا گیا ہے افغانستان' اب وہ goods واپس پاکستان میں آ گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جو گرانٹی ہے وہ کیش نہ ہوئی' جو ڈیوٹی تھی وہ نہ دی گئی کیونکہ export ہو گئی ہیں according to the paper اخبار والا یہ فرما رہا ہے کہ وہ چیزیں واپس آ جاتی ہیں۔ جو شخص یہ کام کرتا ہے اس کو فائدہ یہ ہو جاتا ہے۔

He does not pay duty on raw material which means his goods becomes cheaper as compared to other people in the country who are producing the same goods and paying duty on raw material. So this is the problem.

تو اس میں بات یہ ہے کہ میری سمجھ سے بالا تر بات ہے -----

جناب چیئرمین: چلیں اب آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے we will take it up tomorrow کل کریں گے۔ آدھا گھنٹہ ہو گیا۔ next item No. 3 جی جناب چوہدری شجاعت حسین۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا پرسوں یہاں پر ترقیاتی فنڈ کے سلسلے میں ایک

بات ہوئی تھی تو میرے نام پر بھی اخبارات میں لکھا گیا ہے کہ 14 لاکھ روپیہ نکالا گیا ہے تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ وزیر صاحب تشریف فرما ہیں کیونکہ آپ نے یہ پریویلجز کمیٹی میں بھیجا ہوا ہے۔ تو میرا مسئلہ بھی اس کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے وہ کمیٹی ٹیک اپ کرے۔ all those matter will be taken up by the Committee جی جناب آپ کیا فرما رہے ہیں۔

جناب شہزاد گل، جناب چیئرمین دو دن پہلے ایک ایڈجرنٹ موشن تھی میری وہ گوادر اور بلوچستان کے کوسٹل ایریا کی سلطنت اومان کو زمین منتقل کرنے کے متعلق ہاؤس میں رکھی گئی تھی نمبر بھی تھا۔ دو دن سے۔ آج بھی نہیں آئی کل بھی نہیں اور پھر پتہ نہیں اس کو drop کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، دیکھ لیں گے میرے ساتھ چیمبر میں بات کریں۔ we will look into it

جناب شہزاد گل، نہیں کل تو اجلاس ملتوی ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، تو آج مجھ سے مل لیں میں دیکھ لیتا ہوں۔ کہ کیا بات ہے۔ آفس کی چیزیں دفتر میں ہوتی ہیں وہ تو دفتر میں ہی بات ہو سکتی ہے۔ آج ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب شہزاد گل، آج ایجنڈے پر نہیں ہے۔ کل بھی نہیں تھا۔

جناب چیئرمین، جو چیز ایجنڈے پر نہیں ہے شہزاد گل صاحب اس کا مطلب ہے کہ وہ ایجنڈے پر نہیں ہے اس کا کوئی مسئلہ ہے آپ مجھ سے مل لیں میں فائل منگوا کر دیکھ لوں گا کہ کیا پرابلم ہے۔ اور اگر فوری طور پر حل ہو سکتا ہوا تو میں فوری طور پر حل کر دوں گا ابھی تو مجھے پتہ نہیں ہے۔ I have to call for the file.

جناب شہزاد گل، ایک دن پہلے تو تھی۔

جناب چیئرمین، یہی تو میں کہہ رہا ہوں شہزاد گل صاحب کہ اگر میں اس مسئلے میں پڑ جاوں سب سے بات پوچھوں فائلیں منگواوں، میرا تو وقت اسی میں چلا جائے گا۔ آپ مجھ سے مل لیں اور میں اسے حل کروں گا۔ جی جناب حاجی گل صاحب۔

جناب حاجی گل شیر، جناب چیئرمین! Yellow Cabs کے متعلق میری ایک بات

ہے۔ جنہوں نے یہ لی ہیں انہوں نے جو قسطیں دی ہیں پھر کسٹم وغیرہ ' پھر اس کا پوری قیمت بنک کو ادا کی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ۱۸ یا ۲۰ گاڑیاں پشاور میں کسٹم والوں نے پکڑی ہیں انہوں نے بنک کو پورا پیسہ دیا ہے اور وہ کسٹم والے ابھی واپس نہیں دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جرمانہ دے دو' یہ کرو وہ کرو۔ کس وجہ پر کہ رنگ آپ نے تبدیل کیا ہے۔ برائے مہربانی ہماری حکومت کو اس کی خبر نہیں ہے کہ چھوٹے افسروں نے گاڑیاں پکڑی ہیں کوئی ۱۸ ' ۲۰ آدمیوں کو تکلیف ہے اس کا ایک طریقہ نکالیں کہ دس فیصد ڈیوٹی لگائیں جو پرائم منسٹر نے اعلان کیا ہے کہ ان کو گاڑیاں مل جائیں وہ گاڑیاں ایسے کھڑی ہوئی ہیں لوگوں کو نہیں دے رہے ہیں رنگ تبدیل کرنے کی وجہ سے جس نے بنک کا پیسہ دیا ہے اس کو واپس دینی چاہیئے ۔

Maj. Gen. (Retd.)Naseerullah Khan Babar: All those cars arebemg given on certain conditions to the armed forces and civilian officers and probably that will be allowed to all individuals تو اسی کے تحت یہ بھی آجائیں گی so we will extend .....

جناب چیئرمین: چلیں آپ ان کو مسئلہ تفصیل سے بتا دیں۔ جی جناب ملک فرید اللہ خان۔

ملک فرید اللہ خان: جناب چیئرمین میرا ایک سوال تھا۔

جناب چیئرمین: وہ drop ہو گیا ہے آپ موجود نہیں تھے ۔It was called

Malik Farid ullah Khan: Sir I was busy in ADP meeting

جناب منسٹر نہیں ہوتا تو اس کے لئے ڈیفر ہو جاتا ہے اگر ممبر نہیں ہے تو اس کے لئے بھی ڈیفر ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: کوئی درخواست ہو تو ہوتا ہے کچھ بھی نہیں تھا۔

ملک فرید اللہ خان: جناب! میں اب آ گیا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب آپ مجھے مل لیں ہم دیکھتے کہ revise کریں یا کیا کریں' جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد خان گچکی: جناب! عرض یہ ہے کہ دو دن پہلے اس ہاؤس میں

ایک بات بتائی گئی کہ ایک جرنلسٹ کو رات کے وقت اغوا کیا گیا' اور ہاؤس میں انٹریئر منسٹر نے بھی ایشورنس دی تھی کہ اس کے بارے میں وہ تحقیقات کر کے بتا دیں گے۔ جناب والا میرے علم میں یہ بات ہے کہ even اس جرنلسٹ کا ایف آئی آر بھی درج نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں انٹریئر منسٹر صاحب موجود ہیں یہ بتائیں کہ ان لوگوں کو پکڑا گیا یا نہیں اور دوسری بات کہ ان کا ایف آئی آر کیوں درج نہیں ہوا۔ عتیق اس کا نام ہے۔

جناب چیئرمین: کیا نام ہے اس کا۔

جناب منظور احمد خان گچکی: جی میر عتیق۔

جناب چیئرمین: میر عتیق۔

جناب منظور احمد خان گچکی: میر عتیق پرسوں ترسوں رات اغوا کئے گئے اس کو torture کیا گیا رات کو کسی پارک میں پھینک دیا گیا' صبح بڑی مشکل سے اس نے پولیس میں رپورٹ درج کرنے کی کوشش کی ہاؤس میں بھی اس پر debate ہوئی ہم نے اس نکتہ کو اٹھایا اور جرنلسٹ جو تھے وہ واک آؤٹ کر گئے اور اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس ان کو منانے گئے اور ان کو یقین دلایا کہ اس کے بارے میں ایک تفصیلاً رپورٹ بتائی جائے گی ہاؤس میں۔ لیکن آج تک نہ وزیر داخلہ صاحب نے اور نہ لیڈر آف دی ہاؤس نے یقین دہانی کے علاوہ کوئی اس پر کارروائی نہیں کی اور اب تک اس جرنلسٹ کی FIR تک درج نہیں ہوئی۔ اس سلسلے میں میں گزارش کرتا ہوں وزیر داخلہ صاحب سے۔۔

جناب چیئرمین۔ میر عتیق کے معاملے میں Any information on this case.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The whole thing was discussed. Part I of the FIR had been registered as what they call the ruppet or whatever it is and after that, the FIR was brought to the Customs House to also indicate people. So, that was also agreed that he can go and have a look at the people because there is a roll maintained on these VIP duties or all those people who were supposed to be on duty at that point of time. So, that was mutually agreed and then everyone came to consensus.

جناب چیئرمین ۔ تو ان کی تسلی ہوگئی ۔جناب حافظ صاحب۔ حافظ صاحب کی پہلے بات سن لیں جی ۔

جناب حافظ حسین احمد ۔ جناب میرا point for TV coverage ہے کوئی چیز میرے ذہن میں نہیں آ رہی ہے ویسے اگر ۔۔

جناب چیئرمین ۔ جی میں ضرور بات کرتا لیکن وہ چلے گئے ہیں ۔ جی جناب راجہ صاحب ٹی ۔وی والے چلے گئے ہیں جی کیا کریں ؟

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں جناب اس طرح زیادہ ہو جاتا ہے۔ جناب چیئرمین وہ میر عتیق صاحب ملے تھے وزیر داخلہ صاحب کو اور انہوں نے' اسلام آباد پولیس کے سربراہ کو بلوا کر یہ معاملہ ان کے سپرد کیا تھا ' اور انہوں نے انہیں کہا کہ خاص ٹائم پر وہ وہاں آ جائیں یہ وہاں گئے لیکن آئی ' جی صاحب سے ان کی ملاقات نہیں ہو سکی اسے ' آئی جی صاحب نے ان کے واقعات سنے انہیں تھانے میں ٹیلیفون کیا آگے سے کوئی صحیح تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا دو گھنٹے یہ وہاں بیٹھنے کے بعد گھر آ گئے اور ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی یعنی ویسے انہوں نے ایک انٹری کر لی ہے کہ یہ معاملہ ہے لیکن اس کو یہ کہیں جی کہ جب تک کہ آپ نام نہیں لکھوائیں گے کس نے آپ کے ساتھ یہ زیادتی کی ہے ؟ ہم رپورٹ کس کے خلاف درج کریں یہ تو بہت مشکل ہے اگر کسی کے گھر چوری ہو جاتی ہے تو اگر پولیس یہ کہے کہ پہلے چور پکڑ کر ہمارے پاس لے آؤ تو پھر ہم کارروائی کریں گے تو پھر یہ کیا پولیس ہے اور یہ ماڈل پولیس سمجھی جاتی ہے capital کی پولیس ہے اور اگر جرنلسٹ کو یہ کہا جائے کہ اپنے attackers کو identify کرو تو یہ تو بڑا ظلم ہے اس لئے میں request کروں گا کہ آپ ان کو کہیں کہ یہ ایف آئی آر درج کریں اور خود تفتیش کر کے ان کا کوئی مداوا کریں یہ مناسب نہیں ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I am sorry, if this has happened. I am not aware of this situation because it was agreed that you would call on him at 10.30, the following day. After that, I am not aware of what had happened. Come to me, I will look into it

جناب چیئرمین - جی وہ مل لیں منسٹر صاحب سے تو پھر اس کے باوجود اگر کوئی مسئلہ ہے bring it here. then we can.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I will get sorted it out.

راجہ محمد ظفر الحق - ایک اور بھی مسئلہ ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں جی کہ آپ وزیر داخلہ صاحب کے پاس جانے کی بجائے ہمارے پاس کیوں نہیں آتے ۔

جنرل (ریٹائیرڈ) نصیر اللہ خان بابر - نہیں نہیں جناب ۔

I am bringing it to your notice, please راجہ محمد ظفر الحق - یہ بات ہوئی ہے take it کہ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں یہ بھی عجیب بات ہے کہ یہ وزیر داخلہ کو مل لیتے ہیں اور ہمارے پاس نہیں آتے ۔ کہ ہمیں آپ کیوں نہیں ملے they take it an offence So, an SHO or an ASI feels offended

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar : No, if he is being offended, I will sack him. I commit myself here. If he has used these words, I will sack him today.

(Interruption)

THE RAILWAYS (Amendment) BILL, 1994.

Mr. Chairman: Item No.3, further consideration of the Railways Bill آپ نے پہلے کوئی سٹیٹ منٹ دینی ہے ۔

Mian Raza Rabbani: Sir, if you so desire.

(Interruption)

جناب چیئرمین - جی آپ بات کر لیں - جی ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں فاضل وزیر قانون صاحب کی خدمت میں کہ پیشتر اس کے کہ ہم اس کی consideration شروع کریں کل غالباً اس کے بعد ایک اور بل ہے Benevolent Fund کا اور وہ آ رہا ہے اس کی Statement of Objects and Reasons میں انہوں نے اتھارٹی دے دی ہے میں نے وہ بہت تلاش کی ہے لیکن وہ مجھے نہیں مل ممکن ہے کہ وہ reported judgement نہ ہو میں نے فاضل وزیر قانون کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ جب Statement of Objects and Reasons میں آپ ایک اتھارٹی quote کرتے ہیں تو یا تو اس اتھارٹی کی کاپی ہمیں دیں کہ ہم بھی پڑھ لیں کہ کیا اس کی sufficient compliance ہوئی ہے یا نہیں ؟ یا اگر reported ہے تو اس کو لکھ دیں کہ فلاں صفحہ پر reported ہے تاکہ ہم اس کو پڑھ کر پھر اپنی amendments یا اپنی گزارشات پیش کر سکیں اس لئے میری مودبانہ گزارش ہے فاضل وزیر قانون سے کہ وہ ہمیں کم از کم اگر unreported judgement ہے تو وہ مہیا کی جائے تاکہ اس میں اپنی contribution کر سکیں۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب لاہنسٹر صاحب ۔

میاں رضا ربانی، جناب والا! جہاں تک بھنڈر صاحب کے اس پہلے سوال کا تعلق ہے تو بالکل درست ہے کل بھنڈر صاحب سے میری بات ہوئی تھی اس کے بعد ہم نے پوری کوشش کی کہ وہ دیکھ لیں لیکن وہ unreported judgement تھی اور میں نے کل شام منسٹری کو ہدایت کی تھی کہ اس کی فوٹو کاپیاں بنا دیں اور وہ آج ابھی لے کر آئے ہوں گے۔ ابھی سیشن کے فوراً بعد جو ہے وہ judgement copies جو ہیں بھنڈر صاحب کو، آفتاب شیخ صاحب کو اور دوسرے جن دوستوں کو ضرورت ہوگی I will give that ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی assurance ان کو دینا چاہتا ہوں کہ اگر کل وہ بل set down ہوتا بھی ہے for consideration تو

I will wait for their amendments, I will not rush it through. I will like to make this absolutely clear to them.

On this I will just make very briefly two or three submissions and that is, No. 1 as I had earlier stated that there was a considerable amount of debate on this Bill which had taken place in the Committee itself. And then there was a thorough

review of the Bill by two very honourable and worthy Senators and after they had moved their very pertinent and to the point amendments. We again had a very detailed discussions with the members of the Railways Ministry and of the Law Ministry and inclusive of the said Senators and we were able to come to a comprise on some of the amendments that has been made and those which are being incorporated a little later as the clause-wise reading of the Bill takes place. Yesterday, one pertinent point was raised by the honourable Senator from Sindh, Mr. Aftab Shaikh with reference to Ordinance of 1959 which goes for the Constitution of the Board of the Railway Authority and he very rightly pointed out that Ordinance contained a provision wherein it had been said that Ordinance would form a part of this Bill of 1890. But I would like to inform the learned Senator as to what actually transpired was that after the Ordinance of 1959, the Railway Board Ordinance 1959 which came into existence on the 28th of August, 1959. This then was replaced by the transfer of Railways Order 1962 being President's Order No.33 of 1962 which came into existence on the 9th of June, 1962. By virtue of this according to section 4 it has stated that the Ordinance of 1959 has been repealed and now the Board is constituted under the President's Order No.33 of 1962. And that order does not provide for it to be read as a part of this Act. So, therefore, I had earlier also brought this to the notice of the worthy Senator. Sir, as far as, the question of the Railways is concerned as lot has been said about the Railways, but I would not stand here to defend it for no rhyme or reason. But I think one factor is very pertinent which I would like to draw your attention and through you the attention of the House that successively what has been happening is that the investment in terms of Railways has been decreasing with reference to investment in terms of roads and I would like to place before you, Sir,

certain figures, the five year plan figures, that in 1955-1960, the investment for Railways at that stage was 68% as against the investment for roads which was 32%. Then in 1960-65, it came to 78% for Railways and 22% for roads. In 1965-70 it came to 61% for Railways and 39% for the roads. And then it goes on till Sir, 1988-93 when it fell to an all time low 22 % on behalf of the Railway and 78 % for the roads. So, the situation that was prevailing in 1955-60 Plan came into play in 1988-93. But Sir, the Government being conscious of the fact that Railway in any developing and particularly in a third world country plays a very important part, has decided to alter the balance to a certain extent. And in the 8th Plan that is from 1993 to 1998, we have tried to bring about some form of stability to it. And it has gone up from 22 % to 35 % and for the roads it has been brought down from 78 % to 65 %. So, that is a rough comparison that is there and on these submissions Sir, I would like to wind up. Thank you.

Mr. Chairman: So, I will put the first motion before the House. It has been moved by Mr. Raza Rabbani, the Minister of State for Law and Justice, that the Bill further to amend the Railways Act, 1890 [The Railways (Amendment) Bill, 1994], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted.

اب ترامیم کا معاملہ خاصا پیچیدہ ہے ۔ آپ نے مجھے جو کل کاغذات دینے تھے وہ misplace ہو گئے ہیں ۔ کیا آپ کے پاس کوئی کاپی ان کاغذات کی ہے ؟

میاں رضا ربانی۔ جناب میں ابھی دیتا ہوں۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Sir, my amendments have been referred by the Law Minister. Mr. Chairman, I happen to come across, Ordinance 48 of 1959

This Ordinance is named and styled as ' Railway Board Ordinance 1959' It is a very short Ordinance It consists of five sections and provides for the constitution of the Board. Now, there is one section of the Ordinance which was very material And it was section 2, that this Ordinance which shall be read and taken as part of the Railways Act , 9 of 1890 and shall be constituted accordingly, and therefore, because I thought that this part of the Railways Act of 1890 I have moved some amendment in the constitution of Board itself. But I was not sure that the Ordinance is still alive or not. Despite all my search in the Senate library I could not reach a conclusion that the Ordinance was alive or not. Therefore, I had not pressed this amendment yesterday. I had not even talked about this amendment in my whole speech and then I had a greater discussion with Mr. Rabbani. I told him, I should find it out from the Ministry whether the Ordinance is still alive or not Now, today he gave a statement that the Ordinance is not alive It has been superseded, rather repealed by President's Order No.33 of 1962. So,if it has been repealed, the matter is over.

Mr. Chairman: Alright. Thank you. Yes, Maulana Sahib.

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب والا' میں نے مسئلہ بنی افغاناں کے متعلق call attention notice دیا تھا وہ نہیں آ رہا۔ ان پر بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ روزانہ برباد ہو رہے ہیں۔ اس کو کل لے آئیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ میں اس کو دیکھتا ہوں ۔ کیونکہ ہم ترتیب میں لگاتے ہیں اس لئے اس کو out of turn لینا پڑے گا۔ اب ترامیم لیتے ہیں ۔ یہ خاصا پیچیدہ مسئلہ ہے کیونکہ بہت ساری ترامیم ہیں ۔

There are no amendments to Clause 2. So, Clause 2 can be put to the House directly. The question is ' that Clause 2 forms part of the Bill.'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. Now there are amendments in clause 3. So, my understanding is that in clause 3 amendment No. 1 to 3 moved by Mr. Shahzad Gul and Mr. Anwar Bhinder, they are to be withdrawn and a new amendment is to be moved.

جناب شہزاد گل۔ میں گزارش کر رہا ہوں جناب والا ' اس کے متعلق بہت مختصر سی جس طرح کی understanding ہونی ہے ' اسی understanding کے مطابق ہم چلیں گے ' لیکن یہ ہے کہ تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہئے بل کی جو Clause 3 ہے اس کے ذریعے Section 4 میں amendment تجویز کی گئی ہے ' Section 4 میں appointment of Inspector ہیں ' یہ پہلے تھا Central Government, Federal Government جو ہے وہ ریلوے انسپکٹرز مقرر کرے گی ' اب جو original section تھا اس میں اور موجودہ میں یہ جو amendment لائی جا رہی ہے اس میں تھا کہ Federal Government may appoint persons by name or by virtue of their office تو موجودہ جو amendment لائی جا رہی ہے اس میں یہ ہے کہ

A person of experience and status not below that of Manager of Railway Administration by transfer from Civil Engineering Department of Pakistan to be Railway Inspector

by transfer from Civil Engineering Department and persons of تو اس میں یہ تھا کہ experience and status not below that of Manager of Railway Administration ہم نے اس میں یہ amendment تجویز کی کہ by transfer میں Civil Engineering تک کیوں محدود کرتے ہیں experienced, qualified گورنمنٹ کا اختیار ہے کہ وہ کہیں سے بھی ' باہر سے بھی اگر وہ شخص ملتا ہے تو پھر اس کو بھی انسپکٹر مقرر کیا جائے ' اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کیوں گورنمنٹ اپنے اختیارات کو limit کرتی ہے۔

Mian Raza Rabbani: May I make a submission sir, with all due respect.....

جناب شہزاد گل۔ میں واپس لیتا ہوں ۔

میاں رضا ربانی ۔ نہیں نہیں میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ کیونکہ کل بھی اور پرسوں بھی -------

جناب چیئرمین۔ نہیں consensus ہو گیا ہے آپ یہ واپس لے کر نئی move کر دیں۔

جناب شہزاد گل ۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ کے سامنے تو ہماری جو consensus ہوئی ہے وہ ہوئی ہے ' لیکن ہاؤس کو بھی پتا لگے کہ کس بات پہ consensus ہوئی ہے ' ایسا نہ ہو کہ ہاؤس کہے کہ ہمارے خلاف کوئی consensus انہوں نے بنا لی ہے اور ہاؤس کو اعتماد میں نہیں لیا جا رہا ہے ' لہذا مختصر سی بات تو ہاؤس کے سامنے لانی چاہیئے ناں' کہ ہاؤس بھی ----

جناب چیئرمین۔ مختصر بیان کریں ۔

جناب شہزاد گل ۔ ایک تو یہ ہے کہ ہم نے کہا کہ ایک انسپکٹر کیوں لیتے ہیں گورنمنٹ کو ضرورت ہو تو ایک لیتے ہیں ' دو لیتے ہیں one or more Inspectors اور یہاں اس کی qualifications , experienced شخص ہو وہ لیں ' گورنمنٹ اپنے اختیار کو کیونکہ کل پھر دوسری ترمیم نہ لائی جائے ' تو میں نے اس میں جناب والا amendment دی تھی ' The Federal Government may appoint as and when the occasion arises qualified and experienced person not below the status of the General Manager of Railways Administration to be Inspectors of Railways لیکن بھنڈر صاحب نے بھی amendment دی تھی ' اور اس کی drafting جو تھی وہ میری drafting سے کافی بہتر اور eligible تھی ' تو اس وجہ سے میں اپنی یہ amendment withdraw کرتا ہوں جو consensus ہوا ہے اور بھنڈر صاحب کی جو amendment ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ جو amendments آپ کی جانب سے move کی گئی تھیں ' 1.2.3. amendments ' میری understanding یہ ہے کہ جو amendment کی لسٹ ہے آپ کے پاس ہے۔

جناب شہزاد گل ۔ ہاں جی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اب اس لسٹ میں پہلی amendment ہے شہزاد گل صاحب کی ، تو these amendments stand withdrawn automatically. So, the new amendment will اس کو آپ move be moved by Mr. Shahzad Gul and Anwar Bhinder کر دیں۔

Mr. Shahzad Gul: Sir, I beg to move that the Federal Government may appoint one or more suitable persons not below the rank of the General Manager of Railway Administration to be the Inspectors of Railways.

جناب چیئرمین۔ بھنڈر صاحب آپ کی بھی یہی ہے؟

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I beg to move, Sir, that in clause (3) for the proposed sub-clause (1) the following be substituted namely :-

1. The Federal Government may appoint one or more suitable persons not below the rank of the General Manager of the Railway Administration to be the Inspector of Railways.

Mr. Chairman: Not opposed?

Mian Raza Rabbani: Not opposed, Sir.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Shehzad Gul and Mr. Muhammad Anwar Bhinder that in clause (3) for the proposed sub-clause (1) the following shall be substituted namely :-

1. The Federal Government may appoint one or more suitable persons not below the rank of the General Manager of the Railway Administration to be the Inspector of Railways?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The amendment stands adopted. So clause 3,

تو substitute ہی ہو گیا ہے ،

So I don't have to put it again. The question is that clause (3) as amended do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause (3) as amended forms part of the Bill. Next is clause (4).

Mian Raza Rabbani: No amendments, Sir.

Mr. Chairman: No amendment to clause 4. The question is:

'that clause 4 be made form part of the Bill'

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 4 forms part of the Bill. The question is, 'that clause 5 be formed part of the Bill'

Clauses 5, 6 and 7 کی 5 کلاز میں amendments ہیں۔ تو یہ جو amendments اس کی clause 5 کی amendment جو ہیں وہ حکومت نے accept کر لی ہیں۔ پھر ہے وہ move کریں جناب۔

Mr. Shahzad Gul: I beg to move that in clause 5 in paragraph (d) for the word, 'section', occurring in the first line the word, 'sub-section', be substituted

جناب چیئرمین۔ آپ کی بھی یہی ہے جناب بھنڈر صاحب؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی جناب۔

Mr. Chairman: O.K., Not opposed Raza Rabbani Sahib?

Mian Raza Rabbani: Not opposed, Sir.

Mr. Chairman: O.K. It has been moved by M/s. Shahzad Gul and Muhammad Anwar Bhinder:

'that in clause 5 in paragraph(d) for the word, 'section', occurring in the

first line the word, 'sub-section', be substituted'

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is:

' that clause 5 as amended form part of the Bill'

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 5 as amended forms part of the Bill. Clasue 6 - Anwar Bhinder Sahib.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I beg to move that clause 6 be deleted.

Mr. Chairman: Not opposed?

Mian Raza Rabbani: Not opposed, Sir.

Mr. Chairman: The amendment moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder is:

' that clasue 6 be deleted'.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 6 stands deleted. So, I don't have to put thissince this is deleted.

ٹھیک ہے جی؟

میاں رضا ربانی۔ جی ہاں۔

Mr. Chairman: Clause 7.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, there is an amendment in clasue 7.

Mr. Chairman: Please go ahead

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that clause 7 be deleted

Mr. Chairman: It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that clause 7 be deleted?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 7 stands deleted. In Clause 8 the amendment No. 7 shall be withdrawn by Mr. Shahzad Gul. So, now we come to clause 8

جناب شہزاد گل۔ اس میں میری جو amendment ہے وہ withdraw کی جائے گی اور بھنڈر صاحب کی adopt کی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ اچھا ۔ تو کلاز 8 کی amendment شہزاد گل صاحب کی اور بھنڈر صاحب کی دو amendments ہیں تو بھنڈر صاحب کی بھی withdraw ہو جائے گی؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ نمبر 8 move ہو گی ۔

I will move No. 8 now, Sir.

Mr. Chairman: And what about 7?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: That is at No. 9 that will come later.

جناب چیئرمین۔ نہیں نمبر 7 کا کیا ہوا؟

جناب شہزاد گل۔ وہ میں withdraw کر رہا ہوں ۔

Mr. Chairman: Withdrawn. So 7 stands withdrawn.

جناب شہزاد گل۔ اور 8 جو ہے وہ بھنڈر صاحب کی accept ہو جائے اور 9 وہ بھنڈر صاحب withdraw کر لیں گے۔

جناب چیئرمین- withdraw کر لیں گے - اچھا جی move 8 کر لیں -

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I beg to move that in clause 8 paragraph (a) the following be substituted namely :

(a) In sub-section (1) for the words and commas, " every Railway Company and in case of a Railway administered by the Government an officer should be appointed by the Government in this behalf' the words, 'the Federal Government', be substituted

Mr. Chairman: It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that in Clause 8 for paragraph (a) the following be substituted namely :

a . In Sub-Section (1) for the words and commas every Railway Company and in the case of a Railway administered by the Federal Government an officer to be appointed by the Federal Government in this behalf' the words, 'the Federal Government', be substituted'

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

نمبر 9 بھنڈر صاحب آپ withdraw کر رہے ہیں -

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I will not move it, Sir

Mr. Chairman: O.K., 9 stands withdrawn. So, now clause 8 as amended. The question is : " That clause 8 as amended do form part of the Bill "

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 8 as amended forms part of the Bill. Is there any amendment in clause 9?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No amendments, Sir.

Mr. Chairman: No amendment to clause 9

جناب شہزاد گل۔ 10 کی بھی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ 10 کی بھی نہیں ہیں ۔ 11 کی ہیں ؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ 11 کی ہیں جناب۔

Mr. Chairman: So, I will put 9 and 10 together. The question is that clauses 9 and 10 do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clauses 9 and 10 form part of the Bill. Clause 11.

کلاز 11 کی پوزیشن کیا ہے کہ

میاں رضا ربانی۔ ان میں یہ ہے کہ

They will be withdrawn and an amendment on which there is consensus between the movers and the Government would be moved.

جناب چیئرمین۔ یعنی ساری amendments withdraw ہو گئی ہیں ؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی جناب ۔

Mr. Chairman: O.K., So amendment move on 10 to 17 stand withdrawn.

اب amendment آپ کیا move کریں گے

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in clause 11 No.(1) in paragraph (a) for the words ' thirty thousand" the word "fifty thousand" be substituted, No. (2) in paragraph (b) for the words,'three thousand', the words, 'ten thousand', be substituted, No. (3) in paragraph (c) for the words, 'four thousand', the word 'fifteen thousand', be substituted and No.(4) in paragraph (d) for the word, 'six hundred', the word, 'one thousand', be substituted.

جناب چیئرمین - جی آپ بھی تائید کرتے ہیں ؟

جناب شہزاد گل- جی میں بھی تائید کرتا ہوں -

چوہدری محمد انور بھنڈر - بیشتر اس کے کہ جناب آپ اس کو put کریں میں صرف یہ ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ یہ جو ہاؤس میں اس پر اعتراض ہوا تھا کہ یہ معاوضات جو ہاتھی کے نقصان پر ' گھوڑے کے نقصان پر ' خچر کے نقصان پر اور مویشی کے نقصان پر یا کسی جانور کے نقصان پر مقرر کئے گئے تھے۔ ان کو revise کیا گیا ہے - اور ان کی شرحیں جو ہیں وہ بڑھا دی گئی ہیں - اور ان کی بجائے تیس ہزار کے ساٹھ ہزار ہو گیا ہے۔ گھوڑے کا بھی دس ہزار کی بجائے بھی بڑھایا گیا ہے۔ ان مویشیوں کا بھی بڑھایا گیا ہے۔ اور تمام کا بڑھا دیا گیا ہے۔

Mr. Chairman: So it has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder and Mr. Shahzad Gul that in clause 11 in paragraph (a) for the words, 'thirty thousand', the words, 'fifty thousand', be substituted, in paragraph (b) for the words, 'three thousand', the words, 'ten thousand', be substituted, in parargraph (c) for the words, 'four thousand the words, 'fifteen thousand', be substituted, in paragraph (d) for the words, 'six hundred', the words, 'one thousand', be substituted?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Now clause11. The question is that clause 11 as amended do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 11 as amended forms part of the Bill. Clause 12- Any amendment to clause 12?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, there is an amendment but I

don't move it

Mr. Chairman: O.K..

withdraw کر لی ہے آپ نے؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی ہاں جناب۔

Mr. Chairman: So 12 is being put to the House. The question is clause 12 do form part of the Bill

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clasue 12 forms part of the Bill.

Mian Raza Rabbani: No amendments to clause 13

Mr. Chairman: O.K.. the question is: that clause 13 do form part of the Bill

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clasue 13 forms part of the Bill. Clasue 14.

Mian Raza Rabbani: In this clause the two amendments will be withdrawn and an agreed draft amendment would be moved.

Mr. Chairman: So two amendments to clause 14 stand withdrawn.

تو کلاز 14 کی agreed draft amendment move کریں جی شہزاد گل صاحب۔

Mr. Shahzad Gul: Sir, I beg to move that in clause 14 in paragraph (b) for the proposed sub-section (2) the following be substituted namely :-

The liability of Railway administration under this section shall be one hundred thousand rupees for a passenger dying as a result of railway accident referred to in sub-section (1) and ten thousand rupees for an injured person.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Shahzad Gul and Mr Muhammad Anwar Bhinder that in paragraph (b) for the proposed sub-section (2) the following be substituted namely :-

The liability of Railway administration under this section shall be one hundred thousand rupees for a passenger dying as a result of railway accident referred to in sub-section (1) and ten thousand rupees for an injured passenger

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted

جناب شہزاد گل۔ میری ایک گزارش ہے ۔ اس وقت تو consensus پر agree کر لیا ہے injured person کے لئے دس ہزار پر تو ہم agree ہو گئے ہیں لیکن جس طرح کہ کل بھی میں نے first reading کے وقت کہا تھا کہ اگر کسی کا ہاتھ کٹ جاتا ہے۔ پاؤں کٹ جاتا ہے۔ آنکھیں دونوں ایکسیڈنٹ میں ضائع ہو جاتی ہیں اور وہ بالکل incapacitate ہو جاتا ہے اس کی spinal cord میں اور نیچے آدھا جسم اس کا مردہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ دس ہزار روپے جو اسے معاوضے کے طور پر دیئے جائیں گے وہ اس کے ساتھ ناانصافی ہوگی اور انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوں گے۔ اسلئے میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ آئندہ کے لئے اس پر نظرثانی کی جائے اور یہ according to the nature of injury یہ معاوضہ دیا جائے اور آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ زخمی شخص کا معاوضہ بڑھایا جائے گا۔

Mr. Chairman: The question is:

'that clause 14 as amended do form part of the Bill'

(The motion was carried)

Mr. Chairman : Clause 14 as amended forms part of the Bill There is no amendment to Clause 15 and 16.

Mian Raza Rabbani: Sir there is .....

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, there is an amendment but I will not move it.

Mr. Chairman: So, there is no amendment being moved to clause 15 and 16, the question is:

'that Clauses 15 and 16 do form part of the Bill'

(The motion was carried)

Clauses 15 and 16 forms part of the Bill.

Mr. Chiaman: Clauses 15 and 16 forms part of the Bill. Now Clause 17, any amendment.

Mian Raza Rabbani: Yes Sir. In this amendment No.22 moved by Senator Anwar Bhinder would be accepted and amendment 23 to 25 would be withdrawn and an agreed draft will be moved.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, allow me to move this 22.

Mr. Chairman: Yes. Move it.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move.

'that in Clause 17 paragraph (a) be deleted'.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Anwar Bhinder.

'that in Clause 17 paragraph (a) be deleted'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Is there any agreed amendment?

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: 23, 24 and 25 are not moved.

Mr. Chairman: There is an agreed amendment.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move:

' that in Clause 17, (i) in paragraph (b) for the proposed Clause (d) the following be substituted namely:

(d) "By tampering with railway's equipments, machinery and installation or misuse or non-use thereof to" (ii) in paragraph (c) for the words "three year", "the five years imprisonment of either description", be substituted'.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Muhammad Anwar Bhinder and Mr.Shahzad Gul:

' that in Clause 17 (i) in paragraph (b) for the proposed Clause (d) the following be substituted namely; (d) "by tampering with railway's equipments, machinery and installation or misuse or non-use thereof to" (ii) in paragraph (c) for the words "three year", "the five years imprisonment of either description", be substituted.'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Now Clause 17 as amended. The question is:

' that Clause 17 as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Clause 17 as amended forms part of the Bill.

Mr. Chairman: Clause 17 amended forms part of the Bill. Clause 18.

Mian Raza Rabbani: Sir, in this the amendment No.26 moved by Senator Shahzad Gul is accepted and the amendment No.27 by Senator Bhinder would be withdrawn.

Mr. Chairman: Mr. Bhinder you withdraw that amendment.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I will not move No.27

Mr. Shahzad Gul: I beg to move:

' that in Clause 18 for words, "five hundred rupees", occuring in the second line, the word "five thousand rupees" be substituted'.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Shahzad Gul:

' that in Clause 18 for words "five hundred rupees" occuring in the second line, the words "five thousand rupees", be substituted'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. The question is:

' that Clause 18 as amended do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Clause 18 as amended forms part of the Bill.

Mian Raza Rabbani: Sir, Clause 19 and 20 can be taken together because the amendments in 19 are being withdrawn.

Mr. Chairman: No amendment to Clause 19 and no amendment to 20.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, so far as Clause 19 is concerned I withdraw the amendments at Nos. 28 and 29.

Mr. Shahzad Gul: Sir, I withdraw amendment No.30.

Mr. Chairman: The question is:

' that Clauses 19 and 20 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Clauses 19 and 20 form part of the Bill. Clause 21.

Ch. Muhammad Anwer Bhinder: Yes, Sir, there is an agreed amendment. I beg to move:

' that in Clause 21 for the words "imprisonment for a term which may extend to two years or with fine which may extend to Rs. 500/- or with both" occuring in the third, fourth and fifth line the words, "or with fine which may extend to Rs.5000/-", be substituted'

Mr. Chairman: It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder: 'that in Clause 21 for the words "imprisonment for a term which may extend to two years or with fine which may extend to Rs.500/- or with both" occuring in the third, fourth and fifth line the words, "or with fine which may extend to Rs.5000/-" be substituted'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is carried. Now, Clause 21 as amended the question is:

' that Clause 21 as amended forms part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 21 as amended forms part of the Bill. Clause 22.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I will not move amendment No.32.

Mr. Chairman: So, Clause 22 will be put before the House, there is no amendment. Clause 22, the question is:

' that clause 22 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Clause 22 forms part of the Bill.

Mr.Chairman: Clause 22 forms part of the Bill. Clause 23

Ch Muhammad Anwer Bhinder: Sir, there is an agreed amendment in Clause 23. Sir, I beg to move:

' that in Clause 23 for the words "one thousand rupees" occuring in the second line the words "two thousand rupees", be substituted'

Mr.Chairman: It has been moved by Senator Anwar Bhinder.

' that in Clause 23 for the words "one thousand rupees" occuring in the second line the words "two thousand rupees", be substituted'.

(The motion was carried)

Mr.Chairman: The amendment is adopted. The question is:

' that Clause 23 as amended forms part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr.Chairman: Clause 23 as amended forms part of the Bill. Clause 24.

Ch.Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I will not move No.34 and 35, but there is a new amendment which I will move in Clause 24

I beg to move:

' that in Clause 24 paragraph (b) the following sub-paragraph (c) be added namely:

(c) after sub-section (ii) the following new sub-section (iii) be added namely:" (iii) in addition to the fine imposed on the passenger referred to in sub-section (i) and (ii) he shall be removed from the compartment."

Mr.Chairman: It has been moved by Ch.Muhammad Anwar Bhinder :

'that in Clause 24 paragraph (b) the following sub-paragraph (c) be added

namely:

(c) after sub-section (ii) the following new sub-section (iii) be added namely: "(iii) in addition to the fine imposed on the passenger referred to in sub-section (i) and (ii) he shall be removed from the compartment."

(The motion was carried)

Mr.Chairman: The amendment is adopted. Clause 24

Ch.Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I will not move No.36

Mr.Chairman: You are not moving 36. So, Clause 24 can be put as amended, the question is:

' that Clause 24 as amended do form part of the Bill"

(The motion was carried)

Mr.Chairman: Clause 24 as amended forms part of the Bill. Clause 25

Mian Raza Rabbani: Sir, amendment No.37 and 38 would not be moved and an agreed amendment would be moved

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No.37 and 38 are not moved I will move a new amendment

Sir, I beg to move:

' that for Clause 25 the following be substituted namely: 25 amendment of section 111 Act no 9 of 1890 in the said Act in section 111 for word "fifty" the words "one thousands" shall be substituted'

Mr. Chairman: Amendment to Clause 25 moved by Mr Muhammad Anwar Bhinder. It has been moved.

' that for Clause 25 the following be substituted namely: 25 amendment of

section 111 Act no.9 of 1890 in the said Act in section 111 for a word "fifty" the words "one thousands" shall be substituted'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Clause 25 as amended. The question is:

' that clause 25 as amended do form part of the Bill'

(The motion was carried)

Clause 25 as amended forms part of the bill

Mr.Chairman: Clause 25 as amended forms part of the Bill Clause 26

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I will not move the amendment at No 39 in Clause 26. therefore, there is no amendment and the clause may directly be put.

Mr. Chairman: So. Clause 26 is being put because there is no amendment to it.

Mian Raza Rabbani: Sir. Clauses 26 and 27 can be put together.

Mr.Chairman: So, Clauses 26 and 27. there is no amendment to them. The question is:

' that Clauses 26 and 27 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Clauses 26 and 27 form part of the Bill. Clause 28. So, you withdraw amendments at serial No 40. the amendment is beng withdrawn and the new amendment is being moved to clause 28.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in

clause 28 for the words, " 3 years", the words" one year" be substituted.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Bhinder that in clause 28 for the words " 3 years", the words" one year" be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Clause 28 as amended.

The question is:

' that clause 28 as amended do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 28 as amended forms part of the Bill. Clause 29.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I don't move amendment No. 41 in clause 29.

Mr. Chairman: So, amendment No.41 stands withdrawn and I will put the clause before the House.

The question is:

' that clause 29 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 29 forms part of the Bill.

Clause 30.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I don't move amendment No. 42 in clause 30 and instead I move another amendment in clasue 30 and I beg to move that:

'In clause 30 for paragraph (b) the following be substituted namely'.

(b) in sub- section (2) for the words "100 rupees", the words" 1000

rupees", be substituted.

Mr. Chairman: So, there is an amendment to clause 30.

It has been moved by Mr. Bhinder:

' That in clause 30, for paragraph (b), the following be substituted namely'

(b) in sub-section (2) for the words " 100 rupees", the words" 1000 rupees", be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

The question is that clause 30 as amended do form part of t he Bill.

(The motion was carried)

Ch Muhammad Anwar Bhinder: Sir, in clause 31, I don't move amendment No. 43 and instead I move another amendment.

I beg to move Sir.

' That in clause 31, in paragraph (a), for the words, "1000 rupees", the words " 500 rupees", be substituted'

Mr Chairman: Amendment at serial No.43 has been withdrawn and a new amendment has been moved to clasue 31.

It has been mvoed by Mr. Bhinder that in clause 31 in paragraph (a), for the words " 1000 rupees", the words " 500 rupees", be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

The question is:

That clause 31 as amended do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 31 as amended forms part of the Bill.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I don't move amendment No.44 in clause 32. It may be put directly to the vote of the House.

Mr. Chairman: The question is

that there is no amendment to clause 32.

The question is:

That clause 32 do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 32 forms part of the Bill.

Clause 33

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, in clause 33, I don't move amendment No.45 and Mr. Shahzad Gul is to move.

Mr. Chairman: The amendment of Shahzad Gul is 46, please move.

Mr. Shahzad Gul: Sir, I beg to move

that in clause 33, for the words occurring in the 4th line, the words" two thousand", be substituted.

Mr. Chairman: So, amendment at serial No.45 has been withdrawn. Amendment at serial No.46 is being moved by Mr. Shahzad Gul to clause 33.

It has been moved by him:

'that clause 33, for the words"five hundred" occurring in the 4th line, the words "two thousand" be substituted'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

Clause 33 as amended.

The question is:

'that clause 33 as amended form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 33 as amended forms part of the Bill.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, in clause 34(1) I don't move amendment at serial No.47, it may directly be put to the vote of the House.

Mr. Chairman: Clause 34. The question is:

'that clause 34 do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 34 forms part of the Bill.

Clause 35.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, in clause 35, I don't move amendment No.48 but I will move amendment No.49.

Mr. Chairman: Serial No.48 stands withdrawn.

Serial No.49.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: So far as 49 is concerned, I beg to move:

' that in clause 35, in paragraph (b), after the word" imprisonment', occurring in the 2nd line, the word of either description be inserted.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Bhinder:

' that in clasue 35, in paragraph (b) after the word imprisonment occurring

in the 2nd line, the words" of either description". be inserted'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Amendment is adopted.

Clause 35 as amended.

The question is that clause 35 as amended do form part of the Bill

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 35 as amended forms part of the Bill

Clause 36.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, in 36, I don't move amendment at serial No.50 but I will move at No.51.

I beg to move'

' that in clause 36, for the words occurring in the 3rd line, the word 'with' be substituted'.

Mr. Chairman: Serial No.50, amendment stands withdrawn.

Serial No.51.

It has been moved by Mr. Bhinder:

' that in clause 36, for the word 'which' occurring in the 3rd line, the word 'with' be substituted'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: 36 as amended.

Mr. Chairman: They are saying that the word which occurs in two or three places in the 3rd line, so to which, which are you talking of...

Mian Raza Rabbani: Sir, the first one 'which'.

Mr. Chairman: So, the first" which" , which occurs before the word may.

Mr. Shahzad Gul: No, Sir, in the 4th line, there is an amendment in clause 30, in the said Act, in section 123 for the word" fine which may extend to 20 rupees", the words and commas," imprisonment for a term which may extend to 3 months or which fine, it is with fine, which may extend to 1000 rupees"

Mr. Chairman: No, the amendment which is being moved in clause 30, in it, it is written for the word 'which' occurring in the 3rd line, the word 'with' may be substituted. In amendment it is written '3rd'

You have moved 51 In it, for which with be substituted"

(Voices: first which)

(Interruption)

Mr. Shahzad Gul: Sir, the word" which fine", the word 'with' fine be substituted.

(Interruption)

Mr. Chairman: So, the word 'which' occurring in the 3rd line, after the word 'or', for the second time should be substituted with the word 'with'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

The question is

'that clause 30 as amended do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 36 is adopted and forms part of the Bill.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, in 37, I don't move 52. It may directly be put to the vote of the House.

Mr. Chairman: You are withdrawing 52.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I am withdrawing 52.

Mr. Chairman: So, amendment at serial No. 52 is being withdrawn.

Please put 53.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I beg to move Sir, that in clause 37, for the word" 3" occurring in the 3rd line, the word '6' be substituted.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Bhinder that in clause 37, for the word '3' occurring in the 3rd line the word '6' be substituted.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted. Next.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I will move 54.

Sir, I beg to move.

' that in clause 37, for the word '2' occurring in the 4th line, the word '5' be substituted '

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Bhinder

' that in clause 37, for the word '2' occurring in the 4th line, the word '5' be substituted'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

The question is:

' that clause 37 as amended do form part of the Bill'

(The motion was carried)

Mr.Chairman: Clause 37 as amended forms part of the Bill

Clause 38. There are no amendments to clause 38.

So, clause 38 is being put to the House

The question is

' that clause 38 do form part of the Bill'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 38 forms part of the Bill

Clause 39

Mr. Chairman: The question is

' that clause 39 as amended do form part of the Bill'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 39 as amended forms part of the Bill

Clause 40. Agreed amendment.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move:

' that in clause 40 in section 127 for the word "fine" at the end the words "which may extend to 20,000/- rupees" be added'

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Muhammad Anwar Bhinder:

' that in clause 40 in section 127 after the word "fine" at the end of the words "which may extend to 20,000/- rupees" be added'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The question is

that clause 40 as amended do form part of the Bill"

(The motion was carried)

The motion is adopted and clause 40 as amended forms part of the Bill.

باقی اس کے بعد کوئی نہیں ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, 41, 42, there are no amendments. In 43 there is an amendment which is being withdrawn.

Mr. Chairman: The question is

"that clauses 41 and 42 do form part of the Bill"

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 43.

Mian Raza Rabbani: Sir, that is to be withdrawn.

جناب شہزاد گل: amendment ہے لیکن میں withdraw کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Clause 43. No amendment to clause 43.

43 کے بعد ہے کوئی amendment ہے؟

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, no amendment.

جناب چیئرمین: تو پھر سارا put کر دیتے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھندر: جی۔

Mr. Chairman: The question is

"that clauses 43 to 47 form part of the Bill"

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 43 to 47 form part of the Bill. The question is

' that clause 1 Short Title and commencement and preamble do Form part of the Bill'

(Interruption)

جناب آفتاب احمد شیخ: جب یہ پاس کرنے کا آپ موشن put کریں گے تو before that I want to make a submission

جناب چیئرمین: جی جی۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: My submission is, sir, that

(Interruption)

چوہدری محمد انور بھنڈر: وہ تو بعد میں آنے گا ناں۔

جناب آفتاب احمد شیخ: میں نے اسی موشن کی بات کی ہے۔

Mr. Chairman: The question is,

' that clause 1 which is short title and commencement and preamble do form part of the Bill'

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1 forms part of the Bill

جناب چیئرمین: اب موشن تو move کردیں ناں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I move

' that the Bill further to amend the Railways Act, 1890 [The Railways (Amendment) Bill, 1994] be passed'.

Mr. Chairman: It has been moved by Mian Raza Rabbani the Minister of State for Law and Justice

'that the Bill further to amend the Railways Act, 1890 [The Railways (Amendment) Bill, 1994] be passed'

آپ کا اس پر اعتراض ہے جی۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, Sir.

جناب چیئرمین: جی جناب فرمائیے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission is that I had submitted amendments day before yesterday and these amendments were with reference to Ordinance 48 of 1959. Clause 2 of the said Ordinance said.- This Ordinance reads as Railway Board Ordinance, 1959.

Now, section 2 of the Ordinance said that this Ordinance shall be read with and taken as part of the Railways Act 9 of 1890 and shall constitue accordingly.

جناب چیئرمین: بھنڈر صاحب تشریف لے آئیں مجھے ذرا جانا ہے۔

(At this stage Mr. Chairman left the House and Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder occupied the chair.)

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب چیئرمین! میں آپ کو پہلے مبارک باد دے دوں

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I was saying that I have moved the amendments and these amendments are there, notice of which is there given to the Law Minister also. The amendments were in Ordinance 48 of '59. If you kindly see the Ordinance, Sir, that is very material. Because you will have to give a ruling on this, sir. Ordinance 48 of '59. Now you kindly see section 2 of this Ordinance this is on page 309. Section 2 of this Ordinance says this Ordinance shall be read with and taken as part of Railways Act 9 of 1890 and shall constitute accordingly.

Now, this whole Ordinance is part of Railways Act. Sir, this is legal

friction. This is by virtue of a legal friction that the Ordinance has been merged in the Railways Act, 1890. Am I clear to you, Sir. Now, sir, in view of this legal friction I submitted the amendments in the constitution of the Railway Board. And these amendments are there on the record. Notice of which I have just said has been given to the Law Minister. Now Mr. Chairman, I have felt that in the constitution of the Board, one member of the Parliament from each House be added. There are three members, there should be five. One Senator and one M.N.A. Mr. Chairman, I seek your indulgence. This is my submission. I have made my submissions. I have submitted the amendments. Now today in the morning the reply has come that this Ordinance has been repealed by President's Order No. 33 of 1962. Section 4 of this Order says, upon the constitution of a Board in a province, the Railway Board (1959, Ordinance 48 of 59), hereinafter referred to as the said Ordinance shall stand repealed in its application to that Province.

Now, Mr. Chairman, section 4 no doubt, talks of the repeal of this Ordinance. Mr. Chairman, this position was obtaining at the time when the Railway was a Provincial subject. I will refer you, sir, to article 233 of the 1962 Constitution.

Mr. Presiding Officer: Sheikh Sahib, before you refer to that. First one thing should be clarified that in section 4 of the Ordinance of 48 of 59 that was repealed by P.O. No. 33 of 62. And P.O. 33 of 1962 the provisions of the Railway Board wherein corporated.

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: No, sir. They say there is a Provincial Railway Board. The Railway was transferred to Provinces.

Mr. Presiding Officer: Provinces. So far as the constitution of

Railway Board is concerned, do you mean to say that that was modified or that was repealed or carried over by P.O. 33 of 1962?

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Sir, my submission is that because the Railway was transferred to Provinces, there were Provincial Boards.

Mr. Presiding Officer: May be, but so far as the constitution of the Provincial Boards is concerned, that continued.

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: That was over Sir. I will point out to you the relevant section Sir.

Mr. Presiding Officer: If that was over, then how can you move the amendment?

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Sir, permit me to make my submissions. Now, Provincial Railway Boards were constituted. Kindly see, section 3. It says that as from first day of July 1962, there shall be constituted for the management of the Railway in the Provinces, a Railway Board for each Province, East Pakistan, then existing and West Pakistan. This was a transfer order. The Railway was transferred from Centre to Provinces and then two Boards were constituted, one for West Pakistan.

Mr. Presiding Officer: By which order?

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: I am submitting Sir, this is the same order.

Mr. Presiding Officer: Under this order Railway Boards were separately constituted.

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Yes Sir. And this order was issued by

the President under Article 233 of the 1962 Constitution. Now, I will read Article 233 "The President shall on or before the first day of July, 1962, provides for the transfer on such terms and conditions, as he may determine, of the Railways in each province, to the Government of the Province or to the authority constituted in the Provinces for that purpose". So, my submission, Mr. Chairman, is that in the 1962, Constitution the Railway was a Provincial subject and the President was empowered to transfer the Railway to the Provinces. And so, in compliance of Article 233 of 1962 constitution, this Order 33 of 1962 was issued by the President, transferring Railway to East Pakistan and to West Pakistan. And therefore, the order provided for the repeal of the Centre Ordinance 48 of 1959. Because the Railway then no more was the subject of the Centre in view of the Constitution of 1962. Now, Mr. Chairman, I will take to the present Constitution page 220 Part -II of the ----

Mr. Presiding Officer: Railway became a Central subject.

Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Yes Sir. Now, Railway became a Central subject. Therefore, after this President Order 33 of 1962, there is another link of legislation which is missing because it has not been brought before the Chair. Because the Provincial Boards are no more in existence. East Pakistan or West Pakistan are not in existence. New Constitution of 1973, provides that the Railway will be a Central subject and this Order 33 of 1962, issued by the President under Article 233 of Constitution 1962 is no more a good law. There is a link between this Order which is the last piece of legislation and some missing chain link whereby, the Railway has been transferred to the Centre. Its management has been transferred to the Centre and the Board which is now being constituted, is the

Board to be regulated and constituted by the Centre. It is no more a provincial subject. Therefore, I will request the Law Minister to apprise the House of the position when the Railway came back to the Centre, it is not a provincial subject. It is no more governed by Article 233 of the 1962 Constitution. We are now governed by 1973 Constitution where the Railways is a Central subject. So, therefore, my submission is Mr. Chairman, that after this order 33 of 62 there is some piece of legislation which is missing and I am sure this Order is repealed, it is a creation of Railway Board. The order has been repealed and the Central Board has been created which information has been held back from this House. My objection is absolutely vaild.

There is a Railway Board of Railways governed by this Constitution wherein I suggested that a member of the Senate and a member of the National Assembly both should be added to the already existing Board. That was the amendment Mr. Chairman. I will only say that Ordinance 48 of 1959 is still held repealed and this piece of legislation, President Order 33 of 62 no more is a good law it must have been repealed with which position they are not authorizing the House of the exact legal situation. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Mr. Aftab Ahmad Sheikh raised a point of order that the constitution of the Railway Board is not in accordance with the Constitution and he has referred to PO No.33 of 1962 and his argument is so far as, the Board is concerned after the transfer of the Railways to the Centre, the constitution of the Board has become unconstitutional. I think that so far as the scope of this Bill is concerned, this Bill as it is before the House that does not pertain to the Railway Board. There is not a single provision in this Bill about the Railway Board, therefore, these objections and the constitution of the Railway

Board would be out of order and if there would have been any amendment, if there would have been any change so far as the Railway Boards are concerned then, of course; you have the right to object to it. Since in this Bill there is no provision for the constitution of the Railway Boards or amendment of the Railway Board. Anyhow so far as this Bill is concerned, it is for the Government whether they would bring in any legislation to incorporate the provisions of the Railway Board in this Act or not in future but so far as this Bill is concerned I think the objection raised by Aftab Ahmed Sheikh would be outside the scope of this Bill and therefore, it is ruled out of order.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, point of order.

Mr. Presiding Officer: Yes.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I am not challenging the ruling of the Chairman. I will obey, I will bow myself.

جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میں صرف پوزیشن clear کر رہا تھا کہ جو Ordinance ہے وہ 48 of 1959 ہے quite statutory section ہے it is part of the Railways Act ہے Section 2 ہے ناں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I will satisfy him outside the House.

Mr. Presiding Officer: I think at some other time when there would be a Private Members' Bill by you or there is any Bill from the government side about the constitution of the Railway Board, we will see to it.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب آپ نے رولنگ فرما دی ہے اسلئے اس پر مزید بحث کی گنجائش نہیں ہے لیکن میں صرف یہ عرض کروں گا کہ جناب چیئرمین آپ کی تلوار زیادہ دھار دار ہے، زیادہ تیز ہے۔

FURTHER DISCUSSION ON THE LAW AND ORDER SITUATION IN KARACHI

Mr. Presiding Officer: The motion moved is

that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 the requirement of Rule 27 of the said rules be dispensed with to enable the House to continue discussion on the following motion moved by Raja Zafar ul Haq on 9.7.1995 -

That under Rule 94 the Senate may discuss the deteriorating situation in Karachi and evolve ways and means to resolve it."

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried. Now we will have discussion on Karachi situation and Dr. Sher Afgan was on his legs.

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! ڈاکٹر صاحب ---

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani: Sir, I will clarify that position.

Mr. Presiding Officer: Yes please Mr. Raza Rabbani. Please take your seats, let Mr. Raza Rabbani clarify the position.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is what had been initially decided that Mr. Rashdi would get Dr. Sher Afgan's time but then that was when the requisition session was there. Since the debate carried over into the session that had been called by the government, therefore, I made a request to the Chairman that since the debate is being carried on in to the next session and there will be ample time, therefore, Dr. Sher Afgan may be allowed time to speak, the honourable Chairman

agreed and it is on that basis that Dr Sher Afgan is taking the floor

Mr. Presiding Officer: May be two sessions but is it not the same motion? Is it not the same subject?

Mian Raza Rabbani: Sir, it is, but the circumstances have changed and due to the changed circumstances the Chair had agreed to give floor to Dr Sher Afgan

Mr. Presiding Officer: Yes but subsequently the point of order was raised. It is true that the floor was given to Dr. Sher Afgan according to the list as prepared by the Senate Secretariat.

Mian Raza Rabbani: Sir, the Chairman agreed to re-include his name in the list that is why his name came on to the list and that is how he was given the floor

حافظ حسین احمد : جناب چیئرمین! یہ time راشدی صاحب کو دیا گیا تھا۔ اس وقت عبدالرحیم مندوخیل صاحب موجود تھے chair پر۔ اگر وہ الگ سیشن تھا تو پھر ہمارا بھی نام لکھ لیں دوبارہ۔ پھر تو سب کا نام لکھ لیں دوبارہ' ہم سب بولیں گے۔ کیونکہ اگر ان کا نام ختم ہوچکا تھا اور یہ دوسرا سیشن شروع ہو گیا ہے۔ تو پھر ہمارا نام بھی لکھ لیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, it had been agreed by the Chair, I don't know why they are just creating the fuss in the House. Every speaker has been allowed to speak, if the honourable Minister is on his legs what is the difference apart from just trying to create the fuss which has no relevance to this discussion

حافظ حسین احمد : جناب ان کو قربانی کا دنبہ بنایا گیا تھا۔

Mr. Presiding Officer: Yes, Mr. Fazal Agha.

سید محمد فضل آغا: جناب چیئرمین! مجھے بڑا افسوس ہوا ربانی صاحب کو سن کر کہ

we are creating the fuss in the house, it is not correct۔ ربانی صاحب نے اس دن خود فرمایا تھا جب راشدی صاحب بول رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی turn اور شیر افگن صاحب کے حصے کا بھی بولے بلکہ اس سے بھی زیادہ بولے۔ اب یہ موشن بھی وہی ہے' سیشن بھی continue کیا ہے' break بھی نہیں آیا ہے' لسٹ بھی وہی ہے۔ تو اب پندرہ دن سے انتظار کر رہے ہیں' ہمارا نام نہیں آ رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے چونکہ اپنا نائم دے دیا تھا اور رضا ربانی صاحب نے اس وقت خود شفقت فرمائی تھی کہ یہ اس کی جگہ بولیں گے۔ اب یہ کہنا کہ ہم unnecessary سب کچھ کر رہے ہیں یہ بھی درست نہیں ہے اور چیئرمین صاحب نے کس کے سامنے agree کیا ہم اس سے بھی واقف نہیں کل آپ بھی چیئر پر بیٹھے ہوئے تھے چونکہ اس وقت پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں ہوا تھا تو آپ نے ان کو فلور دے دیا تھا تو اس کے بعد آپ تھے تو ہم نے اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے کہ یہ اپنا وقت دے چکے ہیں۔ اب یہ incorrect statement ہے کہ چیئرمین agreed to this کہ دوبارہ ان کو نائم دیا جائے۔ اس کا ہمیں ثبوت چاہیئے کیونکہ میں سمجھتا ہوں لسٹ بھی وہی ہے subject بھی وہی ہے سیشن بھی continue کر رہا ہے لہذا یہ بول چکے ہیں اب ہماری باری ہے ہمیں بھی موقع دیا جائے کیونکہ کل اجلاس ختم ہو گا اور ہم میں سے کل صبح ساڑھے دس گیارہ بجے کچھ لوگ چلے جائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تشریف رکھیں۔

Mian Raza Rabbani: I take very strong exception to what the learned Senator has said that this is an incorrect statement. I am making the statement with all responsibility and I am making it on the floor of the House I am not in the habit of making wrong, false statements, therefore, I take strong exception to what the honourable Senator has said and I reiterate my statement the witnesses are, the staff sitting here I had this message conveyed through them to Mr. Wasim Sajjad who was then in the Chair. I know it is improper to take the name but still I have to do it since clarification has been sought and Mr. Wasim Sajjad, who was then in the Chair, agreed to the reinclusion of the name of Dr. Sher

Afghan that is how his name came on

Mr. Presiding Officer: I had given floor to Dr. Sher Afghan Khan Niazi yesterday and no Point of Order was raised at the initial stage. it should have been raised at the time when I had given the floor to Dr Sher Afghan and secondly the name has been included by the Chairman in the list therefore, I will give floor to Dr.Sher Afghan Khan Niazi.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ جناب والا! میری گزارش میں ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ میں شاعر مشرق کے فرزند ارجمند نے بھی ایک بات کہی تھی کہ پاکستان دستوری ' قانونی اور سیاسی جدوجہد سے بنا یہ تشدد سے یا کسی طریقہ کار سے جو تشدد کے زمرے میں آتا ہو یا طاقت کے زمرے میں آتا ہو اس سے وجود میں نہیں آیا اس کا ایک نظریہ ہے اور وہ نظریہ صاف ہے کہ وہاں قوموں کی بات ہوئی برصغیر کی تقسیم میں قومیتوں کی بات نہیں تھی وہ یہ تھا کہ مسلمان اور ہندو دو قومیں ہیں اور ان کے ساتھ وہ نہیں رہ سکتے جہاں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو وہاں وہاں مملکت پاکستان بنا دی جائے۔ جہاں مسلمان اپنا نظام چلا سکیں رہ سکیں' اور دوسری جو قوم ہے وہ اپنے مزاج سے ' دین کے حوالے سے ' مذہب کے حوالے سے روایات کے حوالے سے رہ سکے۔ اس لئے یہ انتہائی ضروری ہے یہاں پر یہ نکتہ پیش کرنا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہماری جانی ' مالی قربانیاں پاکستان کو وجود میں لائی ہیں وہ اس کے after effects تھے کہ جب پاکستان ایک دستوری ' قانونی اور جمہوری جدوجہد سے وجود میں آگیا اور اس کا فیصلہ ہو چکا تھا اور آبادی منتقل ہو رہی تھی تو انتقال میں جانیدادوں کا نقصان ہوا اور لوگ شہید ہوئے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہی وہ نکتہ ہے جو ہمیں یاد رکھنا پڑے گا کہ یہ قائد کی فہم و فراست تھی جس نے پاکستان کو وجود دیا۔ ان کے رفقاء کار کی فراست تھی جدوجہد تھی جو سیاسی قانونی اور دستوری تھی۔ اب دوسرا اس میں یہ آتا ہے کہ جب یہ ایک نظریاتی مملکت ہے اور دینی حوالے سے یہ وجود میں آئی تو ہمیں یہ نکتہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ دین ہمیں کیا سبق دیتا ہے اس مملکت کے دستور کے لئے ' قانون کے لئے ' رہنے سہنے کے لئے' تو دین ہمارا لات و منات کے بت نہیں مانتا۔ عصبیتوں کو نہیں مانتا۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسی لئے قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کا یہ فرمان ' کہ پاکستان بننے کے بعد کوئی مسلمان اس حوالے سے مسلمان نہیں کہلائے گا یا دین کے حوالے سے کوئی ہندو اس حوالے سے نہیں جانا جائے گا پارسی اس حوالے سے نہیں جانا جائے گا ' عیسائی بھی ' بلکہ وہ پہلے پاکستانی ہو گا یہی وہ ضروری بات ہے اسی لئے دستور میں جو ہم قرار داد مقاصد دستور کا حصہ بنا چکے ہیں آرٹیکل کی صورت میں وہ ہمیں یہ درس دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر جناب والا اغلاطہ فرمائیں تو 1973 کے دستور کا آرٹیکل 33 is very clear کہ وہ کیا کہتا ہے کہ یہ مملکت کی ذمہ داری ہوگی کہ جتنی بھی صلاحیتیں ہوں گی وہ جو develop کرے گا اس کی حوصلہ شکنی ہوگی اور یہ state کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس فرقہ وارانہ ازم کو دور کرے ۔اس قسم کے بتنے بت تراشے جائیں گے اور اگر اس حوالے سے ہم دین محمدی کو دیکھتے ہیں تو رسول پاک نے جو معاشرہ بگڑا ہوا تھا ' جو عرب میں ذات پات ' رنگ و نسل زبان اور تمام حوالوں سے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے جھوٹی انا کے مالک تھے ان بتوں کو پاش پاش کیا اور اسی حوالے سے یہ مملکت وجود میں آئی ۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر شاعر مشرق کا بیٹا یہ کہہ رہا ہے قومیتیں تسلیم ہو چکی ہیں ' میں حیران ہوں کہ اگر آپ اقبالیات کا مطالعہ کریں اس میں جو شعر ہیں اور جو نظریہ پاکستان کا خالق ہے اس کا بیٹا آج کہنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ اب یہ حقیقت ہو چکی ہے قومیتیں ' ہمیں اسے تسلیم کرنا پڑے گا تو ہمیں حیرانگی ہوتی ہے کہ جس کو ہم کہتے ہیں کہ تخلیق پاکستان کے نظریے کے خالق و مالک علامہ اقبال صاحب تھے اور اس کے بیٹے کو اپنے باپ کی بات سمجھ نہیں آرہی کہ خدا را وہ کیا کہہ رہا ہے اس لئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام تماشا جو اب ہمارے ملک میں جاری و ساری ہے چاہے وہ کراچی میں ہو ' چاہے وہ مالا کنڈ میں ہو ' چاہے وہ پختونخواہ صوبے میں ہو ' چاہے وہ پنجاب میں ہو یہ اصل میں بنیادی طور پر ہم نے قائد کے فرمودات کو اور اس کے ارشادات کو اس حوالے سے اس مملکت کی تخلیق کو سمجھا ہی نہیں ۔ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ بنوارے کا سودا کرنا شروع کیا ہے یہ ملک ان چیزوں سے بالا تر بنا تھا۔ہمارا نظام اس نظام سے مستعار تھا جس میں ذات پات نسل 'لسانی حوالے سے ' دولت کے حوالے سے اس میں کوئی دخل نہیں ہے اور قرآن کریم میں یہ درج ہے کہ بڑائی اور بڑا ہونے کی جو مثال ہو گی وہ صرف تقویٰ پر ہو گی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ برائے مہربانی اپنی speach کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

جناب امداد علی اعوان۔ جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی امداد علی اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان۔ جناب والا ! بڑے دکھ سے اور بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست جنہوں نے کراچی پر موشن move کیا ہوا ہے ۔ ایک بہت ہی اہم مسئلے پر اور جو رویہ انہوں نے اس موشن کے ساتھ اختیار کر رکھا ہے۔ آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کراچی کے مسائل حل کرنے کے لئے مخلص ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ This is special opinion۔

جناب امداد علی اعوان۔ آپ کی جو ایک رولنگ آئی ۔ ان کا ایک طریقہ کار آپ دیکھیں۔ اگر رولنگ ان کی مرضی کے مطابق آئے تو وہ ہاؤس میں بیٹھتے ہیں ' اگر مطابق نہ آئے تو وہ واک آوٹ کر جاتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ برائے مہربانی آپ بیٹھیں جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خاں نیازی۔ جناب والا! میں گزارش کر رہا تھا کہ ہم نے تاریخ سے سبق نہیں سیکھا ۔ سلطنت عثمانیہ کو قومیتوں کی بحث سے ہم نے ضائع کیا اور یہ مسلمانوں کی اور خاص طور پر ملت اسلامیہ کی بڑی بدبختی ہے کہ دوسرے کے کہنے پر سازشوں میں اس طریقہ کار میں ہم گھر جاتے ہیں ۔ اپنے ذاتی مقاصد کو آگے لے کر ' اپنی محرومیوں کا رونا رو کر گو چاہے وہ ہوتی ہیں یا نہیں ہوتی ہیں اس کا تعین ہوتا ہی نہیں تو کہتے ہیں ہوتی ہیں ۔ اس لئے یہ وقت بتائے گا کہ اس مملکت کی جو بنیاد تھی ' جو بنیاد ہے اور بنیاد رہے گی ۔ اگر ہم قومیتوں کے پیچھے پڑتے رہے۔ ان لوگوں کی سازشوں میں آتے رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے بحیثیت قوم جو قائد نے ہمیں ایک moto دیا تھا ' ایک طریقہ کار دیا تھا ' ایک رہنمائی فرمائی تھی ۔ ہم نے اس کو گنوا دیا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مملکت خداداد پاکستان نے آمریت کا رواج ڈالا ۔ آمریت کو آپ بھی جانتے ہیں ' میں بھی جانتا ہوں ' یہ معزز ایوان بھی جانتا ہے کہ وہ ایسے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے کہ اس کی کرسی جاری و ساری رہے ۔ اس لئے آپ نے دیکھا ہو گا

کہ مارشل لاء کثرت سے پاکستان میں آتے رہے تو انہوں نے ہمارے اوپر کیا کیا مصائب نازل کئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ فرقہ واریت کا بیج مارشل لاء نے بویا ہے ' ہم میں تقسیم مارشل لاء نے کی ہے ' دھن دولت کا بھوت ہمارے اوپر انہوں نے سوار کیا ' علاقوں کو انہوں نے ہمارے اوپر مسلط کیا ۔ یہ تمام چیزیں ذات برادری کا بھوت آپ کے علم میں ہے کہ یہ انہیں آمروں کے دور میں وجود میں آیا یہاں تک کہ ان بھوتوں نے ان معزز ایوانوں کو جکڑ کر رکھ دیا ہے کہ وہ فلاں برادری سے ہے ' یہ پٹھان برادری سے ہے ' یہ چوہدری برادری سے ہے ۔ یہ علاقہ آرائیوں کا ہے ' یہ راجپوتوں کا ہے ' یہ جاٹوں کا ہے ۔ خدا را کیا پاکستان اسی لئے بنا تھا کہ چھوٹی چھوٹی عصبیتوں پر اس کو ہم لے آئیں گے اور میں کہتا ہوں کہ کراچی کا مسئلہ دراصل اس وجہ سے ہے ۔ یہ عصبیت ہے ۔ ایم کیو ایم جو مشتمل ہے ۔ میں سب کو نہیں کہتا ۔ اس میں جو متشدد گروپ ہے اور اس کے رہنما ہیں ۔ انہوں نے اس وقت کے تقاضے کے تحت ان لوگوں کو بے پناہ یہ باور کروایا کہ اگر ہم اور یہ متحد ہو جائیں تو ہم اتنے ہزار آپ کو نوکریاں دلا دیں گے ' ہم اس طریقہ کار سے مالی مفادات لیں گے ۔ سٹیل مل پر ہمارا قبضہ ہوگا ' تمام دفتروں میں ہم ہوں گے جو چاہیں کریں گے ۔ خدا کے لئے اس بات پر غور کریں اور کس دور میں ہوا ۔ یہ ایک آمر کے دور میں ہوا ۔ اسی دور میں کلاشن کوف کلچر آیا ' اسی دور میں دہشت کلچر آیا ۔ یہ تمام چیزیں ' یہ عصبیتیں مل کر ایک اتنا بڑا جن بن چکی ہیں ۔ جو مسئلہ کراچی کا ہے۔ اس میں جو ملوث ہیں۔ وہ سچ ہیں۔ میں ان کو گنوا سکتا ہوں کہ وہاں پر متشدد دینی حوالوں سے جو تنظیمیں ہیں وہ دونوں ملوث ہیں ۔ چاہے وہ سپاہ صحابہ ہیں یا سپاہ محمد ہیں۔ اس میں الذوالفقار بھی ملوث ہے۔ اس میں ڈرگ مافیا ملوث ہے۔ اس میں تمام وہ لوگ جو جرائم کرکے دوسرے صوبوں سے آتے ہیں۔ کراچی چونکہ ایک بہت بڑا شہر ہے وہاں پر وہ براجمان ہو چکے ہیں۔ وہ غیر ملکی تارکین ' جو غیرقانونی طور پر لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوئے ہیں وہ بھی اس میں ملوث ہیں اور سب سے زیادہ بات جو میں کرنا چاہتا ہوں ' اس کو ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کراچی کا مسئلہ کشمیر سے منسلک ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ فسادات ' یہ خون خرابہ ' یہ امن عامہ کی صورتحال کا خراب ہونا ' جوں جوں کشمیر میں تحریک آزادی بڑھ رہی ہے اور کشمیری اپنی منزل کے نزدیک پہنچ رہے ہیں اپنا جانی اور مالی نذرانہ پیش کرکے ' اپنا خون دے کر ' تو اس میں شدت آگئی ہے ۔ اور یہ تاثر کیا جا رہا ہے کہ جناب والا ' پاکستان جو کشمیر کی اخلاقی ' سیاسی ' سفارتی مدد کرتا ہے تو اس کا

مدعی ہے' جس پر ۲ جنگیں مسلط ہو چکی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: براہ کرم ختم کر دیں تا کہ ہاؤس کو adjourn کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! صرف ایک منٹ مجھے دے دیں۔ تو اصل میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ بھارت کے اشارے پر ہو رہا ہے۔ اب ان کا الطاف گروپ کا ایک تربیتی سنٹر کھولا ہوا ہے۔ جاوید لنگڑا اس کا سربراہ ہے۔ وہاں سے وہ دہشت گردوں کو ٹریننگ دے کر کراچی میں بھیج رہے ہیں۔ پیسے بھیج رہے ہیں۔ اس طریقہ کار سے خدارا! آپ ان چیزوں کو سوچیں' اس پر غور فرمائیں۔ یہ افہام وتفہیم اپنی جگہ پر ہے۔ انگلینڈ اور آئرلینڈ کا مسئلہ سالہا سال سے چل رہا ہے لیکن انہوں نے ایک بات کی ہے۔ انگلینڈ کا یہ موقف رہا ہے کہ جناب والا! متشدد یا دہشت گردوں کو اپنے ہتھیار پھینک کر حکومت کے حوالے کرنے کے بعد افہام وتفہیم کے لئے میز پر بیٹھ کر جو شرائط لانا چاہتے ہیں' لائیں۔

جو آخری بات میں کرنا چاہتا ہوں وہ بہت اہم ہے۔ وہاں پر یہ کہا جا رہا ہے کہ حکومت نے ۲۱ نکات پر مشتمل ڈیمانڈ دی ---- حکومت نے ڈیمانڈ نہیں دی ہیں۔ حکومت نے ایک بھی ڈیمانڈ نہیں دی ہے۔ وہ ۲۱ آپ غور سے پڑھیں۔ ڈیمانڈ MQM کی طرف سے ہیں۔ ہماری وہ proposals ہیں۔ ہماری وہ نشاندہی ہے ۲۱ نکات پر کہ یہ یہ چیزیں ہیں جن میں MQM الطاف گروپ کے دہشت گرد ملوث ہیں اور اس میں حکومت نے ان کی نشاندہی کی ہے کہ اگر کل سمجھوتہ ہو جاتا ہے تو وہی دہشت گرد اس سمجھوتے کو defy کریں گے اور MQM الطاف گروپ کے لئے مصیبت کھڑی کریں گے اور وہ متشدد ہوکر انہی کو ماریں گے۔ اور اس معاہدے میں وہ کبھی نہیں آئیں گے جب تک ان دہشت گردوں کی پہلے نشاندہی نہیں ہو جاتی' پکڑے نہیں جاتے' ان کو جیل نہیں بھیج دیا جاتا' کوئی معاہدہ بھی آپ کر لیں' وہ معاہدہ کارگر نہیں ہوگا۔ اس کے نتائج نہیں ہوں گے۔ ان گزارشات کے ساتھ میں آپ کا مشکور ہوں۔

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for tomorrow to meet at 10 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on thursday the 20th of July, 1995 at 10 'o clock]

PCPPI—4686(97) Senate—17-10-97—180.